e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 229 Wednesday , May 20 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۲۲۹) لکھنؤ، بروز بدھ ۲۰-مئی ۲۰۲۶ء، مطابق ۲-ذی الحجہ-۱۴۴۷ھ صفحات-۸

کتوں کے شیدائیوں کو سپریم کورٹ نے دیا دھچکا، سبھی عرضیاں خارج

نئی دہلی۔(ایجنسی) عدالت عظمیٰ نے کتوں کے شدائیوں کو دھچکا دیتے ہوئے آوارہ کتوں کی 'آزادی' سے متعلق ان کی سبھی عرضیاں خارج کردی ہیں۔ سپریم کورٹ نے منگل کے روز اپنے نومبر 2025 کے اس حکم میں تبدیلی کرنے سے انکار کردیا ہے، جس میں اسپتالوں، اسکولوں، کالجوں، بس اسٹیشنوں اور ریلوے اسٹیشنوں جیسے عوامی مقامات سے آوارہ کتوں کو ہٹانے کا حکم دیا گیا تھا۔ عدالت کا کہنا ہے کہ تلخ سچائیوں کے سامنے آنکھیں بند نہیں کی جاسکتی ہیں۔ اپنی پچھلی ہدایت کا دفاع کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے کہا کہ آوارہ کتوں کے حملوں کے واقعات عوامی سیکورٹی کے لیے ایک سنگین فکر کا موضوع بن گئی ہیں۔ بنچ نے یہ بھی غور کیا کہ ملک بھر میں سامنے آئے کئی واقعات میں چھوٹے بچوں کو کتوں نے نوچ ڈالا، بزرگوں پر حملے ہوئے اور بیرون ملکی سیاح بھی متاثر ہوئے۔ عدالت نے عوامی مقامات سے کتوں کو ہٹانے کی بات دہراتے ہوئے کہا کہ "یہ مسئلہ اب بہت سنگین شکل اختیار کرچکی ہے۔ قبل میں دی گئیں ہدایات کے باوجود زمینی سطح پر اس کے نمٹارے میں سنگین خامیاں موجود ہیں۔"

ٹی ایم سی کے جہانگیر خان کا فالٹا انتخابی حلقہ سے الیکشن نہ لڑنے کا اعلان

کولکاتہ (یو این آئی) مغربی بنگال میں ایک غیر متوقع اور سیاسی تبدیلی کے تحت، فلتا اسمبلی حلقہ میں دوبارہ پولنگ سے دو دن پہلے ترنمول کانگریس کے امیدوار جہانگیر خان نے منگل کے روز انتخابی میدان سے پیچھے ہٹنے کا اعلان کردیا۔ مسٹر خان نے عوامی طور پر وزیر اعلیٰ شبھیندو ادھیکاری کی تعریف کی اور علاقے میں امن اور ترقی کو اپنے اس تازہ فیصلے کی وجہ قرار دیا۔ ترنمول کانگریس کے امیدوار نے یہ اعلان ضمنی انتخاب کے لیے انتخابی مہم کے باضابطہ طور پر ختم ہونے سے چند گھنٹے قبل کیا۔ ترنمول کانگریس نے بی جے پی کو 'بنگال مخالف' قرار دیتے ہوئے کہا کہ مغربی بنگال سے لے کر دہلی تک اس کے خلاف سیاسی جدوجہد جاری رہے گی۔ دوسری جانب بھارتیہ جنتا پارٹی کی طرف سے ابھی تک اس معاملے پر کوئی باضابطہ ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ فالٹا ڈائمنڈ ہاربر لوک سبھا حلقہ کے تحت آتا ہے، جس کی نمائندگی ٹی ایم سی کے قومی جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی کررہے ہیں۔

تپتے یوپی میں راجدھانی بنی 'ہیٹ چیمبر'!

آسمان سے برسی آگ، اگلے 4 دن میں مزید شدت کا اندیشہ، 11 اضلاع میں لو کا ریڈ الرٹ، راتیں بھی رہیں گی بے حد گرم، 31 سال پرانا گرمی کا ریکارڈ ٹوٹ سکتا ہے

لکھنؤ۔ اتر پردیش میں شدید گرمی اور ہیٹ ویو نے لوگوں کی مشکلات میں اضافہ کردیا ہے۔ دارالحکومت لکھنؤ میں منگل کی صبح سے چلچلاتی دھوپ اور گرم مغربی ہواؤں نے لوگوں کی حالت دگرگوں کردی۔ سڑکیں دوپہر تک سنسان نظر آنے لگیں اور ضروری کاموں کے لیے نکلنے والے لوگ اپنے سر اور چہرے ڈھانپے ہوئے نظر آئے۔ صورتحال اس قدر خراب ہے کہ شدید گرمی کی وجہ سے کئی لوگوں کے موبائل فون اور آئی فون بھی گرم اور بند ہونے لگے۔ لکھنؤ کے لوگوں کو ایسا لگا جیسے وہ گرمی کے کمرے میں ہیں۔ محکمہ موسمیات کے تازہ ترین الرٹ نے پریشانیوں میں مزید اضافہ کردیا ہے۔ خیال کیا جارہا ہے کہ گرمی کا 31 سال پرانا ریکارڈ ٹوٹنے کے دہانے پر ہے۔

بندیل کھنڈ اور کئی جنوبی اضلاع میں منگل کو آسمان سے آگ برسی۔ 48.2 ڈگری سیلسیس کے ساتھ باندا مسلسل دوسرے دن بھی ملک کا سب سے گرم شہر رہا۔ گرم ہواؤں اور لو کے تھپیڑوں نے لوگوں کو بے حال کردیا۔ جھانسی، آگرہ، پریاگ راج، اُورئی سمیت کئی اضلاع میں درجۂ حرارت 45 ڈگری کے پار پہنچ گیا۔ محکمۂ موسمیات نے بدھ کے لیے ریاست کے 11 اضلاع میں لو کا ریڈ الرٹ جاری کیا ہے، جبکہ 14 دیگر اضلاع میں شدید گرمی کی وارننگ دی گئی ہے۔ ایسے جھلسا دینے والے موسم میں بزرگوں، مریضوں اور بچوں کو خاص احتیاط برتنے کی ضرورت ہے۔ کئی اضلاع میں راتیں بھی معمول سے زیادہ گرم رہنے کا امکان ہے۔

بلیا سے غازی آباد تک صبح نو بجے سے ہی گرم ہوا کے تھپیڑوں سے لوگ بے حال نظر آئے جبکہ 11 بجتے بجتے سڑکوں پر سناٹا چھانے لگا۔ گرمی اور لو کا اثر اس حد تک دیکھا جارہا ہے کہ پارک، مال، بازار اور چڑیا گھر عام طور پر ویران نظر آرہے ہیں۔ شدید گرمی کے درمیان بجلی کی مانگ پوری کرتے ہوئے ٹرانسفارمر بھی بے بس نظر آرہے ہیں جس کی وجہ سے بجلی کی آنکھ مچولی عام ہو چکی ہے۔ ریاست کے بیشتر اضلاع میں آٹھویں کلاس تک کے اسکولوں میں گرمی کی چھٹیاں کردی گئی ہیں۔

موسم کے سخت تیوروں کے درمیان سرکاری اور نجی اسپتالوں کی او پی ڈی میں بھیڑ بڑھ گئی ہے۔ ڈاکٹروں نے لوگوں کو وافر مقدار میں مشروبات کا استعمال کرنے اور صبح 11 بجے سے شام چار بجے تک باہر نہ نکلنے کا مشورہ دیا ہے۔ دل کے مریضوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ڈاکٹر کے مشورے سے لی گئی دوا کا باقاعدگی سے استعمال کریں اور ناگزیر حالات میں میڈیکل اسٹور کا رخ کرنے کے بجائے ڈاکٹر سے مشورہ لے کر ہی دواؤں کا استعمال کریں۔

> دارالحکومت لکھنؤ میں منگل کی صبح سے چلچلاتی دھوپ اور گرم مغربی ہواؤں نے لوگوں کی حالت دگرگوں کردی۔ سڑکیں دوپہر تک سنسان نظر آنے لگیں اور ضروری کاموں کے لیے نکلنے والے لوگ اپنے سر اور چہرے ڈھانپے ہوئے نظر آئے۔

اس دوران محکمہ موسمیات کے مطابق مغربی اور مشرقی اتر پردیش میں 19 سے 25 مئی تک موسم بنیادی طور پر خشک رہے گا۔ اس دوران 20 سے 30 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چلنے کا امکان ہے، جن کی رفتار جھونکوں کے ساتھ 40 کلومیٹر فی گھنٹہ تک پہنچ سکتی ہے۔ مشرقی اتر پردیش کے شمال مشرقی حصوں میں 22 مئی کے بعد کہیں کہیں ہلکی بارش اور گرج چمک کا امکان ظاہر کیا گیا ہے، لیکن اس سے درجہ حرارت میں زیادہ راحت ملنے کے آثار نہیں ہیں۔

محکمہ موسمیات نے خصوصی وارننگ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ مغربی اتر پردیش میں کئی مقامات پر اور مشرقی اتر پردیش میں کچھ مقامات پر شدید لو سے انتہائی شدید لو چلنے کا امکان ہے۔ ساتھ ہی کچھ مقامات پر نائٹ وارم کی صورتحال بھی برقرار رہے گی، جس سے رات کے وقت بھی درجہ حرارت معمول سے کافی زیادہ رہے گا۔ وارانسی پیر کو ریاست کے گرم ترین شہروں میں شامل رہا، جہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 45 ڈگری سیلسیس درج کیا گیا۔ تیز دھوپ اور گرم ہواؤں کی وجہ سے دوپہر میں سڑکوں اور گھاٹوں پر عام دنوں کے مقابلے کافی کم بھیڑ نظر آئی۔ بڑھتی ہوئی گرمی کو دیکھتے ہوئے میونسپل کارپوریشن نے اہم چوراہوں پر گرین شیڈ، مسٹ گن اور 17 واٹر اے ٹی ایم کا انتظام کیا ہے، تاکہ راہگیروں اور عقیدت مندوں کو راحت مل سکے۔

شدید گرمی کے پیش نظر کئی اضلاع میں اسکولوں میں چھٹیاں کردی گئی ہیں۔ باندا میں بیسک ایجوکیشن آفیسر نے 19 مئی سے پہلی سے آٹھویں کلاس تک کے تمام اسکولوں میں تعطیل کا اعلان کر دیا ہے، جبکہ وارانسی میں انٹرمیڈیٹ تک کے اسکول 25 مئی تک بند رکھنے کی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ سمر کیمپ اور دیگر سرگرمیوں پر بھی روک لگا دی گئی ہے۔ محکمہ صحت نے لوگوں کو دوپہر 12 بجے سے شام 4 بجے تک انتہائی احتیاط برتنے کا مشورہ دیا ہے۔

بستر میں وسطی علاقائی کونسل کی 26 ویں اجلاس

ماضی میں چیلنجوں سے دوچار رہنے والا علاقہ مرکزی دھارا میں شامل

> اتر پردیش میں قانون و انتظام، فلاحی اسکیموں، انفراسٹرکچر، سرمایہ کاری اور روزگار سمیت مختلف شعبوں میں مثبت تبدیلی آئی ہے: سی ایم یوگی

بستر۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے نئے ہندوستان کے تصور کا عملی روپ ہمیں ہر شعبے میں نظر آرہا ہے۔ چھتیس گڑھ کے بستر میں منعقد ہونے والی وسطی علاقائی کونسل کی یہ اہم میٹنگ اس کی تازہ ترین مثال ہے۔ ماضی میں چیلنجوں سے دوچار رہنے والا یہ علاقہ آج قومی پالیسی سازی کی مرکزی دھارا میں شامل ہو چکا ہے۔ وزیر اعظم نے اشتراکی وفاقیت پر مبنی 'ٹیم انڈیا' کا وژن دیا ہے اور اس سمت میں علاقائی کونسلیں اہم کردار ادا کررہی ہیں۔

وزیر اعلیٰ آج بستر، چھتیس گڑھ میں منعقد وسطی علاقائی کونسل کی 26 ویں میٹنگ سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی وزیر داخلہ و امادِ باہمی امت شاہ کی قیادت اور رہنمائی میں علاقائی کونسلیں پوری سرگرمی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں۔ اتر پردیش نے گزشتہ 9 برسوں میں ملک میں نئی مثالیں قائم کی ہیں۔ جو ریاست کبھی بیمار ریاست کہلاتی تھی، آج پورے ملک کی ترقی کا محور بن چکی ہے۔ قانون و انتظام، فلاحی اسکیموں، انفراسٹرکچر، سرمایہ کاری اور روزگار سمیت مختلف شعبوں میں مثبت تبدیلی آئی ہے۔

ریاستی حکومت نے کسانوں، خواتین، غریبوں، درج فہرست ذات وقبائل اور محروم طبقات کی ترقی کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ جل جیون مشن عوامی صحت، خواتین کے وقار اور آسان زندگی سے جڑا ایک انقلابی پروگرام ہے۔ مشن کے آغاز کے وقت ریاست کے صرف 1.96 فیصد خاندانوں کو پائپ کے ذریعے پینے کا پانی دستیاب تھا، جبکہ سال 2026 میں 91.25 فیصد سے زائد خاندانوں کو یہ سہولت حاصل ہو چکی ہے۔ مشن کے تحت 157.33 شمسی توانائی پر مبنی پائپ واٹر اسکیمیں 900 میگاواٹ شمسی توانائی بھی پیدا کررہی ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ موجودہ دور میں جہاں ڈیجیٹل انقلاب نے زندگی کو آسان بنایا ہے، وہیں سائبر جرائم جیسا چیلنج بھی سامنے آیا ہے۔ اتر پردیش حکومت اس سے نمٹنے کے لیے پرعزم ہے۔ سال 2016 میں جہاں ریاست میں صرف دو سائبر کرائم تھانے تھے، آج تمام 75 اضلاع میں سائبر تھانے قائم ہیں۔ اس کے علاوہ ہر تھانے میں سائبر ہیلپ ڈیسک بھی کام کررہی ہے۔ سال 2024 سے 30 اپریل 2026 تک سائبر جرائم سے متعلق 30,610 مقدمات درج کیے گئے اور 22,038 ملزمان کے خلاف کارروائی کی جا چکی ہے۔ اس مدت کے دوران 275 کروڑ روپے سے زائد رقم بھی برآمد کی گئی ہے۔

انہوں نے کہا کہ 'ڈیجیٹل انڈیا' مہم نے ای-گورننس کے ذریعے سرکاری اسکیموں کو عوام تک پہنچایا ہے۔ اتر پردیش ای-گورننس کے میدان میں ملک کی صفِ اول کی ریاست ہے۔ ریاست کی تمام 57,695 گرام پنچایتوں میں 2.33 لاکھ سے زائد کامن سروس سینٹرز کام کررہے ہیں۔ 54 ہزار سے زائد سی ایس سی گرام سیکریٹریٹ میں پنچایت معاونین کے ذریعے چلائے جارہے ہیں، جن سے اب تک 44 کروڑ سے زیادہ شہری فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ دیہی علاقوں کے 2.85 لاکھ نوجوانوں کے لیے روزگار اور کاروبار کے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔ ای-ڈسٹرکٹ پورٹل کے ذریعے 54 محکموں کی 359 سرکارتا شہری خدمات تمام 75 اضلاع میں فراہم کی جارہی ہیں۔

شہریت قانون میں ترمیم، پاکستان، افغانستان اور بنگلہ دیش کے درخواست گزاروں کیلئے نوٹیفکیشن جاری

نئی دہلی۔(ایجنسی) مرکزی وزارت داخلہ نے شہریت قانون، 2009 میں اہم ترمیم کرتے ہوئے ایک نیا نوٹیفکیشن جاری کیا ہے۔ اس ترمیم کے تحت پاکستان، افغانستان اور بنگلہ دیش سے آنے والی شہریت کے درخواست دہندگان کے لیے پاسپورٹ سے متعلق معلومات فراہم کرنا لازمی کردی گئی ہے۔ حکومت کے اس قدم کو شہریت کے عمل کو شفاف اور سخت بنانے میں اہم قرار دیا جارہا ہے۔ نئے التزام کے مطابق شہریت کے لیے درخواست دینے والے مذکورہ تینوں ممالک کے درخواست دہندگان کو اب اپنے پاسپورٹ سے متعلق تفصیلی معلومات فراہم کرنا ضروری ہوگی۔ اس میں شناخت، سفر کی تفصیل اور دیگر مطلوبہ دستاویزات کی تصدیق شامل ہوگی۔ وزارت داخلہ کا کہنا ہے کہ شہریت کے عمل میں کسی بھی طرح کی بے ضابطگی یا دھوکہ دہی کو روکنے کے لیے یہ تبدیلی کی گئی ہے۔ اس میں یہ واضح کرنا ہوگا کہ ان کے پاس متعلقہ ممالک کا مجاز یا ایکسپائر پاسپورٹ ہے یا نہیں۔ اگر درخواست دہندہ کے پاس ایسا پاسپورٹ ہے تو انہیں مطلوبہ معلومات (پاسپورٹ نمبر، جاری ہونے کی تاریخ اور جگہ، ایکسپائری تاریخ) دینا ضروری ہوگی۔ نئے التزام کے مطابق جن درخواست دہندگان کے پاس ایسے پاسپورٹ ہوں گے، انہیں شہریت کی درخواست منظور ہونے کے 15 دن کے اندر متعلقہ افسران کے پاس پاسپورٹ جمع کرنا ہوگا۔

'اقتصادی طوفان آرہا ہے، نقصان عام لوگوں کو ہوگا'

جب تک آپ یہ حکومت نہیں بدلیں گے، تب تک مہنگائی بڑھتی جائے گی، راہل گاندھی کا مرکزی حکومت پر شدید حملہ

> راہل گاندھی نے پی ایم مودی پر اڈانی اور امبانی کو فائدہ پہنچانے کا سنگین الزام بھی عائد کیا۔ وزیر اعظم پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ اقدامات کرنے کے بجائے وزیر اعظم عوام سے کہہ رہے ہیں کہ بیرونِ ملک سفر نہ کریں، جبکہ وہ خود دنیا کے چکر کاٹ رہے ہیں۔

رائے بریلی۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی آج بریلی میں پارٹی کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے نظر آئے، جس میں پی ایم مودی کی عوام مخالف پالیسیوں کے ساتھ ساتھ ان کی کارگزاریوں کو بھی ہدف تنقید بنایا۔ انھوں نے آج رائے بریلی میں میڈیا اہلکاروں سے بات کرتے ہوئے ہندوستان میں معاشی طوفان آنے کا دعویٰ کیا تھا، یہ دعویٰ انھوں نے پارٹی کارکنان سے خطاب کے دوران بھی دہرایا۔ انھوں نے کہا کہ "ملک میں زبردست معاشی طوفان آنے والا ہے، جس میں سب سے زیادہ چوٹ ہندوستان کے مزدوروں، کسانوں اور چھوٹے تجاروں کو لگے گی۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "میں پہلے سے کہہ رہا ہوں کہ معاشی طوفان کی تیاری کیجیے، لوگوں کی حفاظت کیجیے، لیکن اس سے نریندر مودی کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نریندر مودی صرف بیرون ممالک گھوم رہے ہیں۔"

راہل گاندھی نے پی ایم مودی پر اڈانی اور امبانی کو فائدہ پہنچانے کا سنگین الزام بھی عائد کیا۔ انھوں نے کہا کہ "ہم نریندر مودی سے روزانہ کہہ رہے ہیں ملک کے دکانوں، مزدوروں، چھوٹے تاجروں کی حفاظت کرنا شروع کیجیے۔ کیونکہ اگر حکومت ایسا نہیں کرے گی تو ملک کا زبردست نقصان ہوگا۔ لیکن نریندر مودی ناروے چلے جاتے ہیں اور کہتے ہیں اڈانی-امبانی کی مدد کرو۔" وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ "ایک طرف اڈانی اور امبانی سوشل میڈیا پر نریندر مودی کی مارکیٹنگ کرتے ہیں، دوسری طرف نریندر مودی ملک کے نوجوانوں کو 'ریل' دیکھنے کا مشورہ دیتے ہیں۔" ملک کے موجودہ حالات کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ "ملک کی عوام کو بیدار ہونا پڑے گا، کیونکہ ملک کو آپ لوگ ہی بدل سکتے ہیں۔ جب تک آپ یہ حکومت نہیں بدلیں گے، تب تک مہنگائی بڑھتی جائے گی، منریگا جیسے منصوبے ختم ہوتے جائیں گے، اڈانی-امبانی جیسے لوگ امیر ہوتے جائیں گے، آپ کا پیسہ ان کی جیب میں جاتا رہے گا۔"

کانگریس رکن پارلیمنٹ نے پارٹی کارکنان کے سامنے میڈیا اداروں کی خستہ حالی کا بھی ذکر کیا۔ انھوں نے کہا کہ "ملک کی میڈیا پر اڈانی-امبانی کا مکمل کنٹرول ہے۔ وہ کبھی امبانی کی شادی دکھاتا ہے تو کبھی کرکٹ کی بات کرتا ہے۔ جب میں ان سے کہتا ہوں کہ کبھی ملک کے کسانوں اور مزدوروں کی بات بھی کرلو، تو وہ مسکرا کر کہتے ہیں راہل جی، ہم آپ کی بات سمجھتے ہیں، لیکن ہمیں بھی فیملی چلانے کے لیے تنخواہ کی ضرورت ہے۔" وہ آگے کہتے ہیں کہ "ملک کے کسانوں، مزدوروں اور چھوٹے کاروباریوں کی جو بھی بچت تھی، وہ نریندر مودی نے نوٹ بندی اور غلط جی ایس ٹی لگا کر چھین لی اور امبانی-اڈانی کو سونپ دی۔ یہ سب گزشتہ 10 سالوں میں ہوا ہے۔ آج ملک میں جو بھی دولت ہے، وہ صرف 2 لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔ ملک کے بندرگاہ، ایئرپورٹ، پاور سیکٹر اور ڈیفنس سیکٹر سمیت سب کچھ نریندر مودی نے اپنے دوستوں کو تھما دیا ہے۔" موجودہ وقت میں عوامی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے راہل گاندھی کہتے ہیں کہ "لوگوں کو کھانے کے لیے نہیں مل رہا، نوجوانوں کے پاس روزگار نہیں ہے، لوگوں کو رسوئی گیس نہیں مل رہی۔ ملک کی ایسی خراب حالت ہے اور وزیر اعظم الٹی سیدھی باتیں کرتے ہیں۔ وہ ملک کے غریبوں سے کہتے ہیں کہ الیکٹرک گاڑی خریدو، سونا مت خریدو، بیرون ملک گھومنے مت جاؤ۔ نہ جانے نریندر مودی کس دنیا میں رہتے ہیں۔" وہ آگے کہتے ہیں کہ "نریندر مودی نے گزشتہ 10 سالوں میں صرف نفرت پھیلانے کی سیاست کی ہے۔"

عمر خالد کو کرکڑ ڈوما کورٹ سے بڑا جھٹکا لگا

ماں کی سرجری کیلئے 15 دن کی عبوری ضمانت مسترد

نئی دہلی۔(ایجنسی) دہلی کی کرکڑ ڈوما کورٹ سے عمر خالد کو بڑا جھٹکا لگا ہے۔ 2020 میں شمال مشرقی دہلی میں ہوئے فسادات کے ملزم اور جیل میں بند عمر خالد کی ضمانت عرضی منگل (19 مئی) کو خارج کردی گئی۔ عمر نے اپنے مرحوم ماموں کے چہلم میں شامل ہونے اور بیمار ماں کی دیکھ بھال کے لیے 15 دن کی عبوری ضمانت مانگی تھی۔ ایڈیشنل سیشن جج سمیر واجپئی نے خالد کی اس عرضی پر سماعت کی جس میں انہوں نے 15 دن کی عبوری ضمانت مانگی تھی۔ عمر کی والدہ کی سرجری ہونی ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ 15 دن کی عبوری ضمانت چاہتے تھے۔ عمر خالد نے عدالت سے کہا تھا کہ انہیں کچھ دنوں کے لیے جیل سے باہر آنے دیا جائے تاکہ وہ اپنے ماموں کے چہلم میں شامل ہوسکیں اور اپنی بیمار والدہ کی دیکھ بھال کرسکیں۔ عمر خالد کی جانب سے عدالت میں دلیل دی گئی کہ ان کے خاندان میں والد، والدہ اور 5 بہنیں ہیں۔ والد کی عمر 71 سال ہے اس لیے وہ والدہ کی دیکھ بھال نہیں کرسکتے ہیں۔ جبکہ 4 بہنیں شادی شدہ ہیں اور آبائی گھر سے دور اپنے سسرال میں رہتی ہیں۔ عمر خالد کی جانب سے یہ بھی کہا گیا کہ وہ خاندان کے اکلوتے بیٹے ہیں، اسی وجہ سے والدہ کی سرجری کے بعد انہیں ہی دیکھ بھال کرنی پڑے گی۔

اتراکھنڈ کے سابق وزیر اعلیٰ بھون چندر کھنڈوری نہیں رہے

وزیر اعظم مودی سمیت کئی لیڈران کا اظہارِ افسوس

دہرادون: اتراکھنڈ کے سابق وزیر اعلیٰ اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے سینئر رہنما میجر جنرل ریٹائرڈ بھون چندر کھنڈوری کا منگل کے روز انتقال ہوگیا۔ وہ 91 برس کے تھے اور کافی عرصے سے علیل تھے۔ انہوں نے دہرادون کے میکس اسپتال میں آخری سانس لی۔ بھون چندر کھنڈوری کا شمار اتراکھنڈ کی سیاست کے باوقار اور بااثر رہنماؤں میں کیا جاتا تھا۔ وہ فوجی پس منظر رکھنے والے سیاست داں تھے اور انہوں نے دو مرتبہ اتراکھنڈ کے وزیر اعلیٰ کی ذمہ داری سنبھالی۔ ان کی پہلی مدتِ کار 2007 سے 2009 تک جبکہ دوسری مدت 2011 سے 2012 تک رہی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے ان کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پرانی تصویر شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ اتراکھنڈ کے سابق وزیر اعلیٰ میجر جنرل ریٹائرڈ بھون چندر کھنڈوری کے انتقال سے انہیں شدید دکھ پہنچا ہے۔ مودی نے کہا کہ مسلح افواج سے لے کر سیاسی میدان تک کھنڈوری نے ملک کے لیے قیمتی خدمات انجام دیں اور انہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ وزیر اعظم نے اپنے پیغام میں کہا کہ بھون چندر کھنڈوری اتراکھنڈ کی ترقی کے لیے ہمیشہ وقف رہے اور وزیر اعلیٰ کے طور پر ان کی کارکردگی اس کی واضح مثال ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرکزی وزیر کی حیثیت سے بھی ان کی خدمات قابل تقلید رہیں اور ملک میں رابطہ نظام کو بہتر بنانے کے لیے انہوں نے مسلسل محنت کی۔

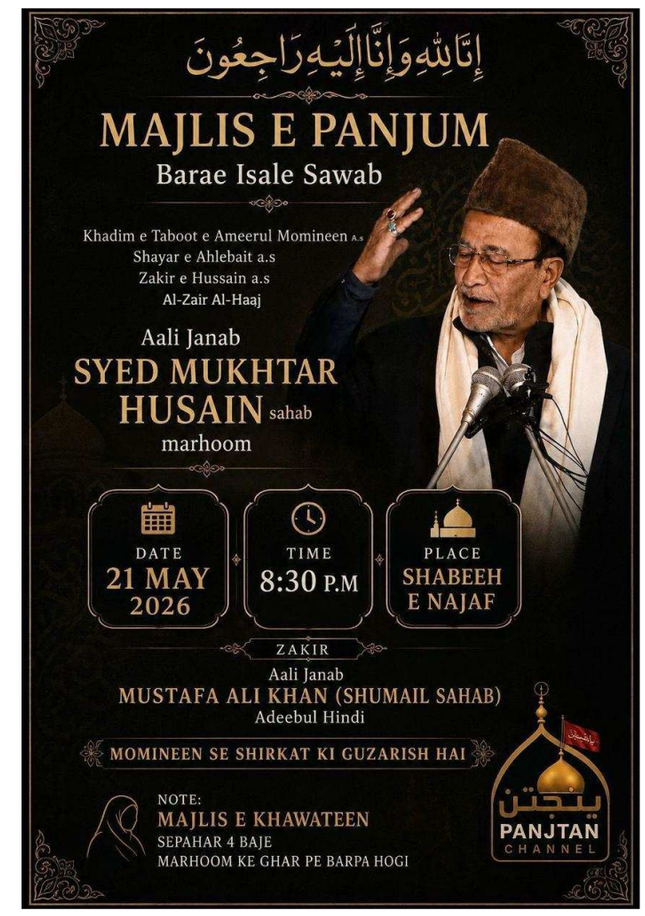

'اگر جگہ کی کمی ہے تو نماز سڑک پر پڑھنے میں کیا مسئلہ ہے؟'

نماز سے متعلق وزیر اعلیٰ یوگی کے بیان پر اکھلیش کا ردعمل

لکھنؤ۔ سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے قومی صدر اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے نماز سے متعلق بیان پر کہا کہ سڑکوں پر کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے، اس کے لیے قواعد وضوابط موجود ہیں، لیکن اس معاملے سے سیاسی فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی جانی چاہیے۔ بی جے پی کو نشانہ بناتے ہوئے ایس پی سربراہ نے کہا کہ اگر کوئی پارٹی سب سے 'ادھرمی' (جو مذہب کو نہیں مانتی) ہے تو وہ بی جے پی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سماجوادی پارٹی سب کو ساتھ لے کر چلنے میں یقین رکھتی ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ حال ہی میں بار ایسوسی ایشن کے ممبران احتجاج کرنے نکلے تھے، جن کے ہاتھوں میں 'رام چرتر مانس' تھی، پھر بھی ان پر لاٹھی چارج کیا گیا اور انہیں مارا پیٹا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر بی جے پی خود کو سناتن کی پیروکار مانتی ہے تو اسے "واسودیو کٹمبکم" کی روح پر چلنا چاہیے۔ اکھلیش نے حکومت پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ نہ تو اسمارٹ سٹی بن پائی اور نہ ہی اسمارٹ میٹر اسکیم بچ سکی، جنہیں ہٹانا پڑا۔ ایسے میں حکومت کے کام کاج پر سوال اٹھنا فطری ہے۔

یوپی کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتوار (18 مئی) کو 'امر اجالا' کے ایک پروگرام میں کہا کہ اتر پردیش میں سڑکوں پر نماز نہیں ہونے دی جاتی۔ انہوں نے کہا کہ سڑکیں ٹریفک کے لیے ہیں اور کسی کو بھی چوراہوں یا سڑکوں کو بلاک کرکے عوامی زندگی کو متاثر کرنے کا حق نہیں ہے۔ یوگی نے کہا کہ نماز کے لیے مخصوص مقامات موجود ہیں اور لوگوں کو وہیں جاکر عبادت کرنا چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر لوگوں کی تعداد زیادہ ہے تو وہ شفٹوں میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے آبادی کنٹرول کا بھی ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر وسائل اور جگہ محدود ہے تو آبادی بڑھانے پر بھی غور کرنا چاہیے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے یہ بھی کہا کہ جو لوگ قانون کے دائرے میں رہنا چاہتے ہیں انہیں اصول وضوابط پر عمل کرنا ہوگا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ حکومت نماز پڑھنے سے نہیں روک رہی تاہم سڑک پر مذہبی اجتماعات یا رکاوٹیں برداشت نہیں کی جائیں گی۔

پھر بڑھے پٹرول اور ڈیزل کے دام

'عوام کی لوٹ اور اڈانی کو چھوٹ، یہی ہے مودی جی کا کمپرومائزڈ ماڈل'، کھڑگے برہم

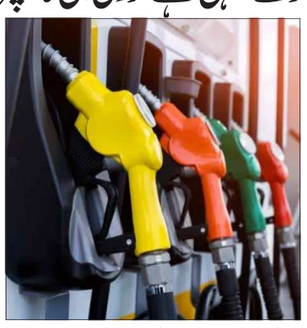

نئی دہلی،(ایجنسی) قومی راجدھانی دہلی میں منگل سے پٹرول 87 پیسے اور ڈیزل 91 پیسے فی لیٹر مہنگا ہوگیا۔ تیل کی مارکیٹنگ کمپنیوں نے پانچ دن میں دوسری بار دونوں ایندھنوں کے دام بڑھائے ہیں۔ اس سے پہلے، 15 مئی کو پٹرول اور ڈیزل کی قیمت میں تین تین روپے کا اضافہ کیا گیا تھا۔ ہندوستان کی سب سے بڑی تیل کی مارکیٹنگ کمپنی انڈین آئل کارپوریشن سے حاصل معلومات کے مطابق، دہلی میں آج سے پٹرول کی قیمت 87 پیسے بڑھ کر 98.64 روپے فی لیٹر ہوگئی ہے۔ ڈیزل بھی 91 پیسے مہنگا ہوا۔ اب ایک لیٹر ڈیزل 91.58 روپے کا ملے گا۔ ہندوستان کی اقتصادی راجدھانی ممبئی میں پٹرول کی قیمت 91 پیسے اور ڈیزل کی 94 پیسے بڑھی ہے۔ وہاں اب پٹرول 107.59 روپے کا اور ڈیزل 94.08 روپے کا ہوگیا ہے۔ چنئی میں پٹرول 82 پیسے اور ڈیزل 96 پیسے مہنگا ہوا ہے۔ آج سے ایک لیٹر پٹرول 104.49 روپے کا اور ایک لیٹر ڈیزل 96.11 روپے کا ملے گا۔ کولکاتہ میں اب پٹرول کی قیمت 109.70 روپے اور ڈیزل کی 96.07 روپے پر پہنچ گئی ہے۔ ان کے دام بالترتیب 96 پیسے اور 94 پیسے بڑھے ہیں۔

پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں تازہ اضافے کے بعد کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے مرکزی حکومت اور وزیر اعظم نریندر مودی پر شدید تنقید کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ حکومت اپنی ناکامیوں کا بوجھ عام عوام پر ڈال رہی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری ایک تفصیلی بیان میں کھڑگے نے کہا کہ پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ عوامی مفادات کے خلاف ہے اور حکومت مسلسل عوام کو معاشی دباؤ میں دھکیل رہی ہے۔ کھڑگے نے پٹرول-ڈیزل کی قیمت میں تازہ اضافہ پر برہمی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ "قیمتوں میں اضافے کے چند روز بعد ہی مودی حکومت نے دوبارہ پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں بڑھا دی ہیں۔ حکومت پہلے ایک ماحول تیار کرتی ہے، بچت اور کفایت شعاری کے مشورے دیتی ہے اور پھر اپنی ناکامیوں کی قیمت عوام سے وصول کرتی ہے۔"

ایران پر امریکی عسکری آپریشن "ایپک فیوری" کی دوبارہ منصوبہ بندی

ترمیمی سفارتی مسودے کے باوجود امریکہ اور اسرائیل کی وسیع تر تیاریاں

ایران جنگ سے امریکا کے میزائل ذخائر میں کمی، پینٹاگون نے 10 ہزار میزائل خرید لیے

واشنگٹن، 18 مئی (یو این آئی) امریکی وزارت دفاع (پینٹاگان) آنے والے دنوں میں ایران کے خلاف اپنے معطل شدہ عسکری آپریشن 'ایپک فیوری' کو دوبارہ شروع کرنے کی پس پردہ منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ یہ آپریشن صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی طرف سے گزشتہ 8 اپریل کو کیے گئے عارضی جنگ بندی کے اعلان کے بعد روک دیا گیا تھا۔ معتبر امریکی اخبار 'نیویارک ٹائمز' کی ایک خصوصی رپورٹ کے مطابق، خطے کے دو اہم عسکری حکام نے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل رواں ہفتے ہی ایران پر دوبارہ بمباری اور حملوں کے لیے وسیع ترین کمر باندھ کر تیاریاں کر رہے ہیں۔ تاہم، دفاعی و عسکری ماہرین کا ماننا ہے کہ محض فضائی بمباری کے ذریعے تہران کو گھٹنوں پر جھکایا جا سکنا ممکن نہیں ہے۔ رپورٹ کے مطابق، اس وقت امریکی دفاعی حلقوں میں ایک انتہائی حساس آپشن پر بھی زیر بحث ہے کہ امریکی اور اسرائیلی مشترکہ افواج (آئیکن فورسز) ایک مشترکہ زمینی آپریشن کے ذریعے ایران کے اندر گہرائیوں کے اس اعلیٰ افزودہ یورینیم کے ذخیرے پر براہ راست قبضہ کر لیں، جس پر ہم جولی امریکی فوجیوں کی جانوں کو شدید خطرے میں ڈال سکتی ہے۔ یہ سنسنی خیز عسکری پیش رفت ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب دوسری طرف پاکستانی سفارتی ذرائع نے بین الاقوامی خبر رساں ادارے رائٹرز کو تصدیق کی ہے کہ اسلام آباد نے گزشتہ اتوار کی رات ہی ایران کی جانب سے تیار کردہ ایک نیا ترمیم شدہ مسودہ امریکی حکام کے حوالے کیا ہے۔ ذرائع کے مطابق، میدانِ جنگ کی گرمی کے ساتھ ساتھ دونوں ممالک سفارتی محاذ پر بھی مسلسل اپنی اپنی شرائط بدل رہے ہیں۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے بھی اس کی توثیق کرتے ہوئے بتایا کہ تہران نے پیش کردہ مسودے پر آنے والے امریکی تحفظات کا تفصیلی جواب واشنگٹن کو بھجوا دیا ہے۔ ایرانی ذرائع کے مطابق، اس نئے متن میں بنیادی طور پر جاری جنگ کے خاتمے اور دونوں طاقتوں کے مابین اعتماد سازی کے اقدامات پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں ایران کی تسنیم نیوز ایجنسی نے یہ بڑا دعویٰ بھی کیا ہے کہ امریکہ اصولی طور پر ایرانی تیل کی فروخت پر عائد مخصوص پابندیاں ہٹانے کے لیے راضی ہو گیا ہے۔ واضح رہے کہ واشنگٹن کی طرف سے مسترد کی گئی سابقہ ایرانی تجویز میں تہران پر عائد تمام مغربی پابندیاں ختم کرنے، بیرونِ ملک منجمد اثاثے فوری رہا کرنے اور یورینیم افزودگی کا حق تسلیم کرنے کا لائحہ عمل شامل تھا، جس پر اب ایران نے افزودگی کو چند سال کے لیے معطل کرنے کی حد تک لچک دکھانے کا اشارہ دیا ہے۔ تاہم، تہران نے اپنے پاس موجود اعلیٰ افزودہ یورینیم کو امریکہ منتقل کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے اور آبنائے ہرمز کی صورتحال کو کسی صورت 28 فروری کو بھڑکے والی جنگ سے پہلے کی حالت پر نہ لے جانے اور اپنی سرزمین پر ہونے والے حملوں کے معاوضے کی ادائیگی پر اصرار برقرار رکھا ہے۔

☆امریکی محکمہ دفاع پینٹاگون نے اعلان کیا ہے کہ ایران کے ساتھ حالیہ کشیدگی اور جنگی صورتحال کے بعد اپنے میزائل ذخائر کو مضبوط بنانے کیلئے 10 ہزار کم لاگت میزائل خریدنے کے معاہدے کر لیے گئے ہیں۔ غیر ملکی خبر رساں اداروں کے مطابق پینٹاگون کا یہ فیصلہ ان رپورٹس کے بعد سامنے آیا جن میں کہا گیا تھا کہ ایران کے ساتھ جنگ کے دوران امریکا کے میزائل ذخائر میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے اور انہیں بحال کرنے میں کئی سال لگ سکتے ہیں۔ پینٹاگون کے مطابق مختلف دفاعی کمپنیوں کے ساتھ کاسٹ کنٹیئر ائرڈ میزائلز پروگرام کے تحت معاہدے کیے گئے ہیں۔ محکمہ دفاع کے مطابق پروگرام کے ابتدائی مرحلے میں جون سے ان کمپنیوں سے آرڈر کیا گیا میزائل حاصل کیے جائیں گے تاکہ ان کی کارکردگی اور صلاحیت کا جائزہ لیا جا سکے۔ اس کے علاوہ کاسٹیلین کے ساتھ ایک الگ معاہدہ بھی کیا گیا ہے جس کے تحت امریکا ہر سال کم از کم 500 بلیک بیئرڈ پائپر سونک میزائل حاصل کرے گا۔ دفاعی ماہرین کے مطابق امریکا اپنی عسکری تیاریوں کو تیز کرنے اور مستقبل کے ممکنہ تنازعات کیلئے دفاعی صلاحیت بڑھانے پر توجہ دے رہا ہے۔ گزشتہ ماہ ایک رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ امریکا کو اپنے میزائل ذخائر جنگ سے پہلے کی سطح پر واپس لانے میں چار سال تک لگ سکتے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق امریکا اب کم لاگت اور تیزی سے تیار ہونے والے جدید میزائل سسٹمز پر زیادہ انحصار بڑھا رہا ہے تاکہ طویل جنگی صورتحال میں دفاعی ضروریات پوری کی جا سکیں۔

اقوام متحدہ کا اسرائیل سے غزہ میں فلسطینیوں کی نسل کشی روکنے کا مطالبہ

اسرائیل کی بڑی سفاکیت، فلسطینیوں کیلئے خصوصی سزائے موت کا متنازع قانون نافذ

نیویارک، 19 مئی (یو این آئی) اقوام متحدہ نے اسرائیل سے غزہ میں نسل کشی جیسے اقدامات روکنے کا مطالبہ کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ فلسطینی علاقوں میں صورتحال انتہائی خطرناک ہوتی جا رہی ہے۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر کی جانب سے جاری کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مئی 2025 تک غزہ میں اسرائیلی فوجی کارروائیوں کے دوران بین الاقوامی انسانی قوانین کی سنگین خلاف ورزیاں کی گئیں، جن میں بعض اقدامات جنگی جرائم کے زمرے میں آ سکتے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ اگرچہ اسرائیل نے بعض حملوں کو غزہ کی بازیابی اور عسکری اہداف کو نشانہ بنانے کے لیے ناگزیر بتایا تاہم بڑی تعداد میں موت غیر قانونی قتل ہیں۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے سربراہ وولکر ٹرک نے اسرائیل پر زور دیا کہ وہ غزہ میں نسل کشی جیسے اقدامات کو روکے۔ یہ کم فلسطینی کو اپنے گھروں میں واپسی کی اجازت دے اور فلسطینی علاقوں میں اپنی غیر قانونی موجودگی ختم کرے۔ رپورٹ میں مقبوضہ مغربی کنارے میں بڑھتے ہوئے تشدد پر بھی تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ اقوام متحدہ کے حکام کے مطابق جیسے اقدامات کو روکے۔ یہ کم فلسطینی علاقوں میں اپنی غیر قانونی موجودگی ختم کرے۔ رپورٹ میں مقبوضہ مغربی کنارے میں بڑھتے ہوئے تشدد پر بھی تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ اقوام متحدہ کے حکام کے مطابق اسرائیلی فوج، پولیس اور آبادکاروں کی کارروائیوں میں فلسطینیوں کی ہلاکتوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق غزہ جنگ کے دوران تقریباً 73 ہزار فلسطینی مارے جا چکے ہیں، جبکہ حالیہ مہینوں میں جنگ بندی کے باوجود اسرائیلی حملے اور بمباری جاری رہی۔ رپورٹ میں فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس اور دیگر گروپوں پر بھی تنقید کی گئی اور ان سے اندوہناک واقعہ 7 اکتوبر کے حملے بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ ہارین کے مطابق ایران کے ساتھ جنگ بندی کے بعد اسرائیل نے غزہ میں فوجی کارروائیوں میں مزید تیزی کر دی ہیں جبکہ مغربی کنارے میں بھی تشدد مسلسل بڑھ رہا ہے۔ فلسطینی جنیوں اسرائیلی شہریوں کے قتل کے الزام میں سزا سنائی جائے گی، انہیں لازمی طور پر سزائے موت دی جا سکے گی اور عدالت کے پاس متبادل سزا دینے کے اختیارات محدود ہوں گے۔ صرف غیر معمولی حالات میں ہی عدالت عمر قید کی سزا سنا سکے گی۔ رپورٹس کے مطابق اس قانون کی منظوری رواں سال مارچ کے آخر میں اسرائیلی پارلیمنٹ نے دی تھی، جس کے بعد اسرائیلی وزیر داخلہ اسرائیل کاٹز نے فوجی قیادت سے اس کے نفاذ کے لیے باضابطہ حکم نامہ جاری کرنے کی درخواست کی تھی۔ اس قانون کی سب سے زیادہ متنازع شق یہ ہے کہ یہ صرف فلسطینیوں پر لاگو ہوگا جبکہ اسرائیلی شہری یا اسرائیل میں رہائش پذیر افراد اس کے دائرہ کار میں نہیں آئیں گے۔ فلسطینیوں کے مقدمات فوجی عدالتوں میں چلائے جاتے ہیں جبکہ اسرائیلی شہریوں کے مقدمات سویلین عدالتوں میں سنے جاتے ہیں۔

☆اسرائیل نے متبضہ مغربی کنارے میں فلسطینیوں کے خلاف دہشت گردی کے مقدمات میں سزائے موت سے متعلق متنازع اور تعزیاتی قانون نافذ کر دیا ہے جس پر انسانی حقوق کی تنظیموں اور فلسطینی حلقوں کی جانب سے شدید ردِعمل سامنے آ رہا ہے۔ اسرائیلی میڈیا رپورٹس کے مطابق اسرائیلی فوج کی سینٹرل کمانڈ کے سربراہ ایلی ہلوتھ نے اس قانون کے نفاذ کے لیے ضروری فوجی حکم نامے پر دستخط کر دیے ہیں، جس کے بعد یہ قانون باقاعدہ طور پر نافذ العمل ہو گیا ہے۔ قانون کے تحت متبضہ مغربی کنارے کے وہ فلسطینی جنہیں اسرائیلی شہریوں کے قتل کے الزام میں سزا سنائی جائے گی، انہیں لازمی طور پر سزائے موت دی جا سکے گی اور ان سے اندوہناک واقعہ 7 اکتوبر کے حملے بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ فلسطینی علاقوں میں صورتحال انتہائی خطرناک ہوتی جا رہی ہے۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر کی جانب سے جاری کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مئی 2025 تک غزہ میں اسرائیلی فوجی کارروائیوں کے دوران بین الاقوامی انسانی قوانین کی سنگین خلاف ورزیاں کی گئیں، جن میں بعض اقدامات جنگی جرائم کے زمرے میں آ سکتے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ اگرچہ اسرائیل نے بعض حملوں کو غزہ کی بازیابی اور عسکری اہداف کو نشانہ بنانے کے لیے ناگزیر بتایا تاہم بڑی تعداد میں موت غیر قانونی قتل ہیں۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے سربراہ وولکر ٹرک نے اسرائیل پر زور دیا کہ وہ غزہ میں نسل کشی جیسے اقدامات کو روکے۔ یہ کم فلسطینی کو اپنے گھروں میں واپسی کی اجازت دے اور فلسطینی علاقوں میں اپنی غیر قانونی موجودگی ختم کرے۔ رپورٹ میں مقبوضہ مغربی کنارے میں بڑھتے ہوئے تشدد پر بھی تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ اقوام متحدہ کے حکام کے مطابق اسرائیلی فوج، پولیس اور آبادکاروں کی کارروائیوں میں فلسطینیوں کی ہلاکتوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق غزہ جنگ کے دوران تقریباً 73 ہزار فلسطینی مارے جا چکے ہیں، جبکہ حالیہ مہینوں میں جنگ بندی کے باوجود اسرائیلی حملے اور بمباری جاری رہی۔ رپورٹ

سان ڈیاگو کی مرکزی مسجد میں فائرنگ

سیکیورٹی گارڈ سمیت 5 افراد ہلاک

سان ڈیاگو، 19 مئی (یو این آئی) امریکا کی ریاست کیلیفورنیا کے شہر سان ڈیاگو میں قائم بڑے اسلامی مرکز میں ہونے والی خوفناک فائرنگ نے علاقے میں خوف و ہراس پھیلا دیا جہاں حملے کے نتیجے میں سیکیورٹی گارڈ سمیت 3 افراد جان سے گئے جبکہ دو مبینہ حملہ آور بھی ہلاک ہو گئے۔

امریکی حکام کے مطابق واقعہ سان ڈیاگو کے معروف اسلامک سینٹر میں پیش آیا، جہاں اچانک فائرنگ کی آوازیں گونج اٹھیں۔ اس دوران مسجد میں موجود نمازیوں اور بچوں میں بھگدڑ مچ گئی، جبکہ سیکیورٹی پر مامور گارڈ نے حملہ آوروں کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے جان قربان کر دی۔ پولیس چیف کے مطابق مسلمان گارڈ نے جان پر کھیل کر نہ تعلیم بچوں کو بچایا جبکہ ایک بچہ بلا کس دوجا کر خود کو ہلاک کیا، اس واقعے کو ہیٹ کرائم قرار دیا جا رہا ہے، اسلامک سینٹر سان ڈیاگو کا ٹرسٹی سب سے بڑی مسجد ہے، مسجد کے خلاف کوئی دھمکی کبھی موصول نہیں ہوئی تھی۔

پولیس چیف کا کہنا ہے کہ تاہم سان ڈیگو پولیس چیف سکاٹ والش نے کہا کہ تفتیشی افسران عمومی نفرت انگیز بیان بازی" سے آگاہ تھے، اس حملے کی تفتیش ہیٹ کرائم کے طور پر کر رہے ہیں، 2 گھنٹے پہلے ایک ملزم کی والدہ نے فون کر کے اطلاع دی تھی، اسکا بیٹا نام ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ حملے میں متعدد افراد زخمی بھی ہوئے جنہیں فوری طور پر قریبی اسپتال منتقل کیا گیا۔ واقعے کے بعد پولیس، ایف بی آئی اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں نے علاقے کو گھیرے میں لے کر سرچ آپریشن کیا۔

سان ڈیاگو پولیس چیف کے مطابق ابتدائی تحقیقات سے شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ واقعہ نفرت انگیزی پر مبنی ہو سکتا ہے۔

حکام نے بتایا کہ دونوں مشتبہ حملہ آور کم عمر تھے اور ان کی لاشیں مسجد کے قریب ایک گاڑی سے ملی ہیں۔ اسلامک سینٹر انتظامیہ کے مطابق یہ مسجد سان ڈیاگو کاؤنٹی کا سب سے بڑا اسلامی مرکز ہے جہاں روزانہ سینکڑوں افراد عبادت کے لیے آتے ہیں جبکہ جمعہ اور مذہبی تقریبات کے دوران ہزاروں افراد یہاں موجود ہوتے ہیں۔ اسی مرکز میں دینی و تعلیمی سرگرمیاں بھی جاری رہتی ہیں اور الراشد اسکول بھی قائم ہے۔ مسجد کے امام عبدالحسنی نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حملے کے باوجود بچوں کو محفوظ مقام پر منتقل کر دیا گیا جبکہ اس سے بڑا سانحہ ٹل گیا۔ انہوں نے سیکیورٹی گارڈ کی قربانی کو بہادری کی مثال قرار دیا۔

'بوشہر' جوہری پلانٹ پر کوئی پابندی نہیں

یہ صرف روس اور ایران کا معاملہ ہے؛ روسی وزیرِ خارجہ سرگئی لاؤروف کا واضح اعلان

ماسکو، 18 مئی (یو این آئی) امریکہ اور ایران کے درمیان بیک ڈور مذاکرات کے تسلسل کے دوران، روسی وزیرِ خارجہ سرگئی لاؤروف نے دوٹوک الفاظ میں تصدیق کی ہے کہ ایران کے "بوشہر" جوہری پلانٹ پر کسی قسم کی کوئی بین الاقوامی پابندیاں عائد نہیں ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ اس پلانٹ کے آپریشن اور کام کاج سے متعلق تمام امور خالصتاً روس اور ایران کے مابین ہیں اور ان کا کسی بھی دوسرے تیسرے فریق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ روسی خبر رساں ایجنسی تاس کی رپورٹ کے مطابق، روسی وزیرِ خارجہ سرگئی لاؤروف نے آج پیر کے روز استوانی گئی کے وزیرِ خارجہ کیمین اوبولینسکو اگوی کے ساتھ اہم مذاکرات کے بعد کیک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا، "جہاں تک بوشہر نیوکلیئر پلانٹ کا تعلق ہے، تو یہ تنصیب کسی بھی قسم کی پابندیوں کے ماتحت نہیں ہے۔ اسے بین الاقوامی پروگرام کے حوالے سے سال 2015 کے تاریخی معاہدے کے دوران بھی تمام پابندیوں سے مستثنیٰ رکھا گیا تھا، اس لیے یہ حالات روس اور ایران کے علاوہ دیگر کسی اور ملک سے متعلق نہیں ہے۔" انہوں نے اس بات پر بھی اصرار کیا کہ اسکواس وقت ایرانی اور امریکی فریقین کے مابین جاری نازک مذاکرات میں کسی قسم کی مداخلت کی کوشش نہیں کر رہا، بلکہ وہ ان مذاکرات کی کامیابی کے لیے اپنی نیک نیتانہ اور امید جوہری پروگرام کے حوالے سے سال 2015 کے معاہدے کو بحال کرنا ہے۔ دوسری طرف، ایران کے جوہری پروگرام کو محدود کرنے کے لیے امریکہ کی جانب سے لگی گئی پابندیوں کو برقرار رکھنے کی شق بھی شامل ہے جبکہ یوکرین کی جانب سے زمین پر ڈرون حملوں میں تیزی آئی ہے اور روسی صدر پوتن کے دورۂ اہم دورے پر روانہ ہو رہے ہیں۔ روس کی وزارتِ دفاع کی جانب سے جاری کردہ بیان کے مطابق 19 سے 21 مئی 2026 تک، مسلح افواج کسی بھی جارحیت کے خطرے کی صورت میں جوہری افواج کی تیاری اور ان کے استعمال سے متعلق خصوصی مشقیں کر رہی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق یوکرین سے چار سال سے زائد عرصے سے جاری کشیدگی کے دوران ماسکو نے بارہا اپنے جوہری ہتھیاروں کی نمائش کی ہے اور ان کے ممکنہ استعمال کی دھمکیاں دی ہیں۔ حالیہ مشقیں واشنگٹن اور ماسکو کے درمیان آخری جوہری ہتھیاروں کے معاہدے 'نیو اسٹارٹ' کے خاتمے کے چند ماہ بعد ہو رہی ہیں۔

خلیجی ممالک کی اپیل کے بعد ایران پر حملہ روک دیا گیا: ٹرمپ

واشنگٹن، 19 مئی (یو این آئی) امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ خلیجی ممالک کی اپیل کے بعد ایران پر حملہ روک دیا گیا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ اعلان بالآخر مستقل ثابت ہوگا۔ صدر ٹرمپ نے پیر کے روز کہا کہ قطر، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کی درخواست کے بعد انہوں نے منگل کے لیے طے شدہ ایران پر فوجی حملہ منسوخ کر دیا تھا انہوں نے بتایا کہ یہ درخواست جاری سنجیدہ مذاکرات کی وجہ سے کی گئی تھی، جن کے بارے میں مغربی ایشیا کے رہنماؤں کا ماننا ہے کہ اس کا نتیجہ ایک ایسے معاہدے کی صورت میں نکل سکتا ہے جو امریکہ کے لیے قابل قبول ہو۔ انہوں نے صحافیوں سے کہا، میں نے اسے کچھ وقت کے لیے ملتوی کر دیا ہے امید ہے شاید ہمیشہ کے لیے، لیکن ممکن ہے کہ صرف تھوڑے وقت کے لیے کیونکہ ایران کے ساتھ ہماری بہت اہم بات چیت ہوئی ہے۔ صدر ٹرمپ نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ ایران کے ساتھ کیا گیا معاہدہ ہونے ہی والا ہے۔ ان کے مطابق مغربی ایشیا کے ممالک جنہوں نے ان سے ایران پر حملہ مؤخر کرنے کی درخواست کی تھی، وہ بھی سمجھتے ہیں کہ یہ معاہدہ بہت جلد طے پا جائے گا۔ امریکی صدر نے کہا، "سعودی عرب، قطر، بحرین، اور ایک اور چوتھا ملک ہے جو مجھ سے پوچھ رہا تھا کہ ہم اسے دو یا تین دنوں کے لیے، یعنی مختصر وقت کے لیے، ملتوی کر سکتے ہیں، کیونکہ انہیں لگتا ہے کہ وہ کسی معاہدے تک پہنچنے کے بہت قریب ہیں۔" قابل ذکر ہے کہ گزشتہ 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل نے ایران میں بعض مقامات پر حملے کیے تھے، جس سے کافی جانی و مالی نقصان ہوا تھا۔ سات اپریل کو امریکہ اور ایران نے دو ہفتوں کی جنگ بندی کا اعلان کیا تھا۔ اس کے بعد اسلام آباد میں ہونے والی بات چیت کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا، اور ٹرمپ نے ایران کو ایک سخت مجوزہ 'تیار' کے وقت دینے کی مدت میں توسیع کر دی۔

عراقی سرزمین سے سعودی عرب پر ڈرون حملوں کی کوشش

بغداد کی جانب سے تحقیقات کا آغاز، ریاض سے معلومات کی فراہمی کا مطالبہ

بغداد، 18 مئی (یو این آئی) عراق نے باقاعدہ تصدیق کی ہے کہ وہ ان حالیہ ڈرون حملوں کے پس پردہ حقائق اور حالات کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کر رہا ہے جو مبینہ طور پر عراقی سرزمین سے کیے گئے اور جن کے ذریعے گزشتہ اتوار کے روز پڑوسی ملک سعودی عرب کو نشانہ بنانے کی ناکام کوشش کی گئی۔ تاہم، عراقی وزارت خارجہ نے آج پیر کے روز جاری کردہ ایک تفتیشی بیان میں ذکر کیا ہے کہ عراقی فضائی دفاعی نظام (ایئر ڈیفنس سسٹم) نے کئی حدود سے کیے گئے بھی قسم کے مشکوک ڈرون کے اڈارے جانے کا کوئی سراغ نہیں لگایا ہے۔ وزارت نے اشارہ بھی کیا کہ عراق نے اب تک اپنے داخلی سکیورٹی ذرائع سے سعودی عرب کو نشانہ بنانے کے حوالے سے کوئی براہ راست معلومات حاصل نہیں کی ہیں۔ عراقی وزارت خارجہ نے مزید واضح کیا کہ عراقی حکومت نے 3 مسلح ڈرونز کے ذریعے برادر ممالک کو نشانہ بنانے کی کوشش کے تمام پہلوؤں کی باریک بینی سے تحقیقات کا عمل شروع کر دیا ہے، اور سعودی حکام سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس مبینہ حملے کی کوشش کے سلسلے میں اپنے پاس موجود تمام تر تکنیکی شواہد اور معلومات کا بغداد کے ساتھ فوری تبادلہ کرے۔ اس کے ساتھ ہی عراق نے اپنی اصولی پالیسی کا اعادہ کرتے ہوئے برادر عرب ممالک کو کسی بھی قسم کے حملے یا جارحیت کا نشانہ بنانے کی سخت ترین الفاظ میں مخالفت کی ہے۔ یاد رہے کہ ریاض نے گزشتہ روز اتوار کی شام عراقی فضائی حدود سے آنے والے 3 جارحانہ ڈرونز کو فضا میں ہی باقاعدہ تباہ کرنے کا اعلان کیا تھا اور اس بات پر سخت زور دیا تھا کہ وہ اس سنگین اشتعال انگیزی پر مناسب وقت اور جگہ پر بھرپور جواب دینے کا قانونی حق محفوظ رکھتا ہے۔ سعودی وزارت دفاع کے سرکاری ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی نے اپنے عسکری بیان میں اعلان کیا تھا کہ اتوار 17 مئی کی صبح مملکت کی فضائی حدود میں عراق حدود کی طرف سے داخل ہونے والے 3 مسلح ڈرونز کو بروقت انٹرسیپٹ (روک) کر کے فضا میں ہی مار گرایا گیا۔ واضح رہے کہ روان سال 28 فروری کو ایک طرف ایران اور دوسری طرف امریکہ و اسرائیل کے مابین ہولناک عسکری جنگ بھڑکنے کے بعد سے یہ پہلا موقع نہیں ہے جب عراق کے اندر موجود مسلح دھڑوں کی حدود سے آنے والے میزائلوں یا ڈرونز کے ذریعے سعودی سرزمین کو نشانہ بنانے کی خطرناک کوشش کی گئی ہو۔ عراقی حکام نے اس حساس معاملے پر بارہا اس بات پر زور دیا ہے کہ وہ خطے میں جاری اس بڑی جنگ اور تنازع کا حصہ نہ بننے کے شدید خواہش مند ہیں اور عراقی سرزمین کو کسی بھی صورت پڑوسی ممالک کے خلاف استعمال کرنے کی اجازت نہ دینے کے موقف پر سختی سے قائم ہیں۔ اس کے علاوہ، عراق کے نومنتخب وزیرِ اعظم علی کیسان باغ بھی اس بات پر زور دیتے رہے ہیں کہ عراق کو دوبارہ بحران کے عمل کے لیے اسی تجربے کو دوبارہ دہرانے کے لیے مکمل طور پر تیار ہے۔ روسی صدر ولادیمیر پوتن نے عالمی برادری کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اگر ایران تنازع جلد ختم نہ ہوا تو اس کے نتیجے میں تمام فریقین کو بھاری نقصان اٹھانا پڑے گا۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ تنازع کے تمام فریقین اصولی طور پر یورینیم کو ایران سے باہر منتقل کرنے پر متفق ہو چکے تھے، لیکن پھر اچانک امریکہ نے اپنی پوزیشن سخت کر دی اور اس افزودہ یورینیم کو براہ راست امریکی سرزمین تک پہنچانے کا سخت مطالبہ داخ دیا جس کے ردِعمل میں ایرانی موقف بھی مزید سخت ہو گیا۔ پوتن کا مزید کہنا تھا کہ یہ ایک نہایت پیچیدہ تنازع ہے جو اس وقت روس کو بھی ایک مشکل صورت حال میں ڈال رہا ہے، کیونکہ ایک طرف ایران تو دوسری طرف خلیج فارس کے عرب ممالک سے روس کے تجارتی اور اقتصادی تعلقات ہیں۔ روسی صدر نے امید ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ میری رائے میں کوئی بھی فریق اس عسکری و سفارتی تنازع کو طویل عرصے تک جاری رکھنے میں دلچسپی نہیں رکھتا، اس لیے توقع ہے کہ ایران تنازع جلد کسی منطقی انجام تک پہنچ کر ختم ہو جائے گا۔

روس کی ملک گیر سہ روزہ جوہری مشقیں شروع

ماسکو، 19 مئی (یو این آئی) روس نے ملک بھر میں بڑے پیمانے پر تین روزہ جوہری مشقیں شروع کر دیں، مشقوں میں ہزاروں فوجی حصہ لے رہے ہیں۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق روس کی جانب سے شروع جوہری مشقیں ایسے وقت میں شروع ہوئی ہیں جب یوکرین کی جانب سے روسی سرزمین پر ڈرون حملوں میں تیزی آئی ہے اور روسی صدر پوتن کے دو روزہ اہم دورے پر روانہ ہو رہے ہیں۔ روس کی وزارتِ دفاع کی جانب سے جاری کردہ بیان کے مطابق 19 سے 21 مئی 2026 تک، مسلح افواج کسی بھی جارحیت کے خطرے کی صورت میں جوہری افواج کی تیاری اور ان کے استعمال سے متعلق خصوصی مشقیں کر رہی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق یوکرین سے چار سال سے زائد عرصے سے جاری کشیدگی کے دوران ماسکو نے بارہا اپنے جوہری ہتھیاروں کی نمائش کی ہے اور ان کے ممکنہ استعمال کی دھمکیاں دی ہیں۔ حالیہ مشقیں واشنگٹن اور ماسکو کے درمیان آخری جوہری ہتھیاروں کے معاہدے 'نیو اسٹارٹ' کے خاتمے کے چند ماہ بعد ہو رہی ہیں۔

لبنان-اسرائیل مذاکرات کا چوتھا دور؛ لبنانی صدر جوزف عون نے 4 اہم مطالبات پر مبنی دائرہ کار طے کر دیا

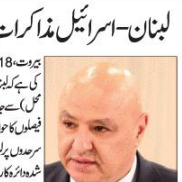

بیروت، 18 مئی (یو این آئی) لبنان اور اسرائیل کے درمیان آئندہ دنوں میں متوقع تیسرے دور کے امکانات کی قوی امیدوں کے بیچ لبنانی صدر جوزف عون نے باقاعدہ تصدیق کی ہے کہ لبنانی فریق نے اہم مذاکرات کے لیے اپنا ایک خصوصی نقطہ اور واضح دائرہ کار (فریم ورک) طے کر لیا ہے۔ لبنانی صدر جوزف عون نے آج پیر کے روز وزیر داخلہ کمل محل) سے جاری کردہ اپنے ایک خصوصی بیان میں ان مذاکرات کے دوران لبنان کی جانب سے پیش کیے جانے والے 4 بنیادی مطالبات کا تعین کیا۔ انہوں نے واشنگٹن میں ہونے والے فیصلوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ "لبنان نے مذاکرات کی کامیابی کے لیے جو اصولی دائرہ کار طے کیا ہے، وہ بنیادی طور پر سرفہرست اسرائیلی فوج کے فوری انخلاء، مستقل جنگ بندی، جنوبی سرحدوں پر لبنانی فوج کی باقاعدہ تعیناتی اور اس کے ساتھ تمام جنگ سے متاثر لبنانی پناہ گزینوں کی اپنے آبائی دیہاتوں میں بحفاظت واپسی پر مشتمل ہے۔ صدر جوزف عون نے طے شدہ دائرہ کار کے تحت لبنان کے لیے بین الاقوامی اقتصادی یا مالی امداد کی فراہمی کے امکانات پر بھی کھل کر بات کی اور اس عزم پر زور دیا کہ ان چار مطالبات اور معاشی امداد کے معاہدہ میڈیا میں جو کچھ بھی افواہیں پھیلائی جا رہی ہیں، ان میں کوئی سچائی نہیں ہے۔ لبنانی صدر نے انتہائی جذباتی انداز میں تصدیق کی کہ وہ ملک، قوم کو مزید تباہی سے بچانے اور جنگ کو روکنے کے لیے ناممکن کوشش کی تلخ یادوں کا تذکرہ کرتے ہوئے سوال اٹھایا کہ آخر ہم نے پہلے بھی کئی بوہلاک جنگوں کا تجربہ کیا ہے، تو ان جنگوں نے لبنان کو آخر کہاں پہنچایا؟ کیا اب اس تاثر کو دور میں کوئی بھی مزید جنگ کی بھاری قیمت برداشت کرنے کی سکت رکھتا ہے؟ لبنانی صدر کا یہ اہم اور سنجیدہ بیان ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب دوسری طرف جنگ بندی کی طے شدہ مدت میں توسیع کے باقاعدہ فیصلے کے باوجود اسرائیل نے آج بھی جنوبی لبنان کے مختلف علاقوں پر اپنی دہشتناک بمباری کا سلسلہ جاری رکھا۔ واضح رہے کہ واشنگٹن نے گزشتہ جمعہ کو ہی دونوں فریقین کے مابین جنگ بندی میں مزید 45 دنوں کی توسیع کا باقاعدہ تصدیق کی تھی، جو امریکی دارالحکومت واشنگٹن ڈی سی میں گزشتہ جمعرات اور جمعہ کو منعقد ہونے والے لبنانی-اسرائیلی مذاکرات کے تیسرے دور کے اختتام کے بعد عمل میں لائی گئی ہے۔

ایران کے پُرامن جوہری پروگرام کی روسی حمایت، یورینیم کی منتقلی کے لیے ولادیمیر پوتن کی پیشکش، امریکی موقف پر تنقید

ماسکو، 18 مئی (یو این آئی) روس نے ایک بار پھر ایران کے پُرامن جوہری پروگرام کی مکمل کو حمایت کر دی ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق، روسی وزیرِ خارجہ سرگئی لاؤروف نے اپنے ایک اہم بیان میں واضح کیا ہے کہ اسلحی عدم پھیلاؤ کا معاہدے (این پی ٹی) کے تحت ایران کو پُرامن مقاصد کے لیے یورینیم افزودگی کا پورا حق حاصل ہے۔ سرگئی لاؤروف نے زور دے کر کہا کہ تہران کو وہ تمام حقوق ملنے چاہئیں جو این پی ٹی معاہدے پر دستخط کرنے والے دیگر ممالک کو حاصل ہیں، اور عالمی برادری کی جانب سے ایران سے کوئی بھی اضافی یا غیر قانونی مطالبہ نہیں کیا جانا چاہیے۔ واضح رہے کہ چند روز قبل ہی روس نے ایران کے پاس موجود افزودہ یورینیم کو اپنے ہاں منتقل کرنے اور اسے محفوظ رکھنے کا باقاعدہ پیشکش بھی کی تھی۔ ماسکو میں ایک اہم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے روسی صدر ولادیمیر پوتن نے کہا کہ روس نے سال 2015 کے تاریخی جوہری معاہدے کے دوران بھی ایران سے افزودہ یورینیم کا سیاپی سے منتقل کیا تھا، اور اب وہ موجودہ بحران کے حل کے لیے اسی تجربے کو د

اکھلیش نے مہنگائی، پیپر لیک اور بدعنوانی کو حکومت کی ناکامی قرار دیا

پی ڈی اے کی طاقت سے خوفزدہ ہے بی جے پی، یوپی میں خواتین غیر محفوظ، حکومت ناکام، ایس پی سربراہ نے این سی آر بی اعداد و شمار کا حوالہ دے کر حکومت پر کی تنقید

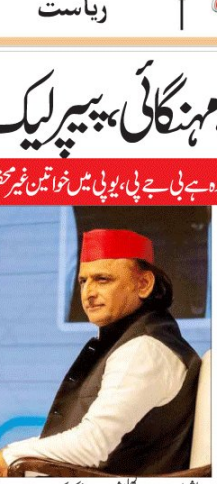

لکھنؤ۔ سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ اس بار بی جے پی کے خلاف مہنگائی، ڈیزل۔ پٹرول، گیس سلنڈر کی بڑھتی قیمتیں، آگنی ویر نوجوان، پریشان کسان اور مزدور ہی اصل اپوزیشن ہیں۔ بی جے پی حکومت نے 69 ہزار اساتذہ بھرتی میں نوجوانوں کو ریزرویشن کو لوٹا ہے اور تشکشا مزوں کے ساتھ ناانصافی کی ہے۔ اس حکومت سے متاثر، دکھی اور ڈیل لوٹ ہی حقیقی اپوزیشن ہیں۔ لکھنؤ میں ایک معروف اخبار کے پروگرام میں انٹرویو کے دوران اکھلیش یادو نے کہا کہ جہاں بی جے پی ختم ہوتی ہے، وہیں سے پی ڈی اے شروع ہوتا ہے۔ بی جے پی نے پی ڈی اے کے ساتھ بہت ناانصافی کی ہے اور اس کے احترام و حقوق کو چھینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج بھٹہ مہنگائی پر ہوئی چاہیے۔ پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں مسلسل بڑھ رہی ہیں، لیکن بی جے پی مہنگائی روکنے کے بجائے قافلے سے ایک دوگاڑیاں کم کرنے اور سائیکل سے چلنے کی بات کر رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت ہر محاذ پر ناکام ہے۔ ایک طرف مہنگائی کم نہیں ہو رہی اور دوسری طرف بدعنوانی عروج پر ہے۔ پیپر لیک سے نوجوان تباہ ہو رہے ہیں۔ نیٹ امتحان کو "ایک امتحان" کہنا چاہیے۔ بی جے پی نے نیٹ کے طلبہ کے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ نیٹ پیپر لیک سے ملک میں 20 لاکھ اور اتر پردیش میں تقریباً 4 لاکھ طلبہ متاثر ہوئے ہیں۔ اگر ان کے خاندانوں کو شامل کر لیا جائے تو پورے ملک میں کروڑوں لوگ صرف نیٹ پیپر لیک کے سبب بی جے پی سے ناراض ہیں۔ مہنگائی، بے روزگاری اور بدعنوانی پہلے ہی موجود ہے اور یہی سب بی جے پی کے خلاف اپوزیشن کا چہرہ ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ نیٹ پیپر لیک معاملے میں وزیر اعظم کو استعفیٰ دینا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے نیٹ پیپر لیک پر جواب کیوں نہیں دیا؟

انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے ہر شعبے کو تباہ کر دیا ہے۔ کسان، مزدور، تاجر ہر طبقہ حکومت کی غلط پالیسیوں کا خمیازہ بھگت رہا ہے۔ اب حکومت نے سونے کی دکانوں کو بھی بند کرا دیا ہے۔ بازاروں میں سناٹا ہے اور تاجر چارپائیاں ڈال کر سو رہے ہیں۔

اکھلیش یادو نے کہا کہ وزیر اعلیٰ نے اتر پردیش میں ترقی کا کوئی کام نہیں کیا۔ انہوں نے اپنے فلاح درج سنگین مقدمات واپس لینے کے علاوہ کچھ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ سماجوادی حکومت نے نسل کشی، چک گنجیرا علاقہ، عالمی معیار کے کیئر اسٹی ٹیوٹ، اٹھ سی ایل، پلازہ مال، بین الاقوامی کرکٹ اسٹیڈیم، پولیس ہیڈ کوارٹر اور ڈائل 100 جیسی اسکیمیں دی تھیں، لیکن بی جے پی حکومت نے انہیں برباد کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ این سی آر بی کے اعداد و شمار جھوٹے نہیں ہیں۔ ان کے مطابق اتر پردیش میں خواتین اور بیٹیاں سب سے زیادہ غیر محفوظ ہیں، جس کے لکھنؤ جیسے دارالحکومت میں بھی۔

ایک سوال کے جواب میں اکھلیش یادو نے کہا کہ سڑکوں پر کیا ہونا چاہیے اور کیا نہیں، اس کے لیے قوانین موجود ہیں، لیکن اس پر سیاسی اسکورنگ نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے بی جے پی کو "سب سے زیادہ ادھرم پارٹی" قرار دیتے ہوئے کہا کہ کل وکلا اپنے مطالبات کے لیے نکلے تھے، ایک وکیل کے ہاتھ میں رام چرت مانس تھی، لیکن حکومت نے اس پر بھی لاٹھی چلوائی۔ انہوں نے کہا کہ "دوسیوہ کٹمبم" ہی اصل سناتن ہے۔ ہم سب کو ساتھ لے کر چلتے ہیں، لیکن بی جے پی تفریق پیدا کر رہی ہے اور اصل مسائل سے توجہ ہٹانا چاہتی ہے۔

اکھلیش یادو نے کہا کہ لکھنؤ اسمارٹ سٹی نہیں بن سکا۔ اسمارٹ میٹر کے نام پر عوام کو لوٹا جا رہا ہے اور اب اس کا بدعنوانی والا پہلو بھی سامنے آ چکا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ گرین کوریڈور اور گورکھپور کی چار لین سڑک میں ہزاروں کروڑ کی بدعنوانی ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش میں ایکسپریس وے بنانا اور ان پر ٹرالا طیارے اتارنا سماجوادیوں نے سکھایا۔ بی جے پی حکومت میں جتنی سڑکیں بنیں، سب بدعنوانی کی شکار ہوئیں۔ بندیل کھنڈ ایکسپریس وے بارش میں ٹوٹ گیا۔

اکھلیش یادو نے کہا کہ اتر پردیش میں سب سے زیادہ بگلی گھروں کا قیام سماجوادی حکومت میں ہوا۔ گھاٹم پور، گھیر کی، ہردوئی گنج، بانڈا، ایٹا ملت پور اور بیجا پور کے راج میں پاور پلانٹ لگائے گئے۔ اسی وجہ سے آج ریاست کو بجلی مل رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے بجلی کی پیداوار نہیں بڑھائی بلکہ بجلی مہنگی کر دی اور عوام سے زیادہ بل وصول کر کے میروں کی جیبیں بھری جا رہی ہیں۔

انہوں نے پارٹی کارکنوں کو نصیحت کی کہ وہ اپنی زبان اور رویہ بہتر رکھیں اور ایسی کوئی بات نہ کہیں جس سے کسی فریق یا سماج کو ٹھیس پہنچے۔ اگر کوئی ان کی زبان یا رتا سے ناراض ہو تو انہیں صبر اور نظم و ضبط سے کام لینا چاہیے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ 2027 میں عوام سماجوادی پارٹی کو جتوانے جا رہی ہے۔ بی جے پی خود کو نیا کہنے کی سب سے بڑی پارٹی کہتی ہے، لیکن اس کی سوچ سب سے چھوٹی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایک ساتھی کی چائے کی دکان صرف اس لیے بند کرا دی گئی کہ وہاں ایلومینیم کے برتن میں چائے بنتی تھی، حالانکہ ہر گھر میں ایلومینیم کا پریشر کُکر استعمال ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی جنتی پر ایک بہن کے ہنڈیرے میں پوری کھانے پر اس کے والد کو سپروائزر کے عہدے سے ہٹا کر تحرتی دے دی گئی۔

اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی ڈی اے کے ساتھ ناانصافی کر رہی ہے اور اس کی سچی جیت سے خوفزدہ ہے۔ لوک سبھا انتخابات میں پی ڈی اے نے بی جے پی کو ہرایا اور اسمبلی انتخابات میں بھی شکست دے گا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی چھوٹی سوئی کی دکانیں بند کرا کے بڑے شوروم کھلوانا چاہتی ہے تاکہ کمیشن خوری آسان ہو جائے۔ بی جے پی کے لوگ غیر ملکی سامان استعمال کرتے ہیں اور عوام سے جھوٹ بولتے ہیں۔

بنگال کے حوالے سے اکھلیش یادو نے کہا کہ وہاں جو کچھ ہوا، اس کا ثرائل پہلے اتر پردیش کے اسمبلی ضمنی انتخابات میں ہو چکا تھا۔ کندری میں ووٹوں کی لوٹ ہوئی اور پولیس اہلکاروں نے سادہ لباس میں ووٹ ڈالے۔ ملک پور میں بھی سماجوادی پارٹی کو ہرانے کی سازش کی گئی اور ایک شخص نے چھ چھ ووٹ ڈالے، لیکن کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ ایک سوال کے جواب میں اکھلیش یادو نے کہا کہ اگر انہیں تارخ میں پیچھے جانا پڑے تو وہ بھابھارت کی جنگ کے میدان کورو کشیتر جانا پسند کریں گے۔

پسماندہ طبقات اور معذور افراد کی فلاح حکومت کی ترجیح: نریندر کشیپ

اسکیموں کے شفاف نفاذ اور عوامی بیداری بڑھانے پر زور

لکھنؤ: 19 مئی۔ اتر پردیش حکومت کے محکمہ جات پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود اور معذوروں کو بااختیار کے وزیر جناب نریندر کشیپ (آزادانہ چارج) کی صدارت میں آج آسمبلی کے دفتر میں محکمانہ اسکیموں کا ایک اعلیٰ سطحی جائزہ اجلاس ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت پسماندہ طبقات کی بہبود اور معذور افراد کو بااختیار بنانے کے لئے مسلسل کوشاں ہے اور انہیں ترقی کے دھارے میں شامل کرنے کے لئے پرعزم ہے۔ جناب نریندر کشیپ جی نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ محکمانہ اسکیموں کو شفاف اور موثر انداز میں نافذ کریں۔ وزیر جناب نریندر کشیپ نے اسکیموں کے بارے میں عوامی بیداری بڑھانے، ان کو وسیع پیمانے پر فروغ دینے اور حق اسکیموں اور پروگراموں کو نافذ کرنے کے بارے میں بھی جامع ہدایات جاری کیں۔ انہوں نے متعلقہ عہدیداروں کو اسکیموں کو موثر انداز میں نافذ کرنے اور عوامی بہبود کے پروگراموں کو تیز کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے وضاحت کی کہ پسماندہ طبقات کی بہبود اور معذوروں کو بااختیار بنانے کے محکمے کی زیادہ تر اسکیمیں "فلیگ شپ اسکیم" کے تحت چلائی جاتی ہیں۔ اس لیے کسی قسم کی غفلت یا کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ جائزہ اجلاس میں معذور افراد کو بااختیار بنانے کے محکمے سے متعلق جائزہ نکات میں گزشتہ اجلاس میں کیے گئے فیصلوں کی تعمیل کی صورتحال، معذوروں کے لیے چلائی جانے والی اسکیموں کی تشہیر کی پیشرفت، مالی سال 2026-27 کے بجٹ اور ایکشن پلان کی تازہ ترین صورتحال، محکمانہ تعمیراتی کاموں کی پیشرفت، محکمانہ اسکولوں میں بھرتی اور کنٹریکٹ پر بھرتی کی صورتحال شامل تھی۔ اس کے علاوہ محکمے میں موصول ہونے والے مقدمات اور زیر التوا مقدمات کا بھی میٹنگ میں جائزہ لیا گیا۔ اسی طرح، پسماندہ طبقات بہبود کے محکمہ کے جائزہ کے دوران، بڑیلی سی اور اولیول کے کمپیوٹر ٹریننگ پروگراموں کی پیشرفت، ٹریننی کے بینک کھاتوں میں فیس کی واپسی کا انتظام، میرج گرانٹ اسکیم کے تحت موصول ہونے والی درخواستوں اور ادائیگیوں کی ضلع وار تفصیل، اور اسکالرشپ اور فیس کی واپسی جیسی اسکیموں کی تازہ ترین صورتحال کے بارے میں وزیر کو باور کیا گیا۔ میٹنگ میں ڈاکٹر شکنتلا مشرا قومی بحالی یونیورسٹی، لکھنؤ، اور جگدگرو رام بھدراچاریہ معذور ریاستی یونیورسٹی، چترکوٹ سے متعلق معلومات پر کمی تبادلہ خیال کیا گیا۔ مسٹر کشیپ نے دونوں یونیورسٹیوں کے رجسٹراروں پر زور دیا کہ وہ معذور طلباء کی تعلیم میں بہترین کارکردگی کے لیے حوصلہ افزائی کریں اور یہ یقینی بنائیں کہ انہیں بحالی کی خدمات کے مناسب فوائد حاصل ہوں۔ میٹنگ میں پسماندہ طبقات کی بہبود کے پرنسپل سکریٹری جناب راجیش کمار سنگھ نے وزیر موصوف کو محکمہ کی تازہ ترین پیشرفت کے بارے میں آگاہ کیا اور انہیں یقین دلایا کہ وہ ان سے موصولہ رہنما خطوط کی سختی سے تعمیل کرائیں گے۔ پرنسپل سکریٹری جناب راجیش کمار سنگھ، پسماندہ طبقے بہبود، ڈائریکٹر جناب امیش پرتاپ سنگھ، پسماندہ طبقے بہبود کے جوائنٹ ڈائریکٹر جناب وکاس شرما، جوائنٹ ڈائرکٹر معذور بہبود ڈائریکٹریٹ جناب امیت سنگھ، کے علاوہ ڈاکٹر شکنتلا مشرا یونیورسٹی، لیبلیٹیشن یونیورسٹی اور لکھنؤ ریاستی یونیورسٹی، چترکوٹ کے رجسٹراروں نے شرکت کی۔

جرگواں میں انجمن معین المجالس کی سالانہ مجالس 22 مئی سے، تیاریاں مکمل

بارہ بنکی بمقام حسینیہ سید الشہدا حسین مرحوم جرگواں سید واڑہ ضلع بارہ بنکی میں تمنگان فرات کا ماتم تین روزہ سالانہ مجالس 24،23،22 مئی بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو منعقد ہوگی افتتاحی مجلس 22 مئی بروز جمعہ ٹھیک 8 بجے شب منعقد ہوگی مجلس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے شروع ہوگا اور انیس جاسی اور عمران حیدر عالیپوری نظامت کے فرائض انجام دیں گے اس مجلس کو مولانا مشیر عباس خان سلطانپوری خطاب فرمائیں گے ،اور دوسرے دن 23 مئی بروز ہفتہ صبح 8 بجے سے مجلس کا آغاز شروع ہوگا جو رات 8 بجے تک جاری اور ساری رہے گا اور علامہ کرام مجلس کو خطاب فرمائیں گے مولانا سید علی حیدر سکریٹری جنظیم المکاتب لکھنؤ مولانا سید تصدیق حسین زیدپوری مولانا ہاشمی حسن خاں وشیقہ عمر ڈی کالج فیض آباد مولانا جنان اصغر موالی دہلی، مولانا ندیم اصغر (بنارس) مولانا اظہر حسین عابدی (بنگلور) مولانا نگلزار جعفری (اجمیر) مولانا غلام رسول نوری (کشمیر) مولانا سید حیدر مہدی مستی مولانا ڈاکٹر منسوب عباس لکھنو مولانا سید ندیم رضا شیعہ پی جی کالج فیض آباد مولانا سید جعفر رضوی چھپس، مولانا سید ابن حسن چندیٹروی اور ذیشان علی اعظمی کے نام شامل ہیں اور 24 مئی بروز اتوار کو پہلی دن بھر مجلسوں کا سلسلہ جاری رہے گا اور اتوار کی بعد تقریر سید ذیشان علی اعظمی پیش کریں گے اور مجلس کو مولانا جعفر رضوی چھپس خطاب فرمائیں گے بعد مجلس اعلم مبارک برآمد ہوگا اور نوحہ خوانی و سینہ زنی کے ساتھ یہ جلوس اپنے قدیمی راستوں سے ہوتا ہوا مسجد جرگواں میں اختتام پزیر ہوگا اور نماز جماعت کا بھی اہتمام رہتا ہے اور اس پروگرام کے صدر سید امانت علی زیدی عالیپوری نے بتایا کہ اس سال اس سالانہ مجالس کا 60 واں دور ہے اور منتظم اعلیٰ سید شجاع عباس زیدی عالیپوری نے بتایا کہ ہم روزی مومنین کے قیام و طعام کا انتظام انجمن کے ذمہ ہے گا اور مستورات کے لئے پردہ اور نماز کا معقول انتظام رہے گا

کانپور پولیس کمشنریٹ میں ماں کا کٹا ہاتھ لے کر انصاف مانگنے پہنچا آئی ٹی بی پی کا جوان

کانپور: 19 مئی (پی این ایس) اتر پردیش میں کانپور کمشنریٹ کا دفتر منگل کو اس وقت انتہائی جذباتی ہو گیا جب انڈو تبت بارڈر پولیس کا ایک جوان اپنی ماں کا کٹا ہوا ہاتھ ایک ڈبے میں لے کر براہ راست سینئر پولیس افسران کے دفتر پہنچا۔ دفتر میں موجود پولیس افسران اور دیگر شکایت کنندگان جو اپنی شکایات لے کر آئے تھے، ڈبے کے اندر کٹے ہوئے ہاتھ کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ جوان کا الزام ہے کہ شہر کے ایک مشہور نجی اسپتال کی لاپروائی کی وجہ سے اس کی والدہ کا ہاتھ کاٹنا پڑا۔ جب وہ اس معاملہ کی رپورٹ درج کرانے کیلئے متاثرہ کے چکر کاٹ رہا تھا مگر اس کی کوئی سنوائی نہیں ہوئی۔ آہتی طور سے قتح پور ضلع کے کھگا کا متھرام کے رہنے والا کانسٹیبل آئی ٹی بی پی جوان ہے اور موجودہ میں مہراج پور میں 32 ویں بٹالین میں خدمات انجام دے رہا ہے۔ روتے ہوئے وکاس نے پولیس افسران کو اپنی آپ بیتی سنائی اور بتایا کہ اس کی والدہ طویل عرصے سے سانس کی سنگین بیماری میں مبتلا تھیں۔ 13 مئی 2026 کو ان کی حالت اچانک بگڑ گئی۔ اس کے بعد وکاس انھیں ایمبولینس سے اسپتال کیلئے نکلا۔ راستے میں ٹریفک اور ان کی نازک حالت کی وجہ سے اس نے انھیں نٹاٹ میل چوراہے کے پاس واقع کرشنا اسپتال میں داخل کرایا۔ وہاں ڈاکٹروں نے ماں کو آکسیجن سپورٹ دیا اور علاج کیلئے ہاتھ میں کینولا (ویگیو) لگایا جس سے اس کی حالت مستحکم ہوگئی۔ وکاس سنگھ کے مطابق اگلے دن 14 مئی کو وہ اپنی ماں کو بہتر اور اعلیٰ سطح کے علاج کیلئے پارس اسپتال لے گیا۔ جہاں ڈاکٹروں نے سانس کی تکلیف کو قابو میں کر لیا لیکن ماں کے اس ہاتھ میں تیز درد، شدید سوجن اور کالی پن بڑھنے لگا۔ مکمل معائنہ کے بعد پارس اسپتال کے ڈاکٹروں نے بتایا کہ غلط طریقہ سے ویگیو لگانے کی وجہ سے نسیں خراب ہوگئی ہیں اور ہاتھ میں گینگرین (زہر) پھیل گیا ہے۔ ڈاکٹروں نے خبردار کیا کہ اگر پورا ہاتھ فوری طور پر نہ کاٹا گیا تو مہلک انفیکشن ان کے پورے جسم میں پھیل جائے گا اور ان کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ بالآخر ڈاکٹروں کو 17 مئی کو ان کا پورا ہاتھ کاٹنا پڑا۔ متاثرہ کا کہنا ہے کہ اس واقعہ کے بعد وہ انصاف کیلئے بھٹکنے پر مجبور ہو گیا۔ اس نے مقامی پولیس اور محکمہ صحت سے اسپتال انتظامیہ کی لاپرواہی کی شکایت کی لیکن کوئی ٹھوس کارروائی نہیں کی گئی۔ مایوس ہونے کے بعد، وکاس نے اپنی آئی ٹی بی پی بٹالین کے سینئر افسران کو پورے واقعہ سے واقف کرایا اور ان سے خصوصی اجازت حاصل کرنے کے بعد براہ راست کانپور پولیس کمشنر کے دفتر پہنچا۔

کمشنر کے دفتر میں جوان کی شکایت اور ڈبے میں کٹے ہوئے ہاتھ کو دیکھنے کے بعد افسران نے معاملے کو بہت سنجیدگی سے لیا۔ اسٹاف افسار مراتھ یادو نے بتایا کہ پولیس نے متاثرہ کی شکایت پر فوری کارروائی کی۔ کیس کی خبر ہنداردانہ اور تکنیکی تحقیقات کیلئے کانپور کے چیف میڈیکل افسر کو خط بھیجا گیا ہے۔ سی ایم او نے فوری طور پر معاملے کا نوٹس لیا اور تین سینئر ڈاکٹروں کی ایک خصوصی کمیٹی (میڈیکل بورڈ) تشکیل دی۔ پولیس افسران کا کہنا ہے کہ جیسے ہی میڈیکل بورڈ کی تفصیلی رپورٹ دستیاب ہوگی، شکایت کرنے والے اسپتال اور ملوث ڈاکٹروں کے خلاف سخت ترین قانونی کارروائی کی جائے گی۔

عظیم انسانوں اور قومی ہیروز کے زیر تعمیر مجسموں کو 15 اگست تک کسی بھی قیمت پر مکمل کیا جائے: جیویر سنگھ

لکھنؤ: 19 مئی۔ اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے محکمہ ثقافت کے افسران کو ہدایت دی ہے کہ وہ 15 اگست 2026 تک زیر تعمیر قومی ہیروز اور عظیم انسانوں کے مجسموں کو مکمل کریں۔ انہوں نے سال 2022-23 سے اب تک تجویز شدہ اور منظور شدہ مجسموں کی تعداد کی سال وار رپورٹ پیش کرنے کی بھی ہدایت دی۔ مسٹر جیویر سنگھ آج بین الاقوامی میوزیم ڈے کے موقع پر اتر پردیش اسٹیٹ میوزیم ڈائریکٹوریٹ میں منعقدہ ایک پروگرام کے اختتام کے بعد محکمہ کی مجسمہ سازی کی سرگرمیوں کا جائزہ لے رہے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے ڈیسٹرن اسکلپچر گیلری کا افتتاح کیا اور میوزیم کے آرکائولوی سنگیزین 2026 کا اجراء کیا۔ انہوں نے کہا کہ میوزیم میں محفوظ نایاب اشیاء ہماری بھرپور ثقافت اور تاریخی ورثے کی علامت ہیں۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ ان نایاب اشیاء کو محفوظ کر کے اگلی نسل تک منتقل کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مجسموں کی تعمیر کی موجودہ صورتحال پر رپورٹ پیش کی جائے اور تمام مجسموں کی تعمیر کے متعلق دفتری دکانات ایک ہفتے کے اندر جاری کیے جائیں۔ انہوں نے ہدایت دی کہ مجسموں کی تعمیر اور دارجن اضلاع سے مجسموں کی تنصیب کی تجاویز موصول ہوئی ہیں ان کی اطلاع دی جائے۔ میٹنگ میں انکشاف کیا گیا کہ مہاراجا پرتاپ کے 12.5 فٹ گھڑسوار مجسمے اور رادھا دیوجی بھائی پٹیل کا 12.5 فٹ کا مجسمہ تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پرتھوی راج چوہان کا 12.5 فٹ کا مجسمہ بھی زیر تعمیر ہے۔ اس موقع پر انہوں نے محکمہ ثقافت کے خصوصی سکریٹری جناب سنجے کمار سنگھ کو ہدایت دی کہ وہ محکمہ ثقافت کے تمام اداروں میں توانائی کے تحفظ کے لیے احکامات جاری کریں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے پٹرول، ڈیزل اور گیل کو درست طریقے سے استعمال کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس سلسلے میں تمام محکموں کو مکمل پابندی اور ضابطے کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ اس موقع پر پرنسپل سکریٹری ثقافت جناب سنجے کمار سنگھ، ایڈیشنل ڈائریکٹر کلچر محترمہ سرتھی دھون، اسسٹنٹ ڈائریکٹر توجین ودیدی اور امیت آنی جوہری وغیرہ افسران موجود تھے۔

نفرت انگیز بیانات سے آئین اور بھائی چارے کو نقصان پہنچ رہا ہے: ڈاکٹر متین خان

ملک آئین سے چلے گا، نفرت اور اشتعال انگیزی سے نہیں، مسلم لیگ کا سخت ردعمل

جویر سنگھ کے نفرت بھرے بیان کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد متین خان نے کہا کہ یہ ملک آئین سے چلے گا، کسی کے جذبات یا نفرت بھرے بیانات سے نہیں۔ بھارت ایک جمہوری اور سیکولر ملک ہے، جہاں آئین نے ہر شہری کو برابری، انصاف اور اپنے مذہبی فرائض کو پوری آزادی کے ساتھ ادا کرنے کا حق دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ غصے اور نفرت کے جنون میں انسانیت مر جاتی ہے۔ کچھ لوگ ساتھ میں نفرت پھیلا کر بھائی چارے اور امن کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کی آواز کسی ایک مذہب یا سماج کی آواز نہیں ہو سکتی۔ پہلے بھی نفرت پھیلانے والے عناصر فرضی بیانات اور افواہوں کے ذریعے سماج کو بانٹنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر متین خان نے کہا کہ سوشل میڈیا اور عوامی پلیٹ فارمز کا استعمال نفرت پھیلانے کے لیے نہیں بلکہ محبت، انسانیت اور آپسی بھائی چارے کو مضبوط کرنے کے لیے ہونا چاہیے۔ مذہب انسانیت، امن اور ایک دوسرے کے احترام کا پیغام دیتا ہے، لیکن کچھ لوگ اپنے سیاسی فائدے کے لیے سماج میں زہر گھولنے کا کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کا قانون سب کے لیے برابر ہے اور کسی کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی برادری کی مذہبی آزادی یا آئینی حقوق پر حملہ کرے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ ایسے نفرت پھیلانے والے بیانات سے ہوشیار رہیں اور ملک کی گنگا جمنی تہذیب، بھائی چارے اور آئین کی حفاظت کے لیے متحد رہیں۔

تیسرے بڑے منگل پر محکمہ ثانوی تعلیم نے بھنڈارے کا اہتمام کیا

لکھنؤ: 19 مئی۔ تیسرے بڑے منگل کے موقع پر ثانوی تعلیم کے محکمے کے کیمپ آفس کے سامنے (پارک روڈ لکھنؤ) میں سرکاری بھنڈارے کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب میں ثانوی تعلیم کے ڈائرکٹر ڈاکٹر مہندر دیو کی موجودگی رہی، جنہوں نے تمام عہدیداروں اور ملازمین کے ساتھ آر کو پجا کی اور ریاست کی خوشحالی اور عوامی بہبود کے لیے دعا کی۔ پروگرام میں حاضرین نے عقیدت کے ساتھ بھنڈارے میں پرساد حاصل کیا۔ اس موقع پر ایڈیشنل ڈائرکٹر (ایجوکیشن ایکسپریشن سیکنڈری) مسٹر سریندر تیواری، ایڈیشنل اسٹیٹ پروجیکٹ ڈائرکٹر (سمگر الکشا سیکنڈری) مسٹر شکانت پانڈے، جوائنٹ ڈائرکٹر (ایجوکیشن (کیمپ آفس) مسٹر آر پی سنگھ، جوائنٹ ڈائرکٹر (ایجوکیشن (کیمپ) ڈاکٹر راجیش کمار آریہ، سنر بیکھا دیوکر، مسز پرتیما سنگھ، سوشیلا، مسٹر دھرمیندر کمار اور محکمہ کے کئی سینئر افسران اور ملازمین موجود تھے۔

نوئیڈا اتھارٹی کی جائزہ میٹنگ میں وزیر نندی کی سخت ہدایات

کرپشن، غیر قانونی تعمیرات اور غفلت برداشت نہیں کی جائے گی

لکھنؤ: 19 مئی۔ اتر پردیش کے صنعتی ترقیات، برآمدی فروغ، این آر آئی اور سرمایہ کاری فروغ کے وزیر نند گوپال گپتا نندی نے آج یک اپ بھون، گومتی نگر لکھنؤ میں منعقدہ نوئیڈا اتھارٹی کی جائزہ میٹنگ میں افسران کو واضح ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ ترقیاتی کاموں میں کسی بھی قسم کی لاپرواہی، بے ضابطگی یا بدعنوانی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جن کیمپر میں شکایات موصول ہوئی ہیں ان کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں اور قصورواروں اور ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ میٹنگ کے دوران وزیر موصوف نے کہا کہ RCS (ریکوری سرٹیفکیٹ) جاری ہونے کے باوجود بہت سے معاملات میں ان کا صحیح طریقے سے تصفیہ نہیں کیا جا رہا ہے جو کہ انتہائی تشویشناک صورتحال ہے۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ان معاملے کی مکمل شفافیت کے ساتھ تحقیقات کریں اور جہاں کہیں بھی بے ضابطگی پائی جائے اس پر فوری کارروائی کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں بھی غیر قانونی تعمیرات ہوتی ہیں اسے سنجیدگی سے لیا جائے اور ذمہ دار اہلکاروں اور افراد کا احتساب کیا جائے۔ وزیر نے کہا کہ کسی بھی قصوروار کو بخشا نہیں جائے گا اور متعلقہ شخص کے ریٹائر ہونے سے پہلے ضروری کارروائی مکمل کی جائے۔ وزیر موصوف نے اپنے اعتراض کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ صنعتی شعبے کے اطراف کی سڑکیں انتہائی خستہ حال ہیں اور انہیں نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ سڑکوں کی مرمت ترجیحی بنیادوں پر کی جائے خصوصی توجہ دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہر زون کو ذمہ داری تفویض کی جائے، صفائی ستھرائی پر خصوصی توجہ دی جائے اور غفلت برتنے والوں کو جرمانہ کیا جائے تاکہ دوسرے ان سے تحریک لے کر اپنا کام صحیح اور بروقت مکمل کریں۔ انہوں نے پارکوں کی دیکھ بھال اور صفائی ستھرائی پر توجہ مبذول کراتے ہوئے ہدایت دی کہ پارکوں کو خوبصورت اور منظم بنانے پر خصوصی توجہ دی جائے۔ ہریالی کی حوصلہ افزائی کی جائے اور صنعتی یونٹوں کے سامنے صفائی ستھرائی کو برقرار رکھا جائے تاکہ صنعتی علاقے خوبصورت، صاف ستھرے اور کشش نظر آئیں۔ اجلاس میں مختلف ترقیاتی منصوبوں، انفراسٹرکچر، عوامی سہولیات اور اتھارٹی ایریا میں گزشتہ چار سال میں شروع کیے گئے سرمایہ کاری سے متعلق کاموں کی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا، جن میں شہری سہولیات جیسے کہ صفائی، پانی کی فراہمی، سیوریج، اور بہترین ڈسپوزل پارک شامل ہیں۔ وزیر موصوف نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ کام کی پروقت اور معیاری تکمیل کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت شفافیت، احتساب اور گڈ گورننس کے لیے پرعزم ہے اور عوامی مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر فوری طور پر حل کیا جانا چاہیے۔ اجلاس میں متعلقہ محکمے کے اعلیٰ افسران اور اتھارٹی کے افسران نے شرکت کی۔

مارونی سوزوکی میں ملازمت کا سنہری موقع

لکھنؤ: 19 مئی۔ اتر پردیش کے نوجوانوں کو روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے لیے، مارونی سوزوکی انڈیا لمیٹڈ، ملک کی سرکردہ آٹو موبائل بنانے والی کمپنی، ہریانہ میں کمپنی کے پلانٹ کے لیے 21 اور 22 مئی 2026 کو لکھنؤ کے سرکاری صنعتی تربیتی ادارے آئی ٹی آئی بلی گنج کیمپس میں ایک بڑی کیمپس پلیسمنٹ ڈرائیو کی میزبانی کر رہی ہے۔ آئی ٹی آئی میں پلیسمنٹ آفیسر، جناب اکرام خان، نے بتایا کہ یہ پروگرام ایک کیمپ کے طور پر ایک ابتدائی تشخیص (تحریری آنکھی ٹیسٹ) 21 مئی کو صبح 10:00 بجے سے شروع ہوگا، جبکہ منتخب امیدواروں کے انٹرویو 22 مئی کو ہوں گے۔ یہ مہم کئی مراحل پر مشتمل ہوگی، جس میں آپریٹر (سوئی پیت) پلانٹ اور پینٹر (گرو گرام) پلانٹ میں خواتین امیدواروں کے لیے مواقع فراہم کرنے کی۔ مجوزہ تنخواہ مرد امیدواروں کے لیے تقریباً 32000 ماہانہ (CTC) اور خواتین امیدواروں کے لیے 41713 ماہانہ (CTC) ہے۔ اس کے علاوہ، کمپنی ضوابط کے مطابق دیگر فوائد فراہم کرے گی، بشمول خواتین امیدواروں کے لیے سبسڈی والا کھانا اور نیوٹلام اس بھرتی کے عمل میں شامل ہونے کے لیے، امیدواروں کو اکرام 50 فیصد اور 70 فیصد نمبروں کے ساتھ ہائی اسکول پاس ہونا ضروری ہے۔ انہوں نے شمیلیٹل گریڈ ڈیجیٹ فرم ویلڈر، مشینی، موڈ سکیٹ، ویل مکینک، پینٹر برٹرنول اینڈ ڈائی میکر شیٹ میٹل ورکر اور آٹو بادی، ریپیئر جیسے ٹریڈز میں آئی ٹی آئی سے تعلیم شدہ ITI ہونا لازمی ہوگا۔

रेल मंत्रालय
अनुसंधान अभिकल्प एवं मानक संगठन (RDSO)
मानक नगर, लखनऊ
अभिरुचि की अभिव्यक्ति के लिए सूचना
रेल मंत्रालय, अनुसंधान अभिकल्प और मानक संगठन (RDSO), लखनऊ, भारत, कोचिंग अनुप्रयोग के लिए श्री फेज विद्युत लोकोमोटिव हेतु आभासी वास्तविकता पर

اودھ نامہ

مذہبی ہم آہنگی کا نیا آئیکون

فی الحال ایک طرف مغربی بنگال میں ممتا بنرجی جیسی طاقتور لیڈر اور ان کی پارٹی ٹی ایم سی کی شکست کے چرچے ہیں، وہیں تمل ناڈو اسٹیٹ میں سی جوزف وجئے کے بھی بہت زیادہ چرچے ہیں۔ وہ ریاستی سیاست کے نئے سپر اسٹار ہیں۔ کیرالا اور آندھرا پردیش میں عیسائی چیف منسٹر ہوئے ہیں، لیکن ٹاملناڈو میں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ جب کوئی عیسائی مذہب کا ماننے والا چیف منسٹر بنا ہے۔ حالانکہ ان کا نام ایسا ہے کہ اس می ں عیسائیت، ہندومت اور جنوبی ت تی نوں ایک ساتھ جھلکتے ہیں۔ لیکن وجئے کے والد عیسائی ہیں۔ اور ماں ہندو کہتے ہیں کہ کسی ایک مذہب میں ان کی پرورش نہیں ہوئی۔ مندر، مسجد، درگاہ، گرجا گھر سب ڈجگہ ج تے ہیں اور ان کی اس طرح کی ویڈیو وائرل بھی ہوئی ہیں۔ مذہبی ہم آہنگی کی شبیہ بنانے پر انہوں نے بہت کام کیا ہے اور ہندوستانی سیاست می ں وہ مذہبی اہم آہنگی کے ایک آئکان بن کر ابھرے ہیں۔

موجودہ ہندوستان کی سیاست کے تعلق سے عام طور پر کہا جاتا ہے کہ لیڈر بننے کیلئے ذات کی بنیاد ہونی چاہئے۔ مذہب کی بنیاد ہونی چاہئے۔ لیکن وجئے نے ان دونوں باتوں کو غلط ثابت کر دکھایا۔ ٹاملناڈو کے عوام بھی م بارکباد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے ایک ایسے لیڈر پر یقین کیا جو اپنی ذات یا مذہب کی طاقت کی بنیاد پر ان کے درمیان نہیں آرہا۔ عوام کو پتہ تھا کہ وجئے کی کوئی ذات یا مذہبی بنیاد نہیں ہے پھر بھی عوام نے وجئے کے ساتھ جانے کا فیصلہ کیا۔ جنوب کی سیاست میں یہ بہت بڑی تبدیلی ہوئی ہے۔ وجئے نے اپنے جلسوں میں کئی بار کہا کہ وہ بی جے پی کے ساتھ نہیں جائیں گے۔ اس طرح سے ٹاملناڈو نے ایک ایسی پارٹی اور ایک ایسے لیڈر کا انتخاب کیا ہے جس نے کھل کر رکہا کہ وہ بی جے پی کے ساتھ نہیں جائے گا۔ اگر انھیں اتنی بڑی اکثریت نہ ملتی جس میں حکومت بنانا مشکل ہو جاتا تو وہ اپوزیشن میں بیٹھنا گوارا کرتے۔ وجئے نے ڈی ایم کے کو سیاسی حریف بتایا مگر بی جے پی کو سیاسی دشمن بتایا۔ وجئے بی جے پی کو دشمن بتاتے ہوئے کہتے رہے کہ بی جے پی دراوڑین جذبات کے خلاف کام کرنے والی پارٹی ہے۔ تخریبی سیاست کرتی ہے۔ لوگوں کو مذہب کی بنیاد پر تقسیم کرتی ہے۔ وجئے نے کئی بار کہا کہ بی جے پی کی سیاست تملناڈو کی مذہبی ہم آہنگی کی روایات کے خلاف ہے۔ یہی نہیں بی جے پی فاسشٹ وادی پارٹی ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ کبھی اتحاد نہیں کریں گے۔ ایسا کرنا TVK کے اصولوں اور عزت نفس کے خلاف ہوگا۔ یعنی بی جے پی سے وہ اس حد تک دوری بنا رہے تھے۔ ایسا کر کے ایک طرف وجئے نے اپنے آپ کو پرانی دراوڑین پارٹیوں سے الگ کیا اور باہری پارٹی کی شکل میں دیکھی جانے والی بی جے پی کے خلاف بھی ایک موثر آواز بن گئے۔

ایک یہ بھی امر قابل ذکر تھا کہ عوام DMK اور AIADMK کے درمیان چن چن کر اُکتا گئے تھے، اس لئے وجئے نے خود کو ایک نئے اور چیلنجنگ عہد کی شکل میں پیش کیا۔ وجے کی کامیابی میں آپ کو ایک نئی پارٹی کا کمال ہی نہیں دکھائی دے گا بلکہ بی جے پی کو لے کر صاف صاف لائن دکھائی دے گی کہ وہ بی جے پی کے بارے میں کس طرح سے سوچ رہے ہیں۔ ریسرچ کے دوران پتہ چلا کہ انہوں نے بی جے پی کے خلاف کھل کر موقف اختیار کیا ہے۔ تملناڈو کے اسمبلی انتخابات میں وجئے کی جیت بی جے پی کیلئے اچھی خبر نہیں، کیونکہ وہاں برسر اقتدار ڈی ایم کے ہار گئی، مگر اس کی جگہ بی جے پی سے لڑنے والی ایک اور نئی پارٹی آ گئی۔ وجئے اپنی تقاریر میں کہتے رہے کہ ڈی ایم کے اور بی جے پی کے درمیان اندرونی طور پر سمجھوتہ ہے۔ الیکشن میں شکست کے بعد اسٹالن، بی جے پی کے پیروں میں گڑگڑائیں گے۔ آپ چاروں طرف دیکھ رہے ہیں۔ ملک بھر میں بی جے پی کے مخالفین ختم ہوتے جا رہے ہیں اور بی جے پی سے لڑ نہیں پا رہے ہیں۔ تملناڈو میں بی جے پی کی مخالفت کرتے ہوئے ایک نئی پارٹی اقتدار تک پہنچ گئی۔ اگر یہ حکومت اپنی مدت کار پوری کر لے گئی تو آئندہ الیکشن میں بی جے پی مغربی بنگال کی ہی طرح پوری طرح سے تمل ناڈو کو ٹارگٹ کر کے الیکشن لڑے۔ آج کی سیاست میں جہاں مغربی بنگال میں کہا جا رہا ہے کہ بی جے پی کی جیت اسی لئے ہوئی کیونکہ وہاں ہندو بنام مسلمان کے درمیان تقسیم بڑے پیمانے پر ہوئیا کرانے میں کامیابی ملی۔ لیکن تملناڈو میں ایک ایسا لیڈر بلکہ نیا لیڈر منظر عام پر آتا ہے جو کھل کر کہہ رہا ہے کہ مندر، درگاہ، گرجا گھر سب جگہ جاتے ہیں۔ تملناڈو میں قریب 40 لاکھ عیسائی آبادی والی ریاست کے 67.5 کروڑ رائے دہندوں میں وجے جس طبقہ سے آتے ہیں، اس عیسائی مذہب کے ماننے والوں کی آبادی 40 لاکھ بتائی جاتی ہے اور 40 لاکھ آبادی والے لیڈر کی پارٹی کو کوئی جمی جمائی پارٹی 2 یا 4 سیٹیں سے زیادہ نہ دیں لیکن وجئے جنھوں نے 2024ء میں TVK کا قیام عمل میں آیا۔ ریاست کی تمام 234 سیٹوں پر امیدوار کھڑے کر دیئے اور تاریخ رقم کر دی۔

مغربی بنگال میں حکومت تشکیل پا جانے اور ڈھائی لاکھ مرکزی فورسز کی تعیناتی کے باوجود کھلا تشدد ہو رہا ہے اور جو لوگ تشدد میں ملوث ہیں۔ اگر وہ بی جے پی کے نہیں ہیں تو کیا ان تمام کے خلاف کارروائی کی اس طرح کا تشدد کہیں نہیں ہوا جس طرح بنگال میں ہوا۔ کہا یہ بھی جا رہا ہے کہ تشدد میں ترنمول کے کارکن بی جے پی کا جھنڈا لے ترنمول کانگریس کے دفتروں پر حملے کر رہے ہیں۔ لیکن ان کے پاس اس بات کا جواب نہیں ہے کہ یہ کیسے ہو گیا۔ کتنی تعجب خیز بات ہے کہ ڈھائی لاکھ مرکزی فورسیس وہاں تعینات ہیں تب بھی اقتدار جانے کے بعد ترنمول کانگریس کے لیڈر بی جے پی کارکنوں اور لیڈران پر حملے کر رہے ہیں۔ یہ بات کچھ ہضم نہیں ہوتی۔۔۔

اٹلی اور بھارت: ہند-بحیرہ روم کے لیے ایک کلیدی شراکت داری

نریندر مودی، وزیر اعظم ہند اور اطالوی وزراء کونسل کی صدر جارجیا میلونی کے قلم سے

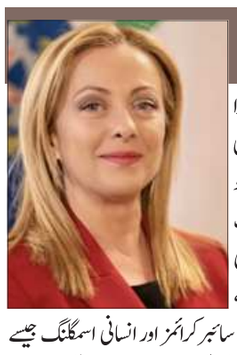

بھارت اور اٹلی کے تعلقات اب فیصلہ کن مرحلے پر پہنچ چکے ہیں۔ حالیہ برسوں میں، ہمارے تعلقات بے مثال رفتار کے ساتھ پھیلے ہیں، جو ایک خوشگوار دوستی سے آزادی اور جمہوریت کی اقدار اور مستقبل کے لیے ایک مشترکہ وژن پر مبنی ایک خصوصی اسٹریٹجک شراکت داری میں تبدیل ہوئے ہیں۔ ایک ایسے وقت میں جب بین الاقوامی نظام ایک گہری تبدیلی سے گزر رہا ہے، اٹلی اور بھارت کے درمیان شراکت داری اعلیٰ سیاسی اور ادارہ جاتی سطحوں پر باقاعدہ تبادلوں کے ذریعے رہنمائی کر رہی ہے، اور یہ ایک نئی اور اعلیٰ جہت حاصل کر رہی ہے جو ہماری اقتصادی حرکیات، سماجی تخلیقی صلاحیتوں، اور ہزار سال پرانی تہذیبی حکمت کو یکجا کرتی ہے۔ ہمارا تعاون ہماری مشترکہ بیداری کی عکاسی کرتا ہے کہ 21 ویں صدی میں خوشحالی اور سلامتی ممالک کی اختراعات، توانائی کی منتقلی کا انتظام کرنے اور سٹریٹجک خودمختاری کو مضبوط کرنے کی صلاحیت سے تشکیل پائے گی۔ اس مقصد کے لیے، ہم نے نئے مقاصد کے حصول اور اپنی منفرد طاقتوں کو جمع کرنے کے لیے اپنے دوطرفہ تعلقات کو مزید گہرا اور متنوع بنانے کا عہد کیا ہے۔ ہمارا مقصد اطالوی ڈیزائن، مینوفیکچرنگ عمدگی، اور عالمی سطح کے سپر کمپیوٹرز کے درمیان ایک مضبوطی ہم آہنگی پیدا کرنا ہے۔ جو اٹلی کی ایک صنعتی پاور ہاؤس کے طور پر مضبوط پوزیشن اور ہندوستان کی تیز رفتار اقتصادی ترقی، انجینئرنگ ٹیلنٹ، وسعت، اور جدت طرازی اور 100 سے زیادہ یونیکارنس، 200000 سے زیادہ اسٹارٹ اپ کے ساتھ کاروباری ماحولیاتی نظام کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ کوئی سادہ انضمام نہیں ہے بلکہ قدر کی مشترکہ تخلیق ہے جہاں ہماری متعلقہ صنعتی طاقتیں ایک دوسرے کو وسعت دیتی ہیں۔

یوروپی یونین اور بھارت کے درمیان آزاد تجارت کا معاہدہ دونوں سمتوں میں تجارت اور سرمایہ کاری میں اضافے کی راہ ہموار کرتا ہے۔ ہم 2029 تک اٹلی اور بھارت کے درمیان تجارت کے لیے 20 بلین یورو کے ہدف تک پہنچنا اور اس سے تجاوز کرنا چاہتے ہیں، جس میں دفاع اور ایرو اسپیس، صاف ٹیکنالوجی، مشینری، آٹوموٹیو پرزے، کیمیکل، فارماسیوٹیکل، ٹیکسٹائل، زرعی خوراک، سیاحت اور بہت کچھ پر توجہ دی جائے گی۔

میڈ ان اٹلی" ہمیشہ سے دنیا بھر میں فضیلت کا مترادف رہا ہے، اور آج اسے "میک ان انڈیا" پہل کے اعلیٰ معیار کے اہداف کے ساتھ قدرتی ہم آہنگی ملتی ہے۔ اس تناظر میں، ہندوستان کی پیداوار میں اطالوی کاروباروں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی اور اٹلی میں ہندوستانی صنعتوں کی بڑھتی ہوئی موجودگی، دونوں طرف سے اب 1000 سے زیادہ تعداد، ایک مثبت علامت ہے جو ہماری سپلائی چین کے انضمام کو مضبوط کرے گی۔

تکنیکی جدت ہماری شراکت داری کے مرکز میں ہے۔ آنے والی دہائیوں کو ناقابل پیمائش دائرہ کار کے تکنیکی انقلاب کی شکل دی جائے گی، جس میں مصنوعی ذہانت، کوانٹم کمپیوٹنگ، ایڈوانس مینوفیکچرنگ، اہم معدنیات اور ڈیجیٹل انفراسٹرکچر جیسے شعبوں میں پیشرفت ہوگی۔ ہندوستان کا متحرک اختراعی ماحولیاتی نظام، انتہائی ہنرمند پیشہ ورانہ ٹیلنٹ پول کے ساتھ، اور اٹلی کی جدید صنعتی صلاحیتیں مذکورہ شعبوں میں ہمارے تعاون کو قدرتی اور اسٹریٹجک بناتی ہیں۔ ہماری یونیورسٹیوں اور تحقیقی مراکز کے درمیان بڑھتی ہوئی شراکت اس کی حمایت کرے گی۔ ہندوستان کا ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر پہلے ہی بہت سے ممالک کے ساتھ خاص طور پر گلوبل ساؤتھ میں گونج پا رہا ہے۔ مصنوعی ذہانت، خاص طور پر، پہلے ہی ہمارے معاشروں اور عالمی معیشت کو متاثر کر رہی ہے۔ اٹلی اور ہندوستان طویل عرصے سے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے تعاون کر رہے ہیں کہ اے آئی کی ترقی ذمہ دار اور انسانی مرکز ہے۔ اس نقطہ نظر سے، ہندوستان اور اٹلی بھی اے آئی کو جامع ترقی کے لیے ایک طاقتور آلہ کے طور پر دیکھتے ہیں، خاص طور پر گلوبل ساؤتھ کے لیے، جہاں ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر اور قابل رسائی، کثیر لسانی ٹیکنالوجیز تقسیم کو گہرا کرنے کے بجائے ختم کر سکتی ہیں۔ ایم اے این اے وی (مائو) کے ہندوستان کے وژن پر تعمیر کرتے ہوئے بی انسان کو ٹیکنالوجی کے مرکز میں رکھنا بی اور اٹلی کی قیادت اس کی انسان دوست روایت میں جڑی انسان پر مبنی الگورا-اخلاقیات کو فروغ دینے میں، ہماری شراکت اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کرتی ہے کہ اے آئی سماجی بااختیار بنانے کے لیے ایک اتپریرک کے طور پر کام کرے۔ ہمارا نقطہ نظر ہندوستان کے ڈیجیٹل پیمانے کو اٹلی کی اخلاقی اور صنعتی مہارت کے ساتھ جوڑتا ہے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ ٹیکنالوجی انسانی وقار کی خدمت کرتی ہے۔ محفوظ ڈیجیٹل تعاون، صلاحیت سازی اور لچکدار سائبر انفراسٹرکچر میں بہترین طریقوں کا اشتراک کر کے، ہمارا مقصد ایک کھلا، قابل بھروسہ اور مساوی ڈیجیٹل اسپیس بنانا ہے جس میں ہر قوم اے آئی سے مستفید ہو سکتی ہے۔ یہ نقطہ نظر اٹلی کی جی 7 صدارت اور نئی دہلی میں منعقدہ اے آئی امپیکٹ سمٹ 2026 کے نتائج کا مرکز بناتا ہے۔ اے آئی کو انسانوں کے ذریعے انسانوں کے لیے تخلیق کردہ ایک آلے کے طور پر تصور کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مضبوطی سے یہ دعویٰ کیا جائے کہ ٹیکنالوجی افراد کی جگہ نہیں لے سکتی اور نہ ہی ان کے بنیادی حقوق کو مجروح کر سکتی ہے، اور نہ ہی عوامی بحث میں ہیرا پھیری یا جمہوری عمل کو تبدیل کرنے کے لیے استعمال کی جا سکتی ہے۔ بڑھتی ہوئی ایک دوسرے سے جڑی ہوئی دنیا میں آزادی اور انسانی وقار کے دفاع کے لیے ہمارا نقطہ نظر اسی چیلنج پر منحصر ہے۔

ہمارا تعاون خلائی شعبے میں بھی شامل ہے۔ خلائی تحقیق اور سیٹلائٹ ٹکنالوجی میں ہندوستان کی متاثر کن پیشرفت، اٹلی کی ایرو اسپیس انجینئرنگ کی مہارت کے ساتھ، مشترکہ اقدامات اور اگلی نسل کی ٹیکنالوجی کی ترقی کے لیے اہم مواقع فراہم کرتی ہے۔ قوموں کی خوشحالی کو یقینی بنانے کے لیے سلامتی اور استحکام ضروری ہے۔ اٹلی اور ہندوستان دفاع، سیکورٹی اور اسٹریٹجک ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں اپنے تعاون کو مزید مضبوط کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ہمارا تعاون اہم سمندری راستوں کی حفاظت کو یقینی بنانے، دہشت گردی، بین الاقوامی مجرمانہ نیٹ ورکس، منشیات کی اسمگلنگ، سائبر کرائمز اور انسانی اسمگلنگ جیسے خطرات کے مقابلہ میں لچک کو مضبوط بنانے میں مدد کرے گا۔ توانائی ہماری شراکت داری کا ایک اور اہم ستون ہے۔ توانائی کے متنوع ذرائع کی طرف عالمی منتقلی کے لیے جدت، سرمایہ کاری اور تعاون کی ضرورت ہے۔ ہندوستان اور اٹلی قابل تجدید توانائی سے لے کر ہائیڈروجن ٹیکنالوجیز تک اور اسمارٹ گرڈ سے لے کر لچکدار بنیادی ڈھانچے تک تعاون کر رہے ہیں۔ اگرچہ گرین ہائیڈروجن کی برآمدات کے لیے ایک مرکز بننے کے لیے ہندوستان کا دباؤ بے پناہ صلاحیت پیش کرتا ہے، یہ قابل تجدید بنیادی ڈھانچے میں اٹلی کی جدید ٹیکنالوجی اور یورپ کے لیے توانائی کے گیٹ وے کے طور پر اس کے اسٹریٹجک کردار کی مکمل تکمیل کرتا ہے۔ ہندوستان کی زیر قیادت کلیدی اقدامات میں دیگر ممالک کے ساتھ ہمارا تعاون بھی اس تناظر میں اہم ہے۔

طبعی، ڈیجیٹل اور انسانی رابطہ وہ دھاگہ ہے جو ہمیں ایک ساتھ باندھتا ہے۔ ہندوستان اور اٹلی دونوں ہی عالمی معیشت کے دو اہم مرکزوں، ہند-بحرالکاہل اور بحیرہ روم کے انتہائی مرکز میں واقع ہیں، جنہیں الگ الگ دائروں کے طور پر نہیں دیکھا جا سکتا، بلکہ اس کے بجائے تیزی سے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے مقامات کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ درحقیقت، ہم اس کے ظہور کا مشاہدہ کر رہے ہیں جسے بحیرہ ہند کا نام دیا جا سکتا ہے، جو کہ بحر ہند کو یورپ سے جوڑنے والی تجارت، ٹیکنالوجی، توانائی، ڈیٹا اور خیالات کے لیے ایک اہم راہداری ہے۔ یہ خاص طور پر اس باہم مربوط جگہ کے اندر ہے کہ ہمارا بانڈ قدرتی طور پر ایک خاص اسٹریٹجک شراکت داری میں تیار ہوتا ہے جو دو براعظموں کو آپس میں ملاتا ہے اور نئی عالمی حرکیات کو تشکیل دیتا ہے۔

اس تناظر میں، بھارت مشرق وسطیٰ-یورپ اقتصادی گلیارہ (آئی ایم ای سی) ایک ایسے وژن کی نمائندگی کرتا ہے جس کا مقصد ہمارے علاقوں کو جدید نقل وحمل اور بنیادی ڈھانچے، ڈیجیٹل نیٹ ورکس، توانائی کے نظام، اور لچکدار سپلائی چینز کے ذریعے جوڑنا ہے۔ ہندوستان اور اٹلی اس وژن کو حقیقت بنانے کے لیے دوسرے شراکت داروں کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔ ہم اپنی اقوام کے درمیان گہری شراکت داری اور پائیدار ثقافتی رشتوں پر روشنی ڈال کر اپنے مشترکہ چیلنجوں سے نمٹ سکتے ہیں۔ ہندوستانی ثقافت کے اندر، "دھرم" کا تصور ذمہ داری کے احساس کو جنم دیتا ہے جو ہمارے اعمال کی رہنمائی کرتا ہے، جب کہ "واسودھیو کٹمبکم" کا اصول دنیا ایک خاندان ہے اس باہم مربوط ڈیجیٹل دور میں مضبوطی سے گونجتا ہے۔ ایسی اقدار اٹلی کی انسانیت پسند روایت میں ایک فطری بازگشت پاتی ہیں، جس کی جڑیں نشاۃ ثانیہ میں ہیں، جو ہر فرد کے وقار اور لوگوں اور معاشروں کو متحد کرنے کی ثقافت کی طاقت کو اجاگر کرتی ہے۔ اس لیے ہمارے مشترکہ وژن کا مقصد مرکز میں اپنے لوگوں کے ساتھ ایک مضبوط اور مستقبل کے حوالے سے ہندوستان-اٹلی شراکت داری کی بنیاد رکھنا ہے۔

☆☆☆

تمل ناڈو میں وجے حکومت کے سامنے سیاسی استحکام کا امتحان

پروفیسر عتیق احمد فاروقی

تمل ناڈو کے مشہور فلمی سپر اسٹار سی۔ جوزف وجے نے 10 مئی کو تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف لے کر اپنے سیاسی سفر کی شاندار شروعات کی۔ گزشتہ ۴ مئی کو سب سے بڑی پارٹی کے لیڈر کے طور پر منتخب ہونے کے بعد اس مقام تک پہنچنے میں انہیں چھ دن لگے، لیکن یہ محض آغاز تھا۔ اصل چیلنج تو اب ان کے سامنے کھڑا ہے۔ سینما کی دنیا میں سپر اسٹار وجے یقیناً ان کہانیوں سے واقف رہے ہوں گے جن میں ایک نوجوان ہیرو کو فیصلہ کن کامیابی سے پہلے کئی معرکوں سے گزرنا پڑتا ہے، مگر شاید انہوں نے خواب وخیال میں بھی نہیں سوچا ہوگا کہ سیاست میں قدم رکھتے ہی حقیقی دنیا میں بھی انہیں اسی طرح کی پیچیدہ اور کٹھن آزمائشوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔

فلمی دنیا میں چکا چوند ختم ہوتے ہی اداکار اپنی اصل زندگی میں واپس لوٹ سکتا ہے، لیکن سیاست میں ایسی سہولت نہیں ہوتی۔ ایک بار سیاست کی دوڑ میں شامل ہونے کے بعد پیچھے مڑ کر دیکھنا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔ وجے کو اب ان تلخ حقیقتوں کا عملی تجربہ ہو رہا ہوگا۔ ۴ مئی کو ان کی پارٹی "تملگا ویٹری کڑگم" (TVK) سب سے بڑی جماعت بن کر ابھری۔ کانگریس کی جانب سے پانچ اراکین اسمبلی کی مشروط حمایت کا وعدہ کیا گیا اور آئندہ بلدیاتی انتخابات اور 2029 کے پارلیمانی انتخابات میں اشتراکِ عمل کا عندیہ بھی دیا گیا، لیکن اس کے باوجود اگلے ہی دن سے وجے کے لیے سیاسی حالات بگڑنے لگے۔

گورنر آر این روی نے وجے کی جانب سے پیش کردہ دعوے کا خط تو پڑھا، جس میں انتخابات کے بعد کانگریس کی حمایت کا ذکر تھا، مگر انہوں نے فوری طور پر حکومت سازی کی دعوت نہیں دی۔ حالانکہ سرکاریا کمیشن کی سفارشات اور سپریم کورٹ کے متعدد فیصلوں، خصوصاً مہاراشٹر اور کرناٹک جیسے معاملات میں، واضح طور پر کہا جا چکا ہے کہ اقتدار کی منتقلی کا پہلا موقع سب سے بڑی پارٹی کو دیا جانا چاہیے اور اکثریت کا امتحان اسمبلی کے فلور پر ہونا چاہیے، نہ کہ راج بھون میں۔ غیر بی جے پی حکومت والی ریاستوں میں گورنروں کا کردار اکثر منتخب ریاستی حکومتوں کے ساتھ تصادم کا رہا ہے، اس لیے گورنر کے اس رویے کو بھی وجے کے وزیر اعلیٰ بننے کی راہ میں ایک رکاوٹ کے طور پر دیکھا گیا۔

درحقیقت بی جے پی کی قیادت کو سب سے زیادہ ناراضگی کانگریس اور ٹی وی کے کے درمیان بڑھتے ہوئے سیاسی اتحاد سے تھی۔ یہ اتحاد نہ صرف تمل ناڈو بلکہ پڈوچیری اور آندھرا پردیش کے سرحدی اضلاع تک میں بی جے پی کے لیے خطرے کی گھنٹی بن سکتا تھا، جہاں وجے کے مداحوں کی تعداد خاصی زیادہ ہے۔ ان چھ دنوں کے دوران ایک مرحلہ ایسا بھی آیا جب اقتدار سے بے دخل ہونے والی دراوڑ منیترا کڑگم (DMK) پوری طرح سرگرم ہو گئی۔ کانگریس کے محتاط رویے سے ناراض ڈی ایم کے نے وجے کو وزیر اعلیٰ بننے سے روکنے کے لیے متبادل امکانات تلاش کرنا شروع کر دیے۔

ایم کے اسٹالن کے بیٹے اُدے ندھی اسٹالن اور اناڈی ایم کے کے لیڈر ایڈاپڈی پلانی سوامی (EPS) کے درمیان بھی سیاسی رابطوں کی افواہیں گردش کرنے لگیں۔ اناڈی ایم کے خود شدید بحران سے گزر رہی تھی، کیونکہ 2021 میں اقتدار سے ہٹنے کے بعد پارٹی کو مسلسل انتخابی شکستوں کا سامنا رہا تھا۔ انتخابی نتائج کے بعد اری پی ایس کو اپنی پارٹی میں ممکنہ بغاوت اور ناراضگی کا خوف بھی ستانے لگا تھا۔ اسی لیے انہوں نے گورنر کی جانب سے پیدا کردہ سیاسی غیر یقینی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کسی نہ کسی صورت حکومت سازی کے امکانات پر غور شروع کر دیا۔

ڈی ایم کے کے بعض حلقوں نے اناڈی ایم کے کو حمایت دینے کے امکانات پر بھی غور کیا، مگر پارٹی کے سنجیدہ اور دور اندیش رہنماؤں نے اس تجویز کی مخالفت کی۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر ایسا کیا گیا تو اس کے نہایت گہرے اور منفی نتائج مرتب ہوں گے، کیونکہ عوام پہلے ہی ان دونوں بڑی دراوڑی جماعتوں کی انتخابی اپیل سے بدظن ہو چکے ہیں۔ اس دوران یہ تجویز بھی زیر غور آئی کہ دونوں جماعتیں مشترکہ طور پر تھول۔ تھرومولاولن کی قیادت والی وی سی کے (VCK) کی حمایت کریں تاکہ ٹی وی کے کو اقتدار سے دور رکھا جا سکے۔ اس کے پیچھے دلیل یہ دی گئی کہ ایک دلت قیادت والی جماعت کی حمایت ایک سماجی انصاف کے پیغام کے طور پر پیش کی جا سکتی ہے، مگر ایک بار پھر پارٹی کے سمجھدار عناصر نے اس پرخطر راستے سے بچنے کا مشورہ دیا۔

بائیں بازو کی جماعتوں، یعنی سی پی آئی اور سی پی ایم، کو بھی فیصلہ لینے میں دو دن لگ گئے اور اس تاخیر کا اثر وی سی کے اور انڈین یونین مسلم لیگ (IUML) پر بھی پڑنے لگا۔ بالآخر سی پی آئی اور سی پی ایم کی قومی قیادت نے صورت حال کا حقیقت پسندانہ جائزہ لیا اور یہ مشورہ دیا کہ عوام کے فیصلے کا احترام کیا جانا چاہیے اور کسی بھی غیر فطری یا غیر جمہوری قدم سے گریز کیا جائے۔ جب ڈی ایم کے کو یہ احساس ہو گیا کہ اس کے پاس کوئی قابل عمل متبادل باقی نہیں رہا، تب اس نے اپنے حلیفوں، یعنی سی پی آئی، سی پی ایم، وی سی کے اور آئی یو ایم ایل کو مشورہ دیا کہ وہ ٹی وی کے حکومت کو باہر سے حمایت فراہم کریں تاکہ بی جے پی کو اقتدار سے دور رکھا جا سکے اور ایک حد تک سیاسی توازن بھی برقرار رہے۔ اس کے بعد ان جماعتوں نے وجے حکومت کو اپنی حمایت دے دی۔

تصویر کا دوسرا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ اناڈی ایم کے کے اندرونی حالات مزید خراب ہوتے جا رہے ہیں، کیونکہ اس کے 47 میں سے دو تہائی اراکین اسمبلی نے ای پی ایس کی قیادت پر عدم اعتماد ظاہر کرتے ہوئے بغاوت کا جھنڈا بلند کر دیا ہے۔ اس سیاسی انتشار نے تمل ناڈو کی سیاست کو مزید غیر یقینی بنا دیا ہے۔

بہرحال، اب جبکہ وجے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے اقتدار سنبھال چکے ہیں، ان کے سامنے کم از کم پانچ بڑے چیلنج پوری شدت کے ساتھ موجود ہیں۔ سب سے پہلا چیلنج اپنی حکومت کا استحکام یقینی بنانا ہے، کیونکہ ان کی حکومت مکمل اکثریت پر قائم نہیں بلکہ بیرونی حمایت پر منحصر ہے۔ دوسرا اہم چیلنج اپنی حمایتی جماعتوں کو متحد رکھنا اور ایک نسبتاً غیر تجربہ کار کابینہ کی مؤثر قیادت کرنا ہے۔ تیسرا چیلنج مرکزی حکومت اور گورنر کے ساتھ تعلقات کو متوازن رکھنا ہے، کیونکہ یہ دونوں عوامل مستقبل میں ان کے لیے کئی آئینی اور سیاسی مشکلات پیدا کر سکتے ہیں۔

چوتھا اور سب سے اہم چیلنج عوام کی بے پناہ توقعات پر پورا اترنا ہے۔ وجے نے انتخابی مہم کے دوران بڑے بڑے وعدے کیے ہیں۔ نوجوانوں کے لیے روزگار، تعلیم، صحت، مہنگائی اور سماجی انصاف جیسے موضوعات پر ان کے اعلانات نے عوام میں نئی امید پیدا کی ہے۔ اب ان وعدوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے انہیں وسائل، نظم ونسق اور سیاسی بصیرت تینوں کی ضرورت ہوگی۔ پانچواں بڑا چیلنج شکست خوردہ مگر اب بھی طاقتور ڈی ایم کے کو سیاسی طور پر سنبھالنا ہے، کیونکہ وہ کسی بھی وقت جارحانہ اپوزیشن کا کردار اختیار کر سکتی ہے۔

تمل ناڈو کے انتخابی نتائج نے واضح کر دیا ہے کہ عوام اب روایتی سیاست سے اکتا چکے ہیں اور وہ نئی قیادت، نئی زبان اور نئی سیاست کی تلاش میں ہیں۔ وزیر اعلیٰ وجے پر ایک اضافی ذمہ داری یہ بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی جماعت کو دیگر علاقائی جماعتوں کی طرح وقت سے پہلے زوال کا شکار ہونے سے بچائیں۔ دہلی میں عام آدمی پارٹی کی مثال ان کے سامنے موجود ہے، جہاں غیر معمولی عوامی حمایت کے باوجود داخلی تضادات اور سیاسی ناتجربہ کاری نے جماعت کو کمزور کر دیا۔

اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ وجے کو اس روایتی سیاسی طبقے کے غصے اور بے چینی کو ٹھنڈا کرنا ہوگا، جو اب تک عوامی مینڈیٹ کو پوری طرح قبول کرنے کے لیے آمادہ نظر نہیں آتا۔ اگر وجے نے جذباتی نعروں کے بجائے ادارہ جاتی مضبوطی، سیاسی تدبر، شفاف حکمرانی اور عوامی اعتماد کو ترجیح دی، تو وہ نہ صرف تمل ناڈو بلکہ پورے جنوبی ہندوستان کی سیاست میں ایک نئی مثال قائم کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ فلمی مقبولیت کو سیاسی کامیابی کا مستقل متبادل سمجھنے کی غلطی کر بیٹھے، تو عوام نہیں اسی تیزی سے مسترد بھی کر سکتے ہیں جس تیزی سے انہوں نے انہیں اقتدار کی چوٹی تک پہنچایا ہے۔ سیاست میں اصل کامیابی انتخاب جیتنے میں نہیں، بلکہ عوامی اعتماد کو مسلسل قائم رکھنے میں پوشیدہ ہوتی ہے، اور یہی امتحان اب وجے کے سامنے ہے۔

رابطہ: 9161484863

ایران جنگ: طاقت، محاصرہ اور مذاکرات

عظمت علی، نئی دہلی

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ کا دورک چین کے ختم ہو چکا ہے۔ دوسری جانب ایران میں بھی حالات بہتری کی جانب گامزن ہیں مگر اسرائیل جنگ بندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے لبنان میں حملے کر رہا ہے اور حزب اللہ جوابی کارروائی۔ آبنائے ہرمز بند ہے اور امریکی محاصرہ بھی بدستور جاری ہے۔ مذاکرات کی بازگشت مدہم پڑتی نظر آ رہی ہے اگرچہ پیغام رسانی کا سلسلہ جاری ہے۔ ایران کے خلاف جاری جنگ اپنے تیسرے مہینے میں داخل ہونے کو ہے۔ بظاہر فضا پُرسکون، حالات ساکن اور منظر نامہ معمول کے مطابق محسوس ہو رہا ہے مگر ہوا کی یہ خاموشی کسی بڑے طوفان کا پیش خیمہ بھی ہو سکتی ہے کیوں کہ اسرائیل نے 12 روزہ جنگ میں مذاکرات کے عین وسط میں ایران پر حملہ کیا تھا مگر اب تک وہ اپنے مقاصد میں ناکام رہا ہے اور موجودہ ظاہری سکون محض ایک وقفہ معلوم ہوتا ہے۔

28 رفروری کو شروع ہونے والی یہ جنگ اب ایک نازک دوراہے پر کھڑی ہے جہاں منظر نامہ غیر یقینی کی دبیز دھند میں لپٹا دکھائی دیتا ہے۔ امید کی کرنیں کبھی روشن ہوتی ہیں اور کبھی حالات کے بوجھ تلے مدھم پڑ جاتی ہیں۔ سکوت ایسا ہے جیسے آنے والے کسی بڑے تصادم سے پہلے وقت خود ٹھہر گیا ہو۔ ٹرمپ انتظامیہ کا اندازہ تھا کہ ایران اپنے دفاعی اور عسکری وجود کی کمزور ترین حالت میں پہنچ چکا ہے۔ خطے میں اس کے اتحادی اپنی قوت کھو بیٹھے ہیں گویا ایران بیرونی سطح پر کمزور ہو چکا ہے؛ اب اگر اسے اندرونی طور پر بھی غیر مستحکم کر دیا جائے تو اسلامی حکومت زمین بوس ہو سکتی ہے۔ اسی حکمت عملی کے تحت دسمبر 2025 میں سخت اقتصادی ناکہ بندی نافذ کی گئی جس کے نتیجے میں احتجاجی لہر ملک گیر ہوتی گئی اور حکومت مخالف عناصر کو بھی تقویت ملی مگر اسے خاطر خواہ کامیابی ہاتھ نہ آئی۔

ابھی حالات کسی قدر سن

یورپ میں چار ہفتے: شورش کاشمیری کی نگاہ میں مغرب

ڈاکٹر مجاہد الاسلام

شورش کاشمیری کی کتاب یورپ میں چار ہفتے محض ایک سفرنامہ نہیں بلکہ بیسویں صدی کے ایک بے چین، حساس، سیاسی اور ادبی ذہن کی داخلی و خارجی کیفیات کا ایسا مرقع ہے جس میں سفر، مشاہدہ، تہذیبی شعور، صحافتی بصیرت، ادبی اسلوب اور شخصی احساسات ایک دوسرے میں اس طرح جذب ہو گئے ہیں کہ کتاب اپنے عہد کی ایک زندہ دستاویز بن جاتی ہے۔ یہ کتاب پہلی بار 1960 میں شائع ہوئی تھی اور اب طویل عرصے کے بعد نگارشات بک اسٹور، دیوبند نے اسے دوبارہ منظرِ عام پر لا کر دراصل اردو ادب کے ایک اہم مگر کم یاب سرمائے کو نئی نسل تک پہنچانے کا قابل قدر کام انجام دیا ہے۔

اس کتاب کی سب سے پہلی خصوصیت اس کی ہیئت ہے۔ عام سفرناموں کی طرح یہاں واقعات کی سیدھی زمانی ترتیب نہیں ملتی بلکہ پورا سفر خطوط کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ بیروت، برلن، بن اور، ہمبرگ، لندن، پیرس، جنیوا، روم، استنبول اور طہران سے لکھے گئے یہ خطوط بظاہر مختلف احباب اور عزیزوں کے نام ہیں، مگر حقیقت میں یہ قاری کے نام بھی ہیں۔ شورش نے اپنے سفر کو بیان یا نے کے بجائے نجی مکالمے کی شکل دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تحریر میں بے ساختگی، قربت اور داخلی حرارت پیدا ہو گئی ہے۔ قاری کو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ کسی ادیب کی لکھی ہوئی کتاب نہیں بلکہ ایک زندہ انسان کی متحرک گفتگو سن رہا ہو۔

شورش کاشمیری بنیادی طور پر صحافی، خطیب اور سیاسی کارکن تھے۔ ان کی شخصیت میں جوتحرک، جوش اور فکری بے قراری تھی، وہ اس سفرنامے کے ہر صفحے میں منتقل ہوئی ہے۔ وہ محض سیاح کی طرح عمارتیں، سڑکیں اور عجائب گھر نہیں دیکھتے بلکہ تہذیبوں کے مزاج پڑھتے ہیں۔ یورپ ان کے لیے صرف جغرافیہ نہیں بلکہ ایک فکری اور تمدنی تجربہ ہے۔ وہ مغرب کے نظم و نضبط، صنعتی ترقی، شہری تہذیب، سماجی رویوں اور علمی فضا کو حیرت اور تجسس کے ساتھ دیکھتے ہیں، مگر مرعوب نہیں ہوتے۔ ان کے یہاں مغرب کی تحسین ضرور ہے لیکن ذہنی غلامی نہیں۔ یہی توازن اس کتاب کو محض تاثراتی سفرنامہ بننے سے بچاتا ہے۔

کتاب کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ شورش ہر شہر کو اس کے سیاسی اور تاریخی پس منظر کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ برلن ان کے یہاں صرف ایک خوبصورت یورپی شہر نہیں بلکہ جنگ عظیم کے زخموں سے گزری ہوئی ایک تقسیم شدہ دنیا کی علامت بن جاتا ہے۔ لندن میں انہیں صرف شاہی عظمت نظر نہیں آتی بلکہ استعماری طویل تاریخ بھی یاد آتی ہے۔ پیرس ان کے لیے محض حسن و فن کا شہر نہیں بلکہ جدید تہذیبی شعور اور فکری آزادی کا استعارہ بھی ہے۔ اس طرح سفرنامہ جغرافیائی بیان سے آگے بڑھ کر تہذیبی مطالعے میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

شورش کی نثر اس کتاب کی سب سے بڑی قوت ہے۔ ان کے اسلوب میں خطابت کی گھن گرج بھی ہے اور ادبی لطافت بھی۔ وہ جتنے کو محض اطلاع کا ذریعہ نہیں رہنے دیتے بلکہ اس میں ایک صوتی اور جذباتی کیفیت پیدا کر دیتے ہیں۔ کہیں طنزکی کاٹ ہے، کہیں رومان کی نرمی، کہیں سیاسی شعور کی تیزی اور کہیں ذاتی محبتوں کی حرارت۔ ان کی زبان میں فارسی آمیز شکوہ بھی ملتا ہے اور صحافتی روانی بھی۔ وہ منی تر آیب وضع کرتے ہیں، الفاظ سے کھیلتے ہیں اور نثر کو ایک خاص بانکپن عطا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریر پڑھتے ہوئے قاری صرف معلومات حاصل نہیں کرتا بلکہ ایک ادبی تجربے سے گزرتا ہے۔

کتاب میں شامل خطوط کا ایک دلچسپ پہلو یہ ہے کہ ہر مکتوب الیہ کے ساتھ لہجہ بھی بدل جاتا ہے۔ یہی شائستہ شورش کے نام خطوط میں شفقت، گھریلو محبت اور جذباتی لطافت نمایاں ہے، جب کہ سیاسی و صحافتی رفقا کے نام لکھے گئے خطوط میں تجزیہ، مشاہدہ اور فکری گفتگو کا رنگ زیادہ گہرا ہو جاتا ہے۔ اس اسلوبیاتی تنوع نے کتاب کو یک رنگی سے محفوظ رکھا ہے۔ یہ سفرنامہ اس اعتبار سے بھی اہم ہے کہ یہ 1950 اور 1960 کی دہائی کے یورپ کی ایک مسلم شرقی دانش ور کی آنکھ سے لکھی گئی تصویر پیش کرتا ہے۔ اس زمانے میں یورپ آج کی طرح عام مشاہدے کی دنیا نہیں تھا۔ یہ ون ملک سفر ایک غیر معمولی تجربہ سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ شورش کے مشاہدات میں ایک تازہ حیرت موجود ہے۔ لیکن یہ حیرت سطحی نہیں بلکہ فکری ہے۔ وہ بار بار مشرق اور مغرب کے فرق، تہذیبی ترجیحات، مذہبی احساس، سماجی رویوں اور انسانی آزادی کے سوالات پر غور کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

کتاب کے مقدماتی مضامین بھی نہایت اہم ہیں۔ ناشر نے شورش کاشمیری کی شخصیت، جدوجہد اور ادبی خدمات کا جو تعارف پیش کیا ہے، وہ قاری کو اس ذہن تک پہنچنے میں مدد دیتا ہے جس نے یہ سفرنامہ لکھا۔ شورش کی زندگی خود ایک داستان تھی، طرب، سیاسی جدوجہد، قید و بند، صحافت، خطابت اور مسلسل فکری کشاکش نے ان کی شخصیت کو غیر معمولی بنا دیا تھا۔ یہی تجربات ان کے مشاہدے کو گہرائی عطا کرتے ہیں۔ وہ زندگی کو محض نظریاتی عینک سے نہیں دیکھتے بلکہ اس کی عملی سختیوں سے گزر کر دیکھتے ہیں۔

ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہاں پوری نے شورش کے اسلوب کے بارے میں جو بات لکھی ہے کہ ان کے قلم میں پھول بھی تھے اور بجلیاں بھی، وہ اس کتاب پر پوری طرح صادق آتی ہے۔ کہیں نثر انتہائی شگفتہ اور دل آویز ہو جاتی ہے اور کہیں اچانک اس میں سیاسی احتجاج کی تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی داخلی تنوع شورش کی انفرادیت ہے۔ اس کتاب کی ایک اور بڑی خوبی اس کی ادبی صداقت ہے۔ شورش مصنوعی سنجیدگی یا علمی تفاخر پیدا نہیں کرتے۔ ان کے یہاں تصنع کم اور بے ساختگی زیادہ ہے۔ وہ قاری کو مرعوب کرنے کے بجائے شریکِ سفر بنا لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کتاب آج بھی اپنی تازگی برقرار رکھے ہوئے ہے۔ اگرچہ اس کے لکھے جانے کو کئی دہائیاں گزر چکی ہیں، مگر اس کی نثر میں کہیں بوسیدگی محسوس نہیں ہوتی۔

اردو سفرنامے کی روایت میں یورپ میں چار ہفتے کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ یہ نہ ابن انشا کے سفرناموں کی طرح مکمل طنزیہ مزاحیہ اسلوب رکھتی ہے اور نہ مستنصر حسین تارڑ کی طرح داخلی خودکلامی پر قائم ہے۔ شورش کا زاویہ نظر زیادہ سیاسی، تہذیبی اور صحافتی ہے۔ ان کے یہاں مشاہدہ محض منظر نگاری نہیں بلکہ فکر انگیزی کا وسیلہ بنتا ہے۔ یہی چیز اس کتاب کو اردو کے عام سفرناموں سے ممتاز کرتی ہے۔ نگارشات بک اسٹور دیوبند نے اس نایاب کتاب کی اشاعت کر کے صرف ایک ادبی متن کو دوبارہ زندہ نہیں کیا بلکہ اردو کے اس تہذیبی حافظے کو بھی محفوظ کیا ہے جو آہستہ آہستہ نظروں سے اوجھل ہوتا جا رہا تھا۔ آج جب اردو میں سنجیدہ نثر کی روایت کم زور پڑتی محسوس ہوتی ہے۔

شورش کی یہ کتاب ہمیں یاد دلاتی ہے کہ زبان محض اظہار کا وسیلہ نہیں بلکہ شخصیت، فکر اور تہذیبی شعور کی تشکیل بھی کرتی ہے۔ مختصر، اور یورپ میں چار ہفتے ایک ایسا سفرنامہ ہے جس میں سفر سے زیادہ ایک ذہن کی حرکت اہم ہے۔ یہ کتاب قاری کو یورپ کی سیر ضرور کراتی ہے مگر اس سے زیادہ اسے ایک بڑے ادیب، صحافی اور خطیب کے ذہنی جہان میں داخل کرتی ہے۔ شورش کاشمیری کی نثر کی توانائی، ان کے مشاہدے کی گہرائی، تہذیبی شعور کی بیداری اور اسلوب کی شگفتگی اس کتاب کو اردو ادب کا ایک زندہ اور قابل مطالعہ سرمایہ بنا دیتی ہے۔ (ختم شد)

ایسوسی ایٹ پروفیسر
شعبۂ اردو
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی لکھنؤ کیمپس، لکھنؤ (یو۔پی)

☆☆☆☆☆☆

مشرق وسطیٰ میں امریکہ کے اکھڑتے قدم

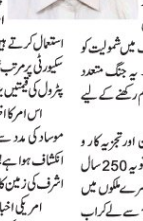

ڈاکٹر شجاعت حسین

امریکہ کی سیاسی تقدیر آہستہ وبدیر، اور فوجی خوف کا سورج غروب ہوتا نظر آ رہا ہے۔ اس زوال کو سمجھنے کے لیے مشرق وسطیٰ کا بحران، عالمی کشیدگی، معیشت میں گراوٹ، مشرق وسطیٰ میں غیر یقینی صورتحال، جغرافیائی سیاست، چین کی سیاسی بصیرت، امریکہ کی ذات آمیز پسپائی اور جھوٹ سے غیر اعتمادی، امریکی صدر کا ناکامیاب چینی دورہ، ایران کی دفاعی صلاحیت و قوت اور مضبوط و کارآمد سفارت کاری، ہندوستان کا جاری جنگ میں کردار اور اپسٹین فائل نز سے منسلک کردار اور حکومت میں بنے رہنے کے لیے جنگ کا آغاز اور اس جنگ میں شمولیت کو باریک بینی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ جنگ متعدد مقاصد، عزائم، اہداف و جود اور موجودگی قائم رکھنے کے لیے ہے۔

تاریخ نویس، جنگی مباحثوں کے ماہرین اور تجزیہ کار و مبصرین کا کہنا ہے کہ امریکی تاریخ پر نظر ڈالیں تو یہ 250 سال قبل اپنی پیدائش کے بعد سے، امریکہ نے دوسرے ملکوں میں 393 فوجی مداخلتیں کیں، جن میں سے 1947 سے لے کر اب تک 100 حکومتیں تبدیل کرنے میں امریکی صدور اور سی آئی اے ملوث رہے ہیں۔ ان میں سے آدھے سے زیادہ اپنے کٹھ پتلی آمروں کو اپنا غلام بنا کر حکومت سپرد کیا اور ان ملکوں کے قدرتی وسائل پر قابض رہے۔ ہیروشیما اور ناگاساکی پر 1945 عیسوی میں ایٹم بم گرایا۔ لاکھوں لوگ مرے اور زخمی ہوئے۔ آج تک اس کے اثرات موجود ہیں۔ جارج ڈبلیو بش، کلنٹن، اوبامہ اور ٹرمپ نے افغانستان، عراق، شام، یمن، لیبیا اور فلسطین وغیرہ ملکوں میں لاکھوں مسلمانوں کو قتل کیا۔ اب ایران میں بم و میزائل سے بے قصور بچوں، بچیوں، طلباء و طالبات، بزرگوں، مریضوں، ڈاکٹروں، صحافیوں، علماء کرام اور عام لوگوں کو مار رہے ہیں۔ اس ظلم کے خلاف صرف چین اور روس نے آوازیں بلند کیں جبکہ عرب ممالک نے ظالمین کا ساتھ دیا اور خاموشی اختیار کی ہوئی ہے۔

امریکہ کے 250 سالہ داغدار تاریخی چہروں کو دیکھنے کے لیے شیطان بزرگ، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا ایک اہم آئینہ ہے جو منظر نامہ پیش کرتا ہے۔ ان داغدار چہرے کو دنیا دیکھ رہی ہے۔

28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل نے ایران پر بم و میزائل برسانے شروع کیے۔ ابھی بھی ڈمل ایسٹ دھماکہ خیز موڑ پر ہے۔ اسرائیل کا بڑا دعویٰ ہے کہ کسی بھی وقت جنگ چھڑنے کا خطرہ ہے! بعد ازاں ڈونلڈ ٹرمپ کی منتشر فکر، ایرانی افواج کے ذریعے مشرق وسطیٰ میں 18 فوجی اڈے کی مساری، فوجیوں کی ہلاکتیں، اسلحوں کی تباہی، عزت کی نیلامی اور آبنائے ہرمز میں غرق ہوتا قوتوں کا غرور نے ڈونلڈ ٹرمپ کی ہمت پست ہے البذا نتین یاہو کی شیطانی بہکاوے میں آنے سے خوف طاری ہے۔

مشرق وسطیٰ سے اس وقت کی سب سے سنسنی خیز اور بڑی خبر سامنے آ رہی ہے! اسرائیلی میڈیا یاہو کس N12 کی رپورٹ کے مطابق، اسرائیل نے انتہائی تشویشناک دعویٰ کیا ہے کہ ایران کے ساتھ کسی بھی وقت دوبارہ جنگ شروع ہو سکتی ہے۔

ذرائع کا کہنا ہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان جاری امن مذاکرات کسی بڑی کامیابی کی طرف بڑھنے میں ناکام رہے ہیں، جس کی وجہ سے خطے میں تناؤ ایک بار پھر اپنے عروج پر پہنچ گیا ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ امریکہ پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ تاریخ گواہ ہے کہ مذاکرات کے دوران جنگ شروع کرتے ہیں۔ شہید رہبر معظم سید علی حسینی خامنہ ای رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت اسی امر کا ثبوت ہے۔

کیا مڈل ایسٹ ایک بار پھر بڑی جنگ کی لپیٹ میں آنے والا ہے؟

امریکہ اور اسرائیل جھوٹ کو ہتھیار اور اسلحہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ جنگ کے اثرات پوری دنیا کی معیشت اور سکیورٹی پر مرتب نمایاں ہیں۔ سبھی اشیاء مہنگی ہو چکی ہیں۔ گیس اور پٹرول کی قیمتیں بڑھ چکی ہیں۔

اس امر کا اظہار کرنا تعجب خیز ہے کہ عراق میں اسرائیل نے موساد کی مدد سے انتہائی خفیہ فوجی اڈے بنایا جس کا سنسنی خیز انکشاف ہوا ہے! ایران پر ہولناک حملوں کے لیے بغداد و نجف اشرف کی زمین کا استعمال ہوا ہے۔

امریکی اخبار نیویارک ٹائمز (The New York Times) کی ایک انتہائی چونکا دینے والی اور تہلکہ خیز رپورٹ نے مشرق وسطیٰ کی سیاست اور دفاعی حلقوں میں ایک نیا زلزلہ برپا کر دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، اسرائیل نے ایران کے خلاف اپنی جنگوں کی تیاری اور حملوں کے لیے عراق کے اندر ایک نہیں، بلکہ دو انتہائی خفیہ فوجی اڈے قائم کر رکھے تھے۔ سب سے ہولناک انکشاف یہ سامنے آیا ہے کہ اس فوجی راز کو دنیا سے چھپانے کے لیے عراقی فوجیوں اور معصوم شہریوں کو بے دردی سے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

گزشتہ دنوں "وال اسٹریٹ جرنل" کی رپورٹ میں صرف ایک خفیہ اڈے کا ذکر تھا جو فروری 2026 میں شروع ہونے والی ایران اسرائیل جنگ کے لیے عراق کے مغربی صحرا میں بنایا گیا تھا۔ لیکن اب عراقی حکام نے نیویارک ٹائمز کے سامنے یہ سنسنی خیز اعتراف کیا ہے کہ اسرائیل وہاں ایک دوسرا خفیہ اڈہ بھی چلا رہا تھا، جسے جون 2025 میں ایران پر کیے گئے ہولناک اسرائیلی حملے کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔ لیکن ذیل شعور انسانوں کا ہے کہ کیا یہ چین، روس، عراقی حکومت و انٹیلیجنس اور خود ایران کے خفیہ محکموں کی ناکامی ہی۔ چینی سیٹلائٹ بھی ان خفیہ اڈوں کا عکس لینے میں ناکامیاب رہا یا ایران سے پوشیدہ رکھا؟

خفیہ اڈوں کا مقصد اور واشنگٹن کی مجرمانہ خاموشی مبصرین کے تنقید کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں۔

نیویارک ٹائمز کے مطابق، امریکہ ان اسرائیلی اڈوں میں سے کم از کم ایک اڈے کے بارے میں پہلے سے سب کچھ جانتا تھا۔

اسرائیل نے یہ خفیہ ٹھکانے اس لیے بنائے تھے تاکہ ایران پر فضائی حملوں کے دوران طیاروں کے اڑان بھرنے کا وقت کم کیا جا سکے، اور اسرائیلی فضائیہ کو لاجسٹک سپورٹ فراہم کی جا سکے۔

ان اڈوں پر اسرائیل کے کمانڈو اور سرچ اینڈ ریسکیو ٹیمیں بھی تعینات تھیں تاکہ اگر ایران میں کوئی اسرائیلی پائلٹ گرایا جائے تو اسے فوری بچایا جا سکے۔

راز فاش ہونے پر عراقی چرواہے اور خوجیوں کا قتل

عراق کے مقامی بدوؤں نے ان صحرائی علاقوں میں اسرائیل کی مشکوک سرگرمیاں دیکھ کر عراقی حکام کو مطلع کیا تھا، جس پر عراقی فوج نے دور سے نگرانی شروع کی اور امریکہ سے اس بارے میں معلومات مانگیں، لیکن واشنگٹن نے عراق کو اندھیرے میں رکھا اور کوئی جواب نہیں دیا۔

عراق کی خود مختاری کو پیروں تلے روند کر بنائے گئے ان اسرائیلی ڈیتھ ٹریپز کے انکشاف نے بغداد سے لے کر تہران تک شدید اشتعال کی لہر دوڑا دی ہے

فروری کو صوبہ ہرمزگان کے شہر مناب میں شجرہ طیبہ ایلیمنٹری اسکول کو امریکی ٹامہاک میزائل سے نشانہ بنانے کے 168 بچیوں کو شہید کیا جس کا ہندوستان میں کافی تنقید کیا جا رہا ہے۔ امریکی اور اسرائیلی ظالمانہ اور غیر انسانی رویہ پر گہرا رنج و الم کا اظہار کیا گیا۔

وقت شاید بہت تیزی سے بدل رہا ہے، جتنا اکثر لوگوں نے اندازہ بھی نہیں کیا تھا۔

جیسے جیسے عالمی اتحاد تبدیل ہو رہے ہیں اور خطے میں عدم استحکام بڑھ رہا ہے، بہت سے لوگوں کو خدشہ ہے کہ دنیا ایک اور بڑے جغرافیائی و سیاسی بحران کے قریب پہنچ رہی ہے، جس کے اثرات مشرق وسطیٰ سے کہیں آگے تک جا سکتے ہیں۔

اب اصل سوال یہ ہے: کیا سفارت کاری صورتحال کو سنبھال پائے گی..... یا دنیا ایک کہیں زیادہ خطرناک مرحلے میں داخل ہو رہی ہے؟ ڈونلڈ ٹرمپ کا چینی دورہ ناکامیاب ہو چکا ہے۔ چین کا رخ اور رویہ واضح تھا کہ جھوٹے، مکار اور نیتن یاہو کے اشارے پر ایران پر بلا جواز حملہ کرنے والے پر چینی صدر شی جی پنگ کبھی بھروسہ نہیں کر سکتے ہیں۔

15 مئی 2026 کو برکس (BRICS) کے وزرائے خارجہ کا اجلاس مکمل مشترکہ اعلامیے کے بغیر اختتام پذیر ہوا، جبکہ ہندوستان نے ایک صدر کا پیغام (جیتر میں انجینئر) جاری کیا جس میں فلسطینی ریاست کے قیام اور غزہ میں فوری جنگ بندی کی بھرپور حمایت کا اعادہ کیا گیا۔

گروپ نے زور دیا کہ اسرائیل۔فلسطین تنازع کا منصفانہ حل اسی وقت ممکن ہے جب فلسطینی عوام کے حقِ خود ارادیت کو تسلیم کرتے ہوئے 1967 کی سرحدوں کے اندر ایک آزاد، خودمختار اور قابل عمل ریاستِ فلسطین قائم کی جائے، جس کا دارالحکومت مشرقی یروشلم ہو۔ وزرائے خارجہ نے واضح طور پر یاد دلایا کہ "غزہ کی پٹی مقبوضہ فلسطینی علاقوں کا ناقابل جدا حصہ ہے" اور اسے فلسطینی اتھارٹی کے تحت مغربی کنارے (ویسٹ بینک) کے ساتھ متحد کرنے کا مطالبہ کیا۔

انہوں نے فوری اور مستقل جنگ بندی، مقبوضہ علاقوں سے مکمل اسرائیلی انخلا، تمام یرغمالیوں اور قیدیوں کی رہائی، انسانی امداد کی بلا رکاوٹ فراہمی، اور بین الاقوامی قانون کی پاسداری کا مطالبہ کیا۔

تاہم بیان میں یہ بھی کہا گیا کہ وسیع تر مغربی ایشیائی صورتحال کے حوالے سے بعض رکن ممالک کے درمیان اختلافِ رائے موجود ہے، جبکہ ایک رکن نے غزہ سے متعلق پیراگراف کے بعض حصوں پر تحفظات کا اظہار کیا۔

جب مشرق وسطیٰ کی جنگ، غیر یقینی صورتحال پر نظر، برآمدات و درآمدات کے بگڑتے حالات ہو تو ہندوستان اور ایران کے قدیمی، خوشگوار اور ایران کے بغیر ٹرمپ مدد کا ذکر ہونا لازمی ہے۔ سوال بنتا ہے کیا ہندوستان سستی ایرانی توانائی کے لیے امریکی و اسرائیلی دباؤ کا مقابلہ کر سکے گا؟

جب ہندوستانی وزیر اعظم سری نریندر دامودر داس مودی نے سونا خریدنے سے منع، تیل، پٹرول، ڈیزل کم خرچ کرنے اور بیرونی سفر نہ کرنے کا مشورہ دیا تو ان باتوں پر بھی روشنی ڈالی جائے کی کیونکہ چار دسمبر سے بہت دو مساجد کا بیجیکٹ بنا ہوا ہے۔ حالیہ نئی دہلی میں برکس وزرائے خارجہ کی میٹنگ کے دوران ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا کہ تہران ہندوستان کو سستی تیل اور توانائی کے وسائل فراہم کرنے کے لیے پوری طرح تیار ہے۔ تاہم، انہوں نے نوٹ کیا کہ ہندوستان نے پہلے یکطرفہ اور غیر قانونی امریکی پابندیوں کی وجہ سے ان درآمدات کو روک دیا تھا۔

جبکہ ایران توانائی کی مکمل تجارت دوبارہ شروع کرنے کے لیے تیار ہے، لیکن اب یہ فیصلہ مکمل طور پر ہندوستانی حکومت پر منحصر ہے۔ نئی دہلی کو امریکہ اور ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ کے ساتھ اپنے تجارتی راستوں و رشتوں پر عاقلانہ غور و فکر کی ضرورت ہے۔ یہ نازک دور ہے۔ ایک نازک سفارتی توازن عمل کو جاری رکھنا غیر یقینی راہ پر گامزن ہے۔ اور مغربی ایشیا میں اپنی اہم توانائی کی حفاظت اور تعلقات کو سنبھالنا مشکل کام ہے۔ آبنائے ہرمز ایران کا ہے اور ایران کا ہی رہے۔ اس کے علاوہ باب المندب بھی تقریباً ایران کا کنٹرول ہے۔ لہٰذا ہندوستان کو ایران سے مخلصانہ اور باہمی اعتمادی رشتوں پر مستقبل مضبوط کرتا ہے۔

مشرق وسطیٰ خاص طور سے ایران کی کامیابی و موجودہ صورتحال کے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایران کی قومی طاقت تقریباً ہر شعبے میں نمایاں حد تک مضبوطی و استحکام نظر آتا ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ کا منصفانہ غیر دعویٰ کہ ایران کا سب کچھ تباہ کر دیا گیا ہے، اور اب اس کے پاس وہی فوجی صلاحیت باقی نہیں رہی جس کے ذریعے وہ طاقت کا مظاہرہ کر سکے یا اپنے عزائم پر اسی طرح عمل کر سکے۔

یہ بیان اس بات کا اشارہ دیتا ہے کہ امریکی دفاعی دکام سمجھتے ہیں کہ ایران کی اسٹریٹیجک پوزیشن کافی حد تک کمزور ہو چکی ہے، اگرچہ خطے میں عدم استحکام اب بھی انتہائی بلند سطح پر موجود ہے۔

مشرق وسطیٰ میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان عالمی طاقتیں اب یہ جائزہ لے رہی ہیں کہ ایک کمزور مگر اب بھی انتہائی نظریاتی ایران مستقبل کی علاقائی سلامتی، پراکسی جنگوں، اور جغرافیائی و سیاسی توازن کے لیے کیا معنی رکھتا ہے۔

طاقت کا توازن شاید بدل رہا ہے لیکن خطرات ابھی ختم نہیں ہوئے ہیں۔ ٹرمپ اگر پوری دنیا کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لے، تب بھی ایران کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کا کامیاب سفارتکاری کا کامیابی اور کامیاب کارکردگی کا ذکر ہوتا ہے۔

اس بات سے قطعی انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ ایران نے اپنے رہبر معظم شہید اعلیٰ سید علی حسینی خامنہ ای رحمۃ اللہ علیہ، کچھ اعلیٰ کمانڈروں، سائنسدانوں اور اعلیٰ عہدیداروں کو کھویا ہے۔ لیکن شہادتوں نے ایران میں عوامی اتحاد، استقامت اور جذبہ شہادت پیدا کیا ہے جس سے قومی لیڈران اور فوجی افسران میں قوت مدافعت اور ولولہ دکھائی دیتا ہے۔ یہ علامت دشمنوں کے لیے شکست کا ذریعہ بنا ہے اور بے ضرر محسوس کر رہے ہیں۔ اب اتنی بہت نہیں ہے کہ ایک بار پھر سے سیزفائر کو نظر انداز کر سکیں۔ یہ مومنین اور مظلومین کے لیے الٰہی مدد اور فتح مبین ہے۔

موبائل 7060888223

ہجرتوں کی راہوں پر دبستان سرسی کا روشن چراغ

عارف امام سرسوی

دوسری اور آخری قسط

منظر عباس نقوی سرسوی

محترمہ شاہدہ حسن صاحبہ نے عارف امام صاحب کی شاعری کو 'فیض بالطنی کا عکس' قرار دیتے ہوئے اگلے شعری مجموعہ 'چراغ روشن ہے' میں تحریر کیا ہے:

"عارف امام نے اپنے قلب کی آتش سوزاں سے واقعی ایک چراغ عاشقی روشن کر دکھایا ہے۔ جس کا اجالا نہ صرف ان کے باطنی وجود کی تمام تر کیفیات کو عیاں کر رہا ہے بلکہ بہت سے دلوں اور نگاہوں کو منور کر دینے پر بھی قادر ہے۔ عارف امام کی شاعری بلاشبہ ان کے فیض باطنی کا عکس ہے، اس شاعری کا شدت ترین پہلو یہ ہے کہ یہ ہماری تہذیبی اور روحانی جڑوں سے کشید کی گئی زرخیزی میں پھلتی پھولتی رہی ہے اور زندگانی کے حقائق کی تفہیم و تعبیر سے عبارت ہے۔ وہ حقائق جو زمان و مکان کی حدیں

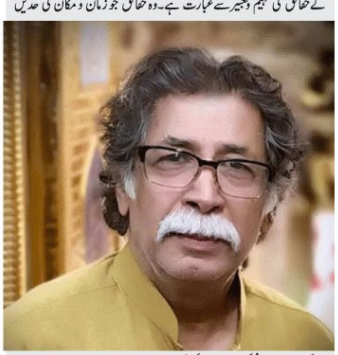

تو ذکر حیات انسانی کی نئی وسعتوں کی خبر دیتے ہیں"۔

صوفیانہ مزاج رکھنے والے محترم عارف صاحب کی شاعری جن استعاروں، کنایوں، تخیلات کی وادیوں سے سیر کرتی ہوئی گزرتی ہے دور حاضر میں اس راہ کے مسافر بہت کم دکھائی دیتے ہیں۔

جناب عارف امام نے نعت، سلام، قصیدہ، مرثیہ، غزل گویا کر تمام اصناف سخن میں طبع آزمائی کی۔ ہر صنف سخن میں انھوں نے زبان و تخیل کو ترنجیحی منازل میں رکھا ہے۔ جیسا کہ نعت کے ایک شعر میں کہتے ہیں:

میں چاہتا تھا میری عرض ان سنی نہ رہے
سو میں نے نعت کہی اور پڑھی دعا کی طرح

عارف امام صاحب مرثیہ گو شاعر کی حیثیت سے ۱۹۸۸ء میں نمودار ہوئے۔ جب ان کا پہلا مرثیہ "زمین"، "دیدۂ خورشید سے ٹپکتا ہوا آنسو زمیں" اور ۱۹۸۹ء میں دوسرا مرثیہ "خون"، "افق کن پہ شفق ریزی تحویر ہے خوں"۔ ان دونوں ہی مرثیوں کو ۱۹۸۹ء میں ادارۂ تقدیس قلم"، کراچی نے "بولو بولو کہاں" جلد۔اول و دوم میں شائع کیا۔ ۱۹۹۲ء میں بھی ایک مرثیہ "تفخیر" کے عنوان سے قلم بند کیا۔ تفخیر کا ایک بند ملاحظہ فرمائیں:

ختم ادہام سے پیکار ہوئی آخر کار
راہ دشوار طی، ہموار ہوئی آخر کار
قسمت حرفِ کفر آثار ہوئی آخر کار
صبح عاشور نمودار ہوئی آخر کار
شب تاریک ذلی دشت کا منظر چوکا
نور آواز اذانِ علی اکبرؑ چوکا

حلقۂ احباب میں خود کو فقیر کہلانے والا شاعر جب اپنی فکر کو پرواز عطا کرتا ہے تو یہ کہتے ہوئے نظر آتا ہے:

داہنے ہاتھ سرہانے پہ قلم رکھا ہے
پائنتی پر کہیں شمشیر پڑی ہے میری
میرے اجداد نے ورثے میں ورق چھوڑے ہیں
چند خطوطوں میں جاگیر پڑی ہے میری

یا پھر غزل کے ایک شعر میں جو زبان انھوں نے استعمال کی ہے ملاحظہ فرمائیں:

نوک خنجر سے کھرچ ماتھے کا داغ
زخم سینے پر لگا اور بھول جا

خود کو فقیر کے طور پر متعارف کرانے والے عارف امام صاحب اس کا سبب دریافت کرنے پر بتاتے ہیں کہ "میرے دادا مرحوم اپنے نام سے پہلے بطور اظہار عجز ہمیشہ فقیر لکھتے تھے۔ میری بھی خواہش یہی تھی پر سوچا کہ لوگ "بے چہ دان" نہ پڑھنے لگیں۔ اس لئے "فقیر" لکھنا شروع کر دیا کہ یہ لفظ لکھنے اور پڑھنے میں آسان بھی ہے اور سادہ دل آسانی سے دھوکہ بھی کھا جاتے ہیں"۔ جیسا کہ نعت کے ایک شعر میں اس کا اظہار بھی کرتے ہیں:

حضورؐ آپ کی جانب سے نعت ارزانی
زباں فقیر کی ہے اور بیان رحمت ہے
مجھے مجھ سے ملاتی جا رہی ہے
فقیری راس آتی جا رہی ہے
عجب شئے ہے سخن کی سربلندی
میرے سر کو جھکاتی جا رہی ہے

غزل کا پہلا مجموعہ "سنگلول" ۲۰۰۵ء اور دوسرا مجموعہ "چراغ روشن ہے" ۲۰۲۳ء میں منظر عام پر آیا۔ جس میں ۱۵۰ غزلیں ہیں۔

مجید اختر "سنگلول" میں عارف امام کو فتی سمت کا شاعر قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"عارف امام اس فتی سمت کا شاعر ہے، وہ اپنے لہولہان سائیں کے قدموں میں آنکھیں بند کئے سنگلول لئے بیٹھا ہے، جب جب یہ سنگلول بھر جاتا ہے، وہ اپنے گیان ودھیان میں کسی خلل کے بنا، یہ انعام ہماری طرف اچھال دیتا ہے، اس بار یہ انعام اس کی شاعری کے پہلے مجموعے کی صورت میں عطا ہوا ہے، عجیب بات ہے کہ اس نے اپنی کتاب کا نام "سنگلول" رکھا ہے، میرے نزدیک اس کا نام "تختۂ درویش ہونا چاہیے تھا۔ ہم اس کے ناچیز ارادت مندوں میں سے ہیں کیا تعجب ہے کہ کسی روز موج میں آکر وہ ہماری انگلی تھامے اور ہمیں بھی اپنے سائیں کی خدمت میں پیش کر دے"۔

عارف امام صاحب کا تعارف عاشور کاظمی صاحب نے اپنی کتاب اردو مرثیہ کا سفر میں بھی کیا ہے۔

ہند-ویتنام دفاعی تعاون مزید مضبوط

دفاع، سائبر سکیورٹی اور اے آئی تعاون بڑھانے پر اتفاق

ہند-بحرالکاہل میں امن وجہاز رانی کی آزادی برقرار رکھنے کے عزم کا اعادہ، راج ناتھ سنگھ کی ویتنامی صدر تولام سے ملاقات، لینگوئج لیب کا افتتاح

نئی دہلی، (یو این آئی) ہندوستان اور ویتنام نے ہند-بحرالکاہل خطے میں امن، استحکام، سکیورٹی اور جہاز رانی کی آزادی برقرار رکھنے کے عزم کی توثیق کی ہے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے منگل کو ویتنام کے دارالحکومت ہنوئی میں نائب وزیر اعظم اور قومی وزیر دفاع جنرل فان وان جیانگ کے ساتھ دوطرفہ میٹنگ کی۔ دونوں وزیروں نے ورچوئل میڈیم سے ویتنام کے ایئر فورس آفیسرز کالج میں لینگوئج لیبارٹری کا افتتاح کیا۔ ہندوستان اور ویتنام نے آرٹیفیشل انٹیلیجنس اور کوانٹم ٹیکنالوجی کے شعبے میں مفاہمت نامہ پر دستخط کیے۔ وزیر دفاع نے نہا ترانگ میں واقع ٹیلی کمیونیکیشن یونیورسٹی میں آرٹیفیشل انٹیلیجنس لیبارٹری کے قیام کا اعلان کیا۔ وزارت دفاع نے بتایا کہ دونوں وزیروں نے دونوں ممالک کے درمیان بڑھتی ہوئی دفاعی شراکت داری کا جائزہ لیا اور سمندری سکیورٹی، دفاعی صنعت، ٹریننگ اور علاقائی استحکام میں تعاون کو مزید گہرا کرنے کے اقدامات پر تبادلہ خیال کیا۔ دونوں فریقوں نے باہمی مفادات سے جڑے علاقائی اور عالمی سکیورٹی کے واقعات پر خیالات کا تبادلہ کیا اور ہند-بحرالکاہل خطے میں امن، استحکام، سکیورٹی، تحفظ اور جہاز رانی کی آزادی برقرار رکھنے کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے فوجی ٹریننگ، دفاعی صنعت کے تعاون، سمندری سکیورٹی، صلاحیت سازی، اقوام متحدہ کے امن مشن، سائبر سکیورٹی اور اعلیٰ سطحی تبادلوں سمیت مختلف شعبوں میں تعاون بڑھانے کے مواقع پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے باقاعدہ بات چیت، مشترکہ مشقوں اور تبادلے کے پروگراموں کے ذریعے دونوں ممالک کی دفاعی افواج کے درمیان تعاون کو بڑھانے پر بھی اتفاق کیا۔ وزیر دفاع نے ویتنام کے ساتھ ہندوستان کی اعلیٰ جامع اسٹریٹجک شراکت داری کو مضبوط کرنے کے عزم کو دہرایا۔ انہوں نے دوطرفہ دفاعی تعاون کے فریم ورک کے تحت ویتنام کی دفاعی جدید کاری اور صلاحیت میں اضافے کے اقدامات کی حمایت میں ہندوستان کے عزم کا اعادہ کیا۔ جنرل فان وان جیانگ نے ہندوستان کی مسلسل حمایت کی ستائش کی اور دونوں ممالک کے درمیان دیرینہ دوستی اور بڑھتی ہوئی اسٹریٹجک شراکت داری کو اجاگر کیا۔

دونوں وزرائے دفاع نے ورچوئل میڈیم سے ویتنام کے ایئر فورس آفیسرز کالج میں لینگوئج لیبارٹری کا افتتاح کیا۔ یہ لیبارٹری ہندوستانی مدد سے قائم کی گئی ہے۔ وزیر دفاع نے نہا ترانگ میں واقع ٹیلی کمیونیکیشن یونیورسٹی میں آرٹیفیشل انٹیلیجنس لیبارٹری قائم کرنے کا بھی اعلان کیا۔ ہندوستان کے ملٹری کالج آف ٹیلی کمیونیکیشن انجینئرنگ اور ویتنام کی ٹیلی کمیونیکیشن یونیورسٹی نے آرٹیفیشل انٹیلیجنس اور کوانٹم ٹیکنالوجی کے شعبے میں ایک مفاہمت نامہ کا تبادلہ بھی کیا، جو دونوں ممالک کے درمیان اعلیٰ جامع اسٹریٹجک شراکت داری میں ایک اور اہم باب کو ظاہر کرتا ہے۔

دوطرفہ میٹنگ کے بعد وزیر دفاع نے ویتنام کے جنرل سکریٹری اور صدر تولام سے ملاقات کی۔ انہوں نے صدر جمہوریہ ہند اور وزیر اعظم کی جانب سے دلی مبارکباد پیش کی اور دفاع و سکیورٹی، تجارت و سرمایہ کاری، سمندری تعاون، رابطہ، ڈیجیٹل تبدیلی اور عوامی رابطوں سمیت مختلف شعبوں میں دوطرفہ تعاون کو مزید گہرا کرنے کے ہندوستان کے عزم کو دہرایا۔ دونوں رہنماؤں نے مشترکہ تہذیبی رشتوں، باہمی اعتماد اور یکساں اسٹریٹجک مفادات پر مبنی ہندوستان اور ویتنام کے درمیان مضبوط اور دیرینہ دوستی کی دوبارہ توثیق کی۔ انہوں نے ہندوستان ویتنام جامع اسٹریٹجک شراکت داری کی مسلسل ترقی پر اطمینان کا اظہار کیا۔

ویتنام کے صدر نے بڑھتے ہوئے دوطرفہ تعاون کی ستائش کی اور ویتنام کی ترقی اور اسٹریٹجک ترجیحات میں ہندوستان کے کردار کو ایک اہم شراکت دار کے طور پر تسلیم کیا۔ انہوں نے دونوں ممالک کے درمیان جدید جامع شراکت داری کے ایک اہم ستون کے طور پر بڑھتے ہوئے دفاعی تعاون کا خیر مقدم کیا اور اعتماد ظاہر کیا کہ آنے والے برسوں میں دوطرفہ تعلقات اور زیادہ مضبوط ہوں گے۔ مسٹر سنگھ نے دن کی شروعات ویتنام کے بانی رہنما اور سابق صدر ہو چی منہ کی 136 ویں سالگرہ پر ان کی سمادھی پر خراج عقیدت پیش کر کے کی۔ انہوں نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، ان کی بصیرت، قیادت اور قومی آزادی اور عالمی یکجہتی کے تئیں ان کا دیرینہ عزم نسلوں کو متاثر کرتا رہے گا۔ انہوں نے ہندوستان-ویتنام کی مضبوط دوستی کی بنیاد بھی رکھی، جو مشترکہ اقدار اور باہمی احترام پر مبنی ہے۔ ہندوستان اور ویتنام کے درمیان باہمی اعتماد، مشترکہ اقدار اور دفاع، سکیورٹی اور علاقائی استحکام میں قریبی تعاون پر مبنی مضبوط تعلقات ہیں۔

تیل کی پیداوار بڑھانے میں ناکام رہی ہے مودی حکومت

پٹرول-ڈیزل پالیسی، او این جی سی اور حکومت کی نیت پر کانگریس نے اٹھائے سوال

نئی دہلی۔ کانگریس کے سینئر لیڈر اور راجیہ سبھا رکن شکتی سنگھ گوہل نے ایک پریس کانفرنس کے دوران مرکزی حکومت اور وزیر اعظم نریندر مودی کی عوام مخالف پالیسیوں کے سبب سخت تنقید کی۔ انھوں نے الزام عائد کیا کہ موجودہ حکومت کی پالیسیوں کی وجہ سے نہ صرف ٹرانسپورٹ شعبہ اور کسان متاثر ہو رہے ہیں بلکہ ملک کی توانائی سے متعلق خود کفالت بھی خطرے میں پڑ رہی ہے۔ انہوں نے میڈیا اہلکاروں کے سامنے پٹرول اور ڈیزل کی فراہمی، سرکاری پالیسیوں اور او این جی سی کے کام کاج پر کئی سنگین سوالات بھی اٹھائے۔ پریس کانفرنس کے دوران شکتی سنگھ گوہل نے کہا کہ حال ہی میں وہ گجرات کے سوراشٹر خطے کے دورے پر تھے جہاں ان کی ملاقات ٹرانسپورٹ ایسوسی ایشن سے وابستہ کچھ افراد سے ہوئی۔ ان کے مطابق ٹرانسپورٹرز نے شکایت کی کہ جب وہ اپنے ٹرکوں میں ڈیزل بھروانے جاتے ہیں تو انہیں صرف 25 لیٹر ڈیزل فراہم کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹرانسپورٹرز کا یہ بھی کہنا تھا کہ چونکہ ان کے ٹرک طویل فاصلے طے کرتے ہیں، اس لیے اتنی کم مقدار میں فراہم کیا جانے والا ڈیزل بہت جلد ختم ہو جاتا ہے اور اس سے ان کے کام کاج میں مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔

شکتی سنگھ گوہل کے مطابق جب انہوں نے اس معاملے پر کچھ پٹرول پمپ مالکان سے بات کی تو انہیں بتایا گیا کہ اوپر سے دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ ڈیزل کی فروخت کم کی جائے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ کسانوں کے ساتھ بھی اسی طرح کا رویہ اختیار کیا جا رہا ہے۔ کسانوں کو گاڑیوں میں تو ڈیزل دیا جا رہا ہے، لیکن گیلن یا ڈبوں میں ڈیزل فراہم کرنے پر پابندی جیسی صورت حال پیدا کر دی گئی ہے۔ اگر کسی صورت میں گیلن میں ڈیزل دینا بھی پڑتا ہے تو انتہائی محدود مقدار میں دیا جا رہا ہے، جس کی وجہ سے کسان شدید پریشانی کا سامنا کر رہے ہیں۔

شکتی سنگھ گول نے پی ایم مودی پر عوام کے لیے الگ اور خود کے لیے الگ پالیسی اختیار کرنے کا سنگین الزام بھی عائد کیا۔ انھوں نے اپنی بات کو واضح کرنے کے لیے مہاتما گاندھی سے متعلق ایک واقعہ بھی بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ ''ایک خاتون اپنے بیٹے کے ساتھ گاندھی جی کے پاس گئی اور کہا باپو، میرا بیٹا آپ کو بھگوان کی طرح مانتا ہے۔ آپ اس سے کہیے کہ یہ گڑ نہ کھائے۔ گاندھی جی نے جواب دیا اگلے ہفتہ آنا، میں اس سے کہہ دوں گا۔'' وہ آگے کہتے ہیں کہ ''ایک ہفتہ بعد جب خاتون دوبارہ آئی تو گاندھی جی نے بچے کو گڑ کھانے سے منع کیا اور بتایا کہ یہ اس کی صحت کے لیے اچھا نہیں ہے۔ جب خاتون نے پوچھا کہ یہ بات پہلے بھی کہی جا سکتی تھی تو گاندھی جی نے جواب دیا کہ میں خود ایک ہفتہ پہلے تک گڑ کھاتا تھا۔ جب میں نے کھانا بند کیا، تب میں نے آپ کے بیٹے کو بھی منع کیا۔'' اس واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے شکتی سنگھ گوہل نے وزیر اعظم نریندر مودی کو تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ مودی گجرات آئے، کئی ریلیوں سے خطاب کیا اور لوگوں کو مشورہ دیا کہ پٹرول-ڈیزل کا کم استعمال کریں، بیرونِ ملک سفر کم کریں اور زیادہ سے زیادہ بسوں سے سفر کریں۔ لیکن چند گھنٹوں بعد وہ خود بیرون ملک روانہ ہو گئے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت کی باتوں اور عمل میں بڑا فرق موجود ہے۔

شکتی سنگھ گوہل نے سابق وزیر اعظم جواہر لعل نہرو کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جن نہرو پر پی ایم مودی اکثر تنقید کرتے ہیں، دراصل انہی نہرو نے ملک کو پٹرول، ڈیزل اور گیس کے میدان میں خود کفیل بنانے کی بنیاد رکھی تھی۔ انہوں نے کہا کہ نہرو نے 1955 میں اپنے ویژن کے تحت 'آئل اینڈ نیچرل گیس ڈائریکٹوریٹ' کی شروعات کی تھی اور کیشو دیو مالویہ کو اس کی ذمہ داری سونپی تھی۔ اس کے بعد 14 اگست 1956 کو 'آئل اینڈ نیچرل گیس کمیشن' یعنی او این جی سی کا قیام عمل میں آیا۔ گوہل نے کہا کہ ملک میں گھریلو سطح پر دستیاب پٹرول، ڈیزل اور گیس کا تقریباً 70 فیصد حصہ او این جی سی کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔

نیٹ پیپر لیک کے خلاف راجستھان میں نوجوانوں کا احتجاج

ہنومان گڑھ، (یو این آئی) نیٹ یو جی 2026 امتحان منسوخ ہونے کے بعد راجستھان کے ہنومان گڑھ میں طالب علموں نے منگل کو ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے مرکزی حکومت اور نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کے خلاف احتجاج کیا اور جم کر نعرے بازی کی۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق طالب علموں نے این ٹی اے کے طریقہ کار پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ برسوں سے دن رات کوچنگ اداروں میں تیاری کرنے والے طلبہ وطالبات بھاری مالی بوجھ اٹھاتے ہوئے پڑھائی کرتے ہیں۔ کئی طالب علم گھر بار سے دور رہ کر خواب دیکھ رہے تھے کہ اس بار میڈیکل کالج میں داخلہ مل جائے گا، لیکن امتحان منسوخ ہونے سے سب کچھ تاریک ہو گیا۔ مظاہرین نے کہا کہ امتحان منسوخ ہونے اور مستقبل کی غیر یقینی صورتحال کی وجہ سے کئی امیدوار شدید ذہنی تناؤ میں ہیں۔ کچھ معاملات میں خودکشی کی خبریں بھی سامنے آئی ہیں۔ طالب علموں نے مطالبہ کیا کہ قصورواروں کے خلاف سخت قانونی کارروائی ہو اور متاثرہ طلبہ اور ان کے خاندانوں کو انصاف ملے۔

فالٹا اسمبلی سیٹ سے پارٹی کے امیدوار جہانگیر خان نے واپس لیا نام

ترنمول کانگریس نے بی جے پی کو 'بنگال مخالف' قرار دیا، بی جے پی پر دباؤ ڈالنے کا الزام

کولکاتہ (ایجنسی) مغربی بنگال کے فالٹا اسمبلی حلقہ میں 21 مئی کو پھر سے ووٹنگ ہونے جا رہی ہے۔ ووٹنگ سے محض 48 گھنٹے قبل ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے امیدوار جہانگیر خان نے انتخابی میدان سے اپنے قدم پیچھے کھینچ لیے ہیں۔ انہوں نے اس حوالے سے کہا کہ وہ ذاتی وجوہات کی بنا پر اپنا نام واپس لے رہے ہیں۔ ان کے اس فیصلے نے سب کو حیران کر دیا ہے۔ نام واپسی کا اعلان کرتے ہوئے جہانگیر خان نے کہا کہ ''ہمارے وزیر اعلیٰ فالٹا کی ترقی کے لیے ایک خصوصی پیکج فراہم کرا رہے ہیں، اس لیے فالٹا کے عوام کے مفاد میں جمعرات کو ہونے والے دوبارہ انتخاب سے اپنا نام واپس لے رہا ہوں۔'' واضح رہے کہ حالیہ اختتام پذیر اسمبلی انتخاب کے دوران جہانگیر خان کافی سرخیوں میں رہے تھے۔ انتخاب کے دوران یو پی کے معروف آئی پی ایس افسر اجے پال شرما کی بطور آبزرور تعیناتی پر سوال کھڑے کیے تھے۔ انہوں نے کہا تھا کہ یہ بنگال ہے اگر وہ (اجے پال شرما) سنگھم ہیں تو میں پشپا ہوں۔ ان کا یہ بیان سوشل میڈیا پر کافی وائرل ہوا تھا۔ دراصل انتخاب میں ڈیوٹی لگنے کے بعد آئی پی ایس افسر اجے پال شرما کو سنگھم کہا گیا تھا۔ انہوں نے جہانگیر خان کے اہل خانہ کو وارننگ دیتے ہوئے کہا تھا کہ ''اسے بتا دینا اگر اس کے آدمی دھمکی دیتے رہے تو ہم اس سے اچھی طرح نمٹیں گے، پھر رونا یا پچھتانا مت۔'' اس کے جواب میں جہانگیر نے خود کو پشپا بتایا تھا۔

جہانگیر خان کے بیان کے بعد ترنمول کانگریس نے سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ امیدوار کا فیصلہ ان کا ذاتی فیصلہ ہے، پارٹی کا نہیں۔ پارٹی کی جانب سے جاری بیان میں الزام لگایا گیا کہ 4 مئی کو انتخابی نتائج سامنے آنے کے بعد صرف فالٹا اسمبلی حلقے میں ترنمول کانگریس کے ایک سو سے زیادہ کارکنوں کو گرفتار کیا گیا۔ ترنمول کانگریس نے اپنے بیان میں کہا کہ پارٹی دفاتر میں توڑ پھوڑ کی گئی، کئی دفاتر پر زبردستی قبضہ کیا گیا اور کارکنوں کو مسلسل ڈرایا دھمکایا گیا۔ پارٹی کے مطابق بار بار شکایت کے باوجود الیکشن کمیشن نے کوئی مؤثر کارروائی نہیں کی اور صورتحال پر خاموشی اختیار کیے رکھی۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ شدید دباؤ اور سرکاری ایجنسیوں کی کارروائیوں کے باوجود ترنمول کانگریس کے کارکن چٹان کی طرح ڈٹے ہوئے ہیں اور بھارتیہ جنتا پارٹی کی مبینہ دھمکیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ پارٹی نے کہا کہ کچھ لوگ آخر کار اس دباؤ کے سامنے جھک گئے اور انہوں نے انتخابی میدان چھوڑنے کا فیصلہ کیا، جس کی پارٹی سخت مذمت کرتی ہے۔

یمنا بازار میں مقیم 310 سے زائد خاندانوں کو عدالت سے نہیں ملی راحت، انہدامی کارروائی پر روک لگانے سے ہائی کورٹ کا انکار

نئی دہلی (ایجنسی) دہلی ہائی کورٹ نے منگل کو یمنا بازار علاقے میں رہ رہے 310 سے زائد خاندانوں کو جاری کیے گئے بے دخلی نوٹس کو چیلنج کرنے والی عرضی خارج کر دی ہے۔ جسٹس پروشیندر کمار کورو نے عرضی گزار یمنا بازار ریزیڈنٹس ویلفیئر ایسوسی ایشن کی جانب سے مجوزہ انہدامی کارروائی پر ایک ہفتے کے لیے روک لگانے کی عرضی کو بھی نامنظور کر دیا ہے۔ عرضی گزار نے کہا تھا کہ کل انہدامی کارروائی شروع ہونے کا امکان ہے۔ عدالت نے کہا کہ درخواست ایک ایسوسی ایشن کی طرف سے دائر کی گئی تھی، لیکن اس کے ارکان کی طرف سے صحیح اتھارائزیشن اور نتائج کو برداشت کرنے کے لیے ان کے بائنڈنگ ایفی ڈیوٹ (حلف نامے) کی کمی تھی۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ یہ عدالت اس رٹ پٹیشن پر سماعت نہیں کرنا چاہتی۔ یہ کوئی مفاد عامہ کی عرضی نہیں ہے اور اسے مقامی رہائشیوں کے کہنے پر ایسوسی ایشن نے دائر کیا ہے۔ اتھارائزیشن کے بغیر، درخواست قابل سماعت نہیں ہے۔ وہ رہائشیوں کی اتھارائزیشن کے ساتھ صحیح درخواست دائر کرنے کے لیے آزاد ہیں۔ یمنا بازار ریزیڈنٹس ویلفیئر ایسوسی ایشن کی طرف سے دائر درخواست میں ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایکٹ، 2005 کے تحت جاری کیے گئے ڈیمولیشن نوٹس کو منسوخ کرنے اور مجوزہ کارروائی کے خلاف عبوری ریلیف کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ عرضی گزار نے دلیل دی کہ یہ کارروائی من مانی تھی اور یمنا کے سیلابی میدانوں میں آفت کے خطرے کے بے بنیاد دعووں پر مبنی تھی۔ عرضی میں کہا گیا کہ کارروائی مکمل طور پر من مانی، غیر آئینی اور ہندوستان کے آئین کی دفعہ 14، 19، 21 اور 25 کی خلاف ورزی ہے، کیونکہ مدعا علیہان نے یمنا گھاٹوں کی پرانی تاریخی، ثقافتی، مذہبی اور آرکیٹیکچرل شناخت اور وہاں نسلوں سے رہ رہے پنڈ برادری پر غور کیے بغیر، پوری تاریخی بستی کو جان بوجھ کر غیر قانونی تجاوزات کا کلسٹر 'مان لیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ یمنا بازار کا علاقہ دہلی کے ماحولیاتی طور پر حساس 'او-زون' میں یمنا کے سیلابی میدان میں آتا ہے، جہاں ہر سال سیلاب آنے سے بار بار خطرہ بنا رہتا ہے۔ افسران نے بے دخلی کو درست قرار دیا کیونکہ بار بار سیلاب آنے کی وجہ سے ہر سال وہاں رہنے والے لوگوں کو محفوظ مقام پر منتقل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

بستر کو ترقی اور خوشحالی کا ماڈل بنایا جائے گا

جب تک بستر کا ہر شہری ترقی کے دھارے سے پوری طرح نہیں جڑ جاتا، تب تک نکسلزم کا خاتمہ نامکمل مانا جائے گا: امت شاہ

جگدل پور، (یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے بستر کی ترقی، نکسلزم کے خاتمے اور قبائلیوں کے بااختیار بنانے کے سلسلے میں مرکزی حکومت کے نقطہ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے منگل کو یہاں کہا کہ آنے والے پانچ برسوں میں اس علاقے کو ترقی اور خوشحالی کے ماڈل کے طور پر قائم کیا جائے گا۔ مسٹر شاہ نے دو روزہ بستر دورے کے بعد یہاں پریس کانفرنس میں کہا کہ مرکزی حکومت نے بستر اور نکسل متاثرہ علاقوں کے لیے تین ستونوں پر مبنی ایکشن پلان تیار کیا ہے۔ اس کے تحت سکیورٹی اور ترقی کو ساتھ لے کر چلنا، نوجوانوں اور خواتین کے مستقبل کو محفوظ اور بااختیار بنانے کے لیے سائنسی پروگرام نافذ کرنا اور قبائلی ثقافت، روایتوں اور ورثے کے تحفظ اور فروغ کو یقینی بنانا شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی ترغیب سے شروع کیے گئے 'بستر پنڈوم' نے مقامی ثقافت کو قومی شناخت دلانے کا کام کیا ہے۔ اس تقریب میں مقامی زبان، پکوان، دستکاری اور روایتی فنون کو اسٹیج دیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ پہلے مرحلے میں 45 ہزار لوگوں نے حصہ لیا تھا، جبکہ بعد میں شرکاء کی تعداد بڑھ کر تین لاکھ 94 ہزار تک پہنچ گئی۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ گاؤں کی سطح سے شروع ہو کر تحصیل، ضلع اور ڈویژن کی سطح تک مقابلے منعقد کیے گئے، جس سے بڑی تعداد میں لوگ اپنی ثقافت کے تحفظ سے جڑے۔ انہوں نے بتایا کہ اب تک دو بار 'بستر اولمپک' منعقد کیے جا چکے ہیں اور حالیہ ایونٹ میں تین لاکھ 94 ہزار کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ بازآباد کیے گئے نکسلی خاندانوں اور سابق نکسل متاثرہ نوجوانوں نے بھی اس میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

مسٹر شاہ نے کہا کہ وزیر اعظم مودی نے نکسل متاثرہ علاقوں کے لیے 'سکیورٹی سے اعتماد، اعتماد سے ترقی، ترقی سے خوشحالی اور خوشحالی سے سچوریشن' کا واضح ہدف مقرر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک بستر کا ہر شہری ترقی کے دھارے سے پوری طرح نہیں جڑ جاتا، تب تک نکسلزم کا خاتمہ نامکمل مانا جائے گا۔ انہوں نے ماؤنواز نظریہ سے وابستہ لوگوں کو پیغام دیتے ہوئے کہا کہ تشدد کسی مسئلے کا حل نہیں ہو سکتا۔ جمہوری اقدار، تعاون اور ترقی کا تصور ہی معاشرے اور فرد کو آگے بڑھا سکتا ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ نکسلزم کی وجہ سے بستر دہائیوں تک ترقی سے محروم رہا۔ اسکول اس لیے نہیں بن سکے کیونکہ انہیں اڑا دیا گیا، اسپتالوں کا کام کاج متاثر ہوا اور بینکنگ کا نظام درہم برہم رہا۔ انہوں نے ایک بڑا اعلان کیا کہ بستر میں سکیورٹی فورسز کے ذریعے قائم کیے گئے 200 کیمپوں میں سے 70 کیمپوں کو اب 'ویر شہید گونڈادھور سیوا ڈیرا' میں تبدیل کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ان سیوا ڈیروں کے ذریعے حکومت گاؤں گاؤں اور گھر گھر تک پہنچے گی۔ یہاں بینکنگ کی سہولت، آدھار کارڈ بنانے، ڈیجیٹل خدمات، کامن سروس سینٹر، سستی راشن کی دکان، ہیلتھ سینٹر، پرائمری اسکول اور آنگن واڑی جیسی سہولیات دستیاب کرائی جائیں گی۔ مسٹر شاہ نے بتایا کہ کامن سروس سینٹرز کے ذریعے مرکز اور ریاستی حکومت کی 371 اسکیموں کا فائدہ گاؤں والوں تک پہنچایا جائے گا۔

تیجسوی یادو کا الزام: بہار کی این ڈی اے حکومت خواتین کے خلاف جرائم روکنے میں ناکام رہی

پٹنہ، (یو این آئی) بہار اسمبلی میں قائدِ حزبِ اختلاف تیجسوی یادو نے منگل کے روز بہار میں خواتین کے خلاف بڑھتے جرائم پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ خواتین کو بااختیار بنانے کے نام پر انتخابات جیتنے والی نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) حکومت ریاست میں خواتین کے خلاف جرائم پر قابو پانے میں مکمل طور پر ناکام رہی ہے۔ صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے تیجسوی یادو نے کہا کہ بہار انتخابات کے دوران خواتین کو بااختیار بنانے کا جھوٹا نعرہ دے کر ووٹ حاصل کرنے کے لیے انہیں 10 ہزار روپے دیے گئے اور تمام خواتین کو مستقبل میں دو لاکھ روپے دینے کا وعدہ کیا گیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ دو لاکھ روپے دینے کا وعدہ پس منظر میں چلا گیا ہے اور ووٹ حاصل کرنے کے لیے پیسہ خرچ کرنے کے باعث ریاستی خزانہ خالی ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں ترقیاتی منصوبے ٹھپ پڑے ہیں اور حکومت کے پاس انتظامی امور چلانے اور ملازمین کو وقت پر تنخواہیں دینے کے لیے بھی رقم نہیں ہے۔ ان کے مطابق، خراب معاشی صورتحال سے نمٹنے کے لیے مجموعی طور پر 71 ہزار کروڑ روپے قرض لینے کا انتظام کیا گیا ہے اور ریاست مسلسل قرض میں ڈوبتی جا رہی ہے۔ قائدِ حزبِ اختلاف نے کہا کہ وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری کے بڑے بڑے دعووں کے باوجود ریاست میں خواتین کے ساتھ زیادتی اور جرائم کے واقعات رکنے کا نام نہیں لے رہے۔

مسجد کمال مولیٰ پر ہائی کورٹ کا فیصلہ ناقابلِ قبول: آل انڈیا ملی کونسل

نئی دہلی۔ مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کی اندور بنچ نے 15 مئی 2026 کو ضلع دھار کی تاریخی اور قدیم مسجد ''کمال مولا مسجد'' کو جس انداز سے سرسوتی دیوی کا مندر قرار دیتے ہوئے اے ایس آئی کے 2003 کے انتظام کو منسوخ کر کے جو فیصلہ دیا ہے، آل انڈیا ملی کونسل کسی بھی طرح مذکورہ فیصلہ کو قبول نہیں کر سکتی؛ کیوں کہ اسے حقائق وشواہد کے بجائے ادبی وروایتی حوالوں سے راجہ بھوج سے منسلک سرسوتی مندر قرار دیا گیا ہے۔ مرکزی دفتر آل انڈیا ملی کونسل سے جاری پریس نوٹ میں کارگزار صدر کونسل، مولانا انیس الرحمن قاسمی نے کہا ہے کہ 11 ویں صدی کی کمال مولا مسجد جو آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا کی نگرانی میں ہے اور جو 2003 میں اے ایس آئی کے ایک انتظام کے تحت ہندو برادری کو منگل کے دن پوجا کرنے کی اجازت دی گئی تھی، جب کہ مسلم کمیونٹی کو جمعہ کے دن نماز پڑھنے کی اجازت تھی، لیکن بعد ازاں ہندوؤں کے ایک طبقہ کے ذریعہ مدھیہ پردیش ہائی کورٹ میں مذکورہ فیصلہ کے خلاف نماز پڑھنے پر روک لگانے کا مطالبہ کر دیا گیا، لیکن سپریم کورٹ میں مسلم کمیونٹی کی اپیل کے بعد ہندو برادری کے اس مطالبہ پر روک لگا دی گئی تھی، ہائی کورٹ نے جس طرح اے ایس آئی کے سابقہ فیصلہ کے خلاف سائٹ سروے کرایا جو قطعی درست نہیں تھا، عدالت عظمیٰ نے مذکورہ سروے رپورٹ کو سیل کرنے، فریقین کو کاپیاں فراہم کرنے اور حتمی سماعت پر ان کے اعتراضات پر غور کرنے کے لیے مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کو ہدایت دی تھی۔ کارگزار صدر کونسل نے آگے کہا کہ حالیہ مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کا فیصلہ ہمیں کسی طرح قابل قبول نہیں ہے۔

انھوں نے آگے یہ بھی کہا کہ بابری مسجد کے قضیہ کو جس انداز سے سیاسی شکل دی گئی اور پھر عدالتوں پر جس انداز سے دباؤ بنایا گیا، ہمارے سبھی مخلص اکابرین نے تادم حیات بابری مسجد کی بازیابی کی تحریک کے لیے جس طرح جدوجہد کی تھی، ہم آج بھی اپنی اس تحریک کو بھول نہیں پائے ہیں اور ہماری ہر سطح پر یہ کوشش رہنی چاہیے کہ ہم ''کمال مولا مسجد'' سے کسی بھی حال میں دستبرداری کو اپنی مجبوری نہ سمجھیں۔ ضرورت ہے کہ ہم ملک کی تمام دور اندیش قیادت کو ساتھ لے کر حکومت ہند کے ذریعہ مدوّن شدہ Places of Worship Act 1991 کو پیش نظر رکھ کر اپنی قانونی لڑائی لڑیں، کیوں کہ ہم مذکورہ قانون 1991 کی قطعی خلاف ورزی کو برداشت نہیں کریں گے اور ہماری یہ لڑائی آگے بھی جاری رہے گی۔ مسلم قیادت پہلے بھی مضبوط تھی اور ہمیں امید ہے کہ آج بھی پوری مضبوطی سے ہماری قیادت اس فیصلہ کے خلاف اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ انھوں نے ملک کے سبھی انصاف پسندوں سے کہا کہ ہائی کورٹ کے اس مبہم فیصلہ کے خلاف آواز بلند کریں کہ اسے ہم قطعی قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں، اس کے خلاف ہمیں متواتر و مسلسل جدوجہد کرنا ہوگا۔

ڈاکٹر محمد فیروز دہلوی کے انتقال پر تعزیتی نشست

نئی دہلی۔ دہلی کی گنگا جمنی تہذیب اور اردو ادب کی ممتاز نمائندہ شخصیت، معروف ادیب، محقق اور استاد ڈاکٹر محمد فیروز دہلوی کے سانحۂ ارتحال پر آج اردو اکادمی، دہلی میں ایک تعزیتی نشست منعقد کی گئی۔ نشست میں اکادمی کے سکریٹری جناب لیکھ راج سمیت تمام اسٹاف ممبران نے شرکت کی اور مرحوم کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر محمد فیروز دہلوی کی علمی، ادبی اور تہذیبی خدمات کو تفصیل سے یاد کیا گیا۔ سکریٹری اردو اکادمی جناب لیکھ راج نے مرحوم کے اہلِ خانہ سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر فیروز دہلوی کی وفات اردو دنیا خصوصاً دہلی کی تہذیبی فضا کے لیے ایک بڑا نقصان ہے۔ اردو اکادمی، دہلی کے اسسٹنٹ پبلی کیشن آفیسر محمد ہارون نے کہا کہ ڈاکٹر محمد فیروز دہلوی دہلی کی زندہ تہذیبی روایت کے حقیقی امین تھے۔ انھوں نے اپنی تحریروں، تحقیق، تدریس اور صحافتی خدمات کے ذریعے اردو زبان وادب بالخصوص قدیم دہلی کی تہذیب وثقافت کے تحفظ اور فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ انھوں نے مزید کہا کہ ڈاکٹر محمد فیروز دہلوی نہ صرف ایک بلند پایہ محقق اور استاد تھے بلکہ دہلی کی تہذیبی شناخت کے معتبر ترجمان بھی تھے۔ ان کی تحریروں میں دہلی کی شائستگی، تہذیبی روایت اور علمی وقار کی جھلک نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ اردو زبان وادب کے لیے ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی اور ان کا علمی وادبی سرمایہ نئی نسل کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہوگا۔ ڈاکٹر محمد فیروز دہلوی 5 نومبر 1942 کو دہلی کے ایک معزز خاندان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم میونسپل پرائمری اسکول جبکہ ثانوی تعلیم اینگلو عربک ہائر سیکنڈری اسکول سے حاصل کی۔ بعد ازاں دہلی کالج (ایوننگ) سے بی اے آنرز (اردو) اور دہلی یونیورسٹی سے ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ ان کا تحقیقی مقالہ ''میر مہدی مجروح: حیات وتصانیف'' علمی حلقوں میں بے حد سراہا گیا۔ انھوں نے 1960 میں صحافت سے عملی زندگی کا آغاز کیا اور دہلی کے مختلف معروف اردو جرائد سے وابستہ رہے۔ بعد ازاں ذاکر حسین دلّی کالج (ایوننگ)

1991 عبادت گاہ قانون کو نظر انداز کرنا آئینی نظم و نسق کیلئے خطرہ: محمد علی

بھوج شالہ-کمال مولا مسجد فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے کا اعلان، پرسنل لا بورڈ کی حمایت

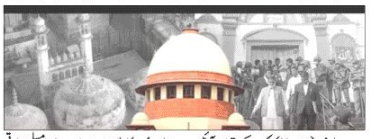

سہارنپور (احمد رضا) ملک کے مقدس آئین کے خلاف جا کر سیاسی آقاؤں کو خوش کرنے کے لیے من گھڑت فیصلہ کیا جانا ملک کے امن و استحکام کیلئے بڑا خطرہ ہے، اگر مرکزی کے پاس شدہ place of worship Act1991 کی روح سے بھی راست متصادم ہے بورڈ کے ترجمان نے آگے کہا کہ مگھ آثار قدیمہ کا سابقہ موقف بھی اس جگہ کی مشترکہ مذہبی حیثیت کو تسلیم کرتا تھا، بعد ہی درست ہے سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے کہا کہ کئی دہائیوں تک ASI کے ریکارڈ اور سرکاری سائن بورڈز میں اس مقام کو "بھوج شالا کمال مولا مسجد" کہا جاتا رہا، جو اس کے متنازعہ اور مشترکہ مذہبی کردار کی سرکاری قبولیت تھی نیز 2003 کے انتظامی بندوبست کے تحت: ہندوؤں کو منگل کے دن پوجا کی اجازت دی گئی تھی جبکہ مسلمانوں کو جمعہ کی نماز ادا کرنے کی اجازت تھی۔ یہ بندوبست اس بات کا ثبوت تھا کہ ASI دونوں برادریوں کے تاریخی دعووں اور عبادتی حقوق کو تسلیم کرتا تھا۔ اس لیے ہائی کورٹ کی جانب سے اس انتظام کو ختم کرنا ASI کے سابقہ موقف سے بھی انحراف ہے انہوں نے کہا کہ عدالت میں مسلم فریق کا موقف تھا کہ تاریخی ریونیو ریکارڈز میں اس عمارت کو مستقل طور پر مسجد کے طور پر درج کیا گیا ہے۔ نیز اب کوئی قابل تردید تاریخی ثبوت موجود نہیں جو یہ ثابت کرے کہ اسی مقام پر راجہ بھوج کے دور کا سرسوتی مندر قائم تھا۔ عدالت نے ریونیو ریکارڈز، نوآبادیاتی دور کے سرکاری دستاویزات، گزیٹیئرز اور صدیوں پر محیط مسلم عبادتی تعلق کو کوئی اہمیت نہیں دی انہوں نے آگے کہا کہ مگھ آثار قدیمہ کا سابقہ موقف ہے بورڈ کے ترجمان نے آگے کہا کہ مگھ آثار قدیمہ کا سابقہ موقف بھی اس جگہ کی مشترکہ مذہبی حیثیت کو تسلیم کرتا تھا، بعد ہی درست ہے سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے کہا کہ کئی دہائیوں تک ASI کے ریکارڈ اور سرکاری سائن بورڈز میں اس مقام کو "بھوج شالا کمال مولا مسجد" کہا جاتا رہا، جو اس کے متنازعہ اور مشترکہ مذہبی کردار کی سرکاری قبولیت تھی نیز 2003 کے انتظامی بندوبست کے تحت: ہندوؤں کو منگل کے دن پوجا کی اجازت دی گئی تھی جبکہ مسلمانوں کو جمعہ کی نماز ادا کرنے کی اجازت تھی۔ یہ بندوبست اس بات کا ثبوت تھا کہ ASI دونوں برادریوں کے تاریخی دعووں اور عبادتی حقوق کو تسلیم کرتا تھا۔ اس لیے ہائی کورٹ کی جانب سے اس انتظام کو ختم کرنا ASI کے سابقہ موقف سے بھی انحراف ہے انہوں نے کہا کہ عدالت میں مسلم فریق کا موقف تھا کہ تاریخی ریونیو ریکارڈز میں اس عمارت کو مستقل طور پر مسجد کے طور پر درج کیا گیا ہے۔ نیز اب کوئی قابل تردید تاریخی ثبوت موجود نہیں جو یہ ثابت کرے کہ اسی مقام پر راجہ بھوج کے دور کا سرسوتی مندر ثبوت نہیں بن سکتی۔ یہ فیصلہ عبادت گاہوں کے قانون 1991 کی روح کے خلاف ہے انہوں نے کہا افسوس ہے کہ ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے میں راجہ بھوج سے متعلق روایات، سنسکرت تعلیم کی تہذیبی بیانیے کو ترجیح دی ہے، جبکہ صدیوں پر محیط مسجد کی حیثیت، سرکاری ریکارڈز، ASI کا سابقہ مشترکہ انتظام اور آزادی کے بعد مذہبی حیثیت برقرار رکھنے کے آئینی اصول کو نظر انداز کر دیا۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کمال مولا مسجد کمیٹی کے اس اعلان کی تائید کرتا ہے کہ وہ اس فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرے گی سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے کہا کہ ہم سیکولر وطن پرست وفاداء ملک کے امن و استحکام کیلئے اور آپسی بھائی چارہ کے قیام کے لئے ملک کے آئین کے تحفظ کے لئے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کرنے میں پرسنل لا بورڈ کے ساتھ ساتھ عدم بھی تعاون دینے کے لئے کمال مولا مسجد کمیٹی کے ساتھ کھڑے ہیں!

مسلمان صرف عیدگاہوں اور مساجد میں ہی نماز ادا کریں گے

سہارنپور 19 مئی (یو این آئی) عوامی مقامات اور سڑکوں پر نماز ادا نہ کرنے سے متعلق وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی اپیل کے بعد سہارنپور ضلع میں مسلم تنظیموں، دینی اداروں اور علمائے کرام نے آئندہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر نماز صرف عیدگاہوں اور مساجد کے اندر ادا کرنے کا اجتماعی فیصلہ کیا ہے۔ مختلف مسلم تنظیموں نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ سرکاری ہدایات پر مکمل عمل کریں اور کسی بھی صورت میں عوامی مقامات یا سڑکوں پر نماز ادا نہ کریں۔ دیوبند عیدگاہ کے سکریٹری انس صدیقی نے منگل کو روزنامچا کہ دارالعلم دیوبند، دارالعلم وقف، جامع مسجد دیوبند اور عیدگاہ کمیٹی کے درمیان منعقدہ اجلاس میں یہ مشترکہ فیصلہ لیا گیا کہ 28 مئی کو عیدالاضحیٰ کی نماز صرف عیدگاہوں اور مساجد میں ادا کی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ دارالعلم وقف میں صبح 6 بجے، عیدگاہ میں 6 بج کر 15 منٹ پر دارالعلم کی رشیدیہ مسجد میں 6 بج کر 30 منٹ پر جبکہ جامع مسجد میں 6 بج کر 45 منٹ پر نماز ادا کی جائے گی۔ اس کے علاوہ محلوں کی مساجد میں بھی مختلف اوقات میں نماز کا اہتمام کیا جائے گا۔ انس صدیقی نے کہا کہ دیوبند عیدگاہ میں تقریباً 15 ہزار افراد بآسانی نماز ادا کر سکتے ہیں، اس لیے کسی بھی سڑک پر نماز پڑھنے کی ضرورت پیش نہیں آتی ہے۔ جمعیۃ حمایت الاسلام کے قومی صدر قاری ابرار جمال نے بھی مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ کسی بھی حالت میں سڑکوں پر نماز ادا نہ کریں اور صرف مقررہ مذہبی مقامات پر ہی نماز ادا کریں۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ عید کے موقع پر بھی جمعیۃ علمائے ہند کے قومی صدر اور دارالعلم دیوبند کے صدر مدرس مولانا ارشد مدنی نے مسلمانوں سے سرکاری ہدایات کا احترام کرتے ہوئے سڑکوں پر نماز ادا نہ کرنے کی اپیل کی تھی، جس کے بعد بڑی تعداد میں لوگوں نے محلوں کی مساجد اور عیدگاہوں میں نماز ادا کی تھی۔ مسلم تنظیموں کا کہنا ہے کہ مسلم سماج قانون اور انتظامی ہدایات کا احترام کرتا ہے اور کسی بھی قسم کے ٹکراؤ یا امن و امان کی صورتحال کو ختم کرنے والے حالات سے بچنا چاہتا ہے۔

روضہ حضرت حافظ عباس علی شاہ صاحبؒ پر سالانہ عرسِ سعید عقیدت و احترام کے ساتھ اختتام پزیر

امروہہ (پریس ریلیز): امروہہ بجنور روڈ پر واقع مشہور صوفی بزرگ پابند شریعت و طریقت، قطب دوران حضرت حافظ عباس علی شاہ صاحب قادری نقشبندی، سہروردی چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور حق بین و حق گو، سراج السالکین حضرت خواجہ مولانا احمد حسین شاہ صاحب قادری، نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (مجمع السلاسل) کا سالانہ عرس سعید و ابتی عقیدت، شان و شوکت اور احترام کے ساتھ عمل ہوا۔ عرس کا یہ دو روزہ پروگرام سجادہ نشین جناب حافظ احمد حسین شاہ صاحب کی سرپرستی اور زیرِ نگرانی منعقد ہوا۔ عرس کے موقع پر زائرین اور عقیدت مندوں کا تانتا بندھا رہا۔ ملک و قوم کی امن و امان اور ترقی کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ اس بارکت تقریب میں اتر پردیش حکومت کے سابق کابینہ وزیر اور موجودہ ایم ایل اے عامی محبوب علی، کھمل جین، اور سابق ایم ایل سی پریم بنسل نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ انہوں نے مزارِ اقدس پر حاضری دی، عقیدت کے پھول پیش کیے اور روایتی چادر پوشی کر کے ملک میں امن، بھائی چارے اور خوشحالی کی دعا مانگی۔ عرس کے موقع پر نعت و منقبت اور وعظ و نصیحت کی محفلیں سجیں، جن سے پورا ماحول فیضیاب ہوا۔ شہر کے معروف شعرائے کرام اور نثار خوان حضرت محمد مصطفیٰ زبیر بن سیفی، مرزا ساجد حسین اور مولانا سعد امروہوی نے بارگاہِ رسالت اور مزارِ اقدس پر بہترین نعتیں اور منقبت کے نذرانے پیش کر کے سامعین کو وجد میں لا دیا۔ اس موقع پر سجادہ نشین جناب حافظ احمد حسین شاہ صاحب نے اپنے صوفیانہ اور اصلاحی بیان میں بزرگوں کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کی زندگی کا اصل مقصد انسانیت کی خدمت، دلوں کو جوڑنا اور شریعتِ مطہرہ کی پاسداری ہے۔ آج کے دور میں ان بزرگوں کے بتائے ہوئے راستے اور محبت کے پیغام پر عمل پیرا ہونے کی سخت ضرورت ہے۔ عقیدتمندوں کی جانب سے قلیل اتحمد نے بتایا کہ عرس کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا، جس کے بعد نعت خوانی، قل شریف کی محفلیں، ختمِ خواجگان اور مراقبہ کی مجالس منعقد کی گئیں۔ تمام برکات کی زیارت اور پیرانِ عظام کے خلاف پٹھی کی رسم کی انتہائی عقیدت کے ساتھ ادا کی گئی۔ پروگرام کے اختتام پر تمام زائرین اور مہمانوں کے لیے وسیع بیانے پر لنگرِ عام (طعام) کا انتظام کیا گیا تھا۔ عرس کو کامیاب بنانے میں روضہ حضرت حافظ عباس علی شاہ صاحب کی انتظامی کمیٹی کے اراکین اور مقامی رضا کاروں کا اہم تعاون رہا۔ شرکاء میں بڑی تعداد میں عقیدت مندان کے ساتھ ساتھ حاجی خورشید انور، ہمداخان، خورشید انور، حاجی اویس مصطفیٰ رضوی، اکرام حسین زیدی، شجاع الحسن، نواب مولانا خلی وغیرہ و دیگر افرادِ کثیر اتحاد میں شریک تھے۔

بی جے پی ایم ایل اے نے اپنا چالان کاٹنے کی اپیل کی

دیوریا 19 مئی (پی این ایس) دیوریا صدر سے بھارتیہ جنتا پارٹی کے رکن اسمبلی ملھنو مشی تر پاٹھی کا بغیر ہیلمٹ موٹر سائیکل چلانے کا ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد انہوں نے خود پولیس سے اپنا چالان کاٹنے کی اپیل کی ہے۔ رکن اسمبلی نے کہا کہ اتوار کی صبح سمبر اپوروان واقع ان کی رہائش گاہ پر پارٹی کارکن پرمود منی نے ان سے اپنی نئی موٹر سائیکل چلانے کی درخواست کی تھی۔ تر پاٹھی نے کہا: "میں ان کی اس درخواست کو ٹال نہیں سکا اور بغیر ہیلمٹ موٹر سائیکل چلائی، جو ٹریفک قوانین کے خلاف ہے۔" انہوں نے کہا کہ اپنی غلطی کا احساس ہونے پر انہوں نے پولیس انتظامیہ کو خط لکھ کر کارروائی کرنے اور چالان جاری کرنے کی اپیل کی۔ بی جے پی رکن اسمبلی نے مزید کہا: "ہیلمٹ نہ ہونے کے باوجود میں ان کی درخواست رد نہیں کر سکا۔

اسلام ایک عملی طرز زندگی ہے: انس نقشبندی

گورکھپور، جامعہ الاصلاح اکیڈمی نورنگ آباد گورکھناتھ میں تین روزہ خصوصی سمر کلاسز کے دوسرے دن منگل کو بچوں کو قوت فکر و عمل کی اہمیت سکھائی گئی، بچوں نے اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے چلو اور بقرعید سے متعلق خوبصورت کارڈ بھی بنائے۔ کوآرڈینیٹر قاری محمد انس نقشبندی نے کہا کہ اسلام میں فکر اور عمل آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہیں، اسلام کے مطابق اچھے خیالات اس وقت تک بامعمل ہیں جب تک کہ وہ عمل میں تبدیل نہ ہو جائیں اور صحیح نیت کے بغیر کوئی بھی عمل حقیقتاً بے سود ہے، اسلام ہم تو ہم پر سستی اور سوچ بچار اور نیت کو سب سے اعلیٰ اور اہم مقام دیا گیا ہے، مشہور حدیث میں ہے کہ "اعمال کا دارومدار نیت پر ہے"، اگر آپ کے خیالات اور نیتیں نیک ہوں تو اچھے خیالات ضرور آپ کا جزء عظیم فرہاد بنا گا، چاہے آپ کسی وجہ سے انہیں پورا نہ کر سکیں، قرآن پاک بار بار انسانوں کو کائنات، زندگی اور اپنے وجود پر غور و فکر کرنے کا حکم دیتا ہے، اسلام ہم تو ہم پر سستی اور استدلال کو تر جیحا پسند کرتا ہے، اسلام لوگوں کے لیے ہمیشہ شبت و دراچھے خیالات رکھنے پر زور دیتا ہے، منفی خیالات یا منفی مفروضوں کی اتباع کو غلط سمجھتا ہے اسلام محض ایک نظریاتی ہمدرد نہیں ہے بلکہ ایک مکمل اور ایک مکمل اور عملی طرز زندگی ہے، طرز زندگی ہے، قرآن پاک جہاں بھی ایمان کا ذکر کرتا ہے، اس کے فوراً بعد عمل صالح (نیک کام) آتا ہے، اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ ہر شخص کو قیامت کے دن اس کے اعمال کا حساب دینا ہے۔ تاہم تر تے کہا کہ اسلام سکھاتا ہے کہ صرف دعا ہی کافی نہیں بلکہ زمین پر محنت بھی کرنی ہوگی، اسے توکل (اللہ تعالیٰ پر بھروسہ) کہا جاتا ہے، جس کا مطلب ہے اپنی تمام کوششیں لگانا اور پھر نتائج اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا، اسلام اس وقت منافقت یا منفق کہتا ہے جب کسی شخص کی نیت اور عمل میں تضاد ہو، ایک سچے مسلمان کے اندر منفی خیالات اور غاری اعمال بھیشہ ہم آہنگ ہونے چاہیے، اچھے خیالات سے مل کر نیک نیت بنتی ہے اور اچھی نیت اچھے اعمال کی طرف لے جاتی ہے، یہ اعمال طویل مدت میں کسی شخص کے کردار کا تعین کرتے ہیں۔ کلاس میں عائشہ خاتون، شیریں آصف، بلال احمد، فریدہ خاتون، ارجمند بانو، اویہ انصاری، گل افشاں خاتون، فرحین، شاہ پروین، فرحت، عائشہ عابد، یاسمین اختر، نازیہ خاتون، سیدہ صفیہ سمیت بہت سے بچے موجود رہے۔

بچوں نے بنایا حج و بقرعید کارڈ ☆ جامعہ الاصلاح اکیڈمی میں سمر کلاسز کا دوسرا دن

'موبائل ٹاور پر چڑھنے والی لڑکی' یادبے ضد کے آگے جھک گیا منگیتر، مہتاب اور نادیہ کا ہوا نکاح

بستی 19 مئی (پی این ایس) اتر پردیش کے بستی میں گزشتہ چار دن سے جاری ہائی وولٹیج ڈرامہ آخر کار شادی کی دھنوں اور خطبہ نکاح کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ "ٹاور ویمن" کے نام سے مشہور ہوئی نادیہ نے اپنی محبت کو حاصل کرنے کے لیے اپنی جان خطرے میں ڈالی تھی، بالآخر اپنی پرعزم جدوجہد میں کامیاب ہو گئیں۔ نادیہ کے مکمل عزم اور جذبے کے سامنے کارتے ہوئے، اس کے عاشق اور منگیتر، مہتاب کو آخر کار ہار ماننی پڑی۔ جوڑے کا نکاح ایک مقامی مولوی کی موجودگی میں مکمل روایتی رسومات کے ساتھ انجام دیا گیا۔ یہ واقعہ محبت کی ایک کہانی کے طور پر ابھر کر سامنے آیا ہے جس کا انجام خوشگوار ہوا۔ یہ انس و امان، سماجی دباؤ، اور انتظامی تدبر کے باہمی تعامل کا ایک قابل ذکر مثبت بن گیا ہے۔ اس کہانی کی اس وقت پوری ریاست اتر پردیش میں چرچا ہے۔ صرف 96 گھنٹوں کے اندر اندر، نادیہ نے دو مختلف تھانوں کے دائرہ اختیار میں موبائل ٹاور پر چڑھ کر خودکشی کی دھمکی دی تھی۔ اس کی دھمکی اس کا سلسلہ چار دن پہلے دالنگر تھانے کے علاقے میں شروع ہوا، جہاں نادیہ ایک اونچے موبائل ٹاور پر چڑھ گئی۔ اس کا مطالبہ تھا کہ اس کے منگیتر مہتاب کو فوری طور پر موقع پر بلایا جائے اور ان کی شادی بلا تاخیر کرا دی جائے۔ اس وقت پولیس اور مقامی معززین نے کسی طرح اس سے بحث کر کے اسے نیچے آنے پر آمادہ کیا اور یقین دلایا کہ شادی ضرور ہوگی۔ تاہم، جب دو لیڈ کی طرف سے کوئی ٹھوس کارروائی نہیں ہوئی اور دو دن گزر گئے اور جب وہ اپنے وعدوں سے مکرتے دکھائی دیے، تو نادیہ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ شکست قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے، اس نے دوبارہ دس میں ایک اور بلند و بالا ٹاور کا انتخاب کیا اور اس پر چڑھ گئی۔ ڈرامے کی اس دوسری قسط نے پولیس اور انتظامیہ کو مکمل طور پر ہلا کر رکھ دیا، کیونکہ اس بار نادیہ اس بات پر بضد تھی کہ وہ کسی بھی حالت میں اس وقت تک نہیں اترے گی جب تک کہ اس کا نکاح نہیں ہو جاتا۔ وہ پہلے ہی وارننگ دے چکی تھی کہ وہ اوپر سے چھلانگ لگا دے گی۔ جب صورتحال پوری طرح سے بے قابو ہو گئی اور ٹاور کے نیچے ایک بڑا ہجوم جمع ہو گیا تو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ستیندر رجھوش تیواری جو حالے وقوعہ پر پہنچے تھے۔ نے ذاتی طور پر صورتحال کو سنبھالا۔ انھوں نے حالات کا جائزہ لیا اور نوجوان خاتون کی ذہنی پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے فوری طور پر طاقت کے استعمال یا قانونی کارروائی کا سہارا لینے کے بجائے مشاورت کا راستہ اختیار کیا۔ سی اوستیندر رجھوش تیواری نے فوری طور پر نوجوان خاتون کے عاشق مہتاب کو اس کے اہل خانہ سمیت جائے وقوعہ پر طلب کیا۔ انھوں نے بند دروازوں کے پیچھے مہتاب اور اس کے والد کے ساتھ قانونی اور عملی دونوں پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہوئے طویل بحث کی۔ پولیس سرکل آفیسر نے انہیں سختی سے سمجھایا کہ اگر نوجوان خاتون نے کوئی خودکشی کا قدم اٹھایا تو قانونی الجھنوں، مقدمات اور عدالتی کارروائیوں کے درمیان ان کا پورا خاندان اور ان کا مستقبل تباہ ہو جائے گا۔ اس کے برعکس، انھوں نے ویلڈی، اگر وہ باہمی رضامندی سے شادی کریں گے، تو نہ صرف ایک نوجوان عورت کی جان بچ جائے گی، بلکہ دونوں خاندانوں کو سماجی احترام اور ذہنی سکون بھی ملے گا۔ مہتاب اور اس کے خاندان نے بالآخر نادیہ کے عزم اور پولیس کے دلائل کو تسلیم کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔ مہتاب نے بغیر کسی جبر کے شادی کے لیے اپنی تحریری اور زبانی رضامندی دے دی۔ اس کے فوراً بعد ایک مقامی مولوی کو قریب ہی کسی محفوظ اور مقدس مقام پر بلایا گیا۔ مولوی نے نکاح نامہ پڑھا، جس کے دوران نادیہ اور مہتاب دونوں نے باضابطہ طور پر تین بار قبول ہے، قبول ہے، قبول ہے" کہہ کر ایک دوسرے کو اپنے جیون ساتھی کے طور پر قبول کر لیا۔ نوبیاہتا جوڑے نے اب پولیس کی حفاظت میں اور دونوں خاندانوں کی مکمل رضامندی سے ایک ساتھ اپنی نئی زندگی کا آغاز کیا ہے۔ ڈی ایس پی ستیندر رجھوش تیواری نے کہا کہ اگر پولیس صرف طاقت کا استعمال یا قانون کی لاٹھی پر انحصار کرتی تو تنیجہ بہت ہی افسوسناک ہو سکتا تھا۔

ترنمول ایم پی کا سر قلم کرنے والے کو 1 کروڑ روپے انعام دینے کا اعلان

سکندر آباد نگر پالیکا چیئرمین ڈاکٹر پردیپ دیکشت کا متنازع بیان سوشل میڈیا پر وائرل

بلند شہر 19 مئی (پریس ریلیز) مغربی بنگال ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمنٹ سیونی گھوش سے جڑا تنازعہ اب سکندر آباد، بلند شہر تک پہنچ گیا ہے۔ ہندو تنظیموں کے احتجاج کے دوران سکندر آباد میونسپلٹی کے چیئرمین ڈاکٹر پردیپ دیکشت نے ایک متنازعہ بیان دیا ہے، جو سوشل میڈیا پر خوب وائرل ہو رہا ہے۔ انہوں نے ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمنٹ کا سر قلم کرنے والے کو ایک کروڑ روپے انعام دینے کا اعلان کیا ہے۔ ہندو تنظیموں کا الزام ہے کہ سیونی گھوش نے سوشل میڈیا پر بھگوان شیو اور شیو لنگ کے بارے میں قابل اعتراض پوسٹ شیئر کی تھی، جس سے ہندو برادری کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے۔ اس مسئلہ پر سکندر آباد میں احتجاجی مظاہرہ کیا گیا جس میں لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

احتجاج کے دوران خطاب کرتے ہوئے میونسپلٹی کے چیئرمین پردیپ دیکشت نے کہا کہ "3100 کلومیٹر تک اس کی تشہیر کی جائے گی جو بھی سیونی گھوش کا سر قلم کر کے لائے گا اسے میری طرف سے ایک کروڑ روپے کا نقد انعام دیا جائے گا۔" ان کے اس متنازعہ بیان کی ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہی ہے۔ اس بیان کے بعد اپوزیشن جماعتوں اور مقامی باشندوں نے سخت اعتراض کیا ہے۔ آئینی عہدے پر فائز عوامی نمائندے کے اس طرح کے تبصرے سے سوالات اٹھ رہے ہیں۔ کانگریس کے ضلع صدر ضیاء الرحمن ایڈوکیٹ نے کہا کہ بی جے پی چیئرمین کا بیان ظاہر کرتا ہے کہ بی جے پی خواتین کو بااختیار بنانے کے بارے میں کتنی سنجیدہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی لیڈروں کے اس طرح کے بیانات ان کی ذہنیت کو بے نقاب کرتے ہیں۔ تاہم اس پورے معاملے میں پولیس یا ضلع انتظامیہ کی جانب سے ابھی تک کوئی سرکاری بیان یا کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ وائرل ویڈیو نے علاقے میں سیاسی بحث چھیڑ دی ہے۔ اس ایس پی دیش کمار سنگھ نے کہا کہ وہ ابھی تک اس معاملے سے واقف نہیں ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ شکایت ملنے پر کارروائی کی جائے گی۔

عیدالاضحیٰ کے پیش نظر ٹانڈہ میں امن کمیٹی کی اہم میٹنگ

پر امن ماحول، صفائی اور قانون نظم برقرار رکھنے کی اپیل

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) عیدالاضحیٰ تہوار کو پر امن اور خوشگوار ماحول میں منانے کے لیے ایس ڈی ایم ٹانڈہ ڈاکٹر شمشی شنکھر کی صدارت میں نگر پالیکا پریشد ٹانڈہ کے مدنی ہال میں امن کمیٹی کی اہم میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں چیئرپرسن شاہنازنازنی اوٹانڈہ، شمم کمار سنگھ، کوتوالی انچارج دیپک سنگھ رگھوونشی سمیت معزز شہریوں اور عوامی نمائندوں نے شرکت کی۔ افسران نے شہریوں سے بھائی چارہ اور قانون نظم برقرار رکھنے پر زور دیا۔ عیدالاضحیٰ کے موقع پر صفائی، روشنی اور پانی کی بلا رکاوٹ فراہمی یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ جبکہ پولیس افسران نے افواہوں سے دور رہنے اور مشکوک سرگرمیوں کی اطلاع فوراً پولیس کو دینے کی اپیل کی۔ میٹنگ کے اختتام پر انتظامیہ نے شہریوں سے تعاون کی اپیل کرتے ہوئے عیدالاضحیٰ کو باہمی بھائی چارے اور صاف ستھرے ماحول میں منانے کا پیغام دیا۔

کانپور میں ایک نوجوان خاتون کا ہوٹل منیجر سمیت چار افراد پر گینگ ریپ کا الزام، پولیس نے شروع کر دی تفتیش

کانپور 19 مئی (پی این ایس) کلیان پور تھانہ علاقے میں ایک طالبہ نے ہوٹل منیجر اور اس کے تین ساتھیوں پر گینگ ریپ کا الزام لگایا ہے۔ متاثرہ لڑکی کا دعویٰ ہے کہ ہوٹل کے منیجر اور اس کے ساتھیوں نے اسے زبردستی شراب پلائی اور اس کے ساتھ زیادتی کی۔ واقعہ کے بعد وہ موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی۔ متاثرہ کے مطابق، وہ اتوار کی دوپہر شالیمار پور کے چھایا مینشن ہوٹل میں کسی ذاتی کام سے پہنچی۔ منیجر اور اس کے ساتھی اس کے ساتھ بدتمیزی کرنے لگے۔ جب اس نے ملزم کی حرکتوں پر احتجاج کرتے ہوئے فرار ہونے کی کوشش کی تو ایک نوجوان نے اسے زبردستی پیچھے کھینچ لیا۔ اس کے بعد ملزم نے ایک کمرے کے اس کی عصمت دری کی۔ متاثرہ کے مطابق جب وہ اپنی جان بچانے کے لیے بھاگی تو ملزمان نے اسے پکڑنے کے لیے سڑک تک اس کا پیچھا کیا۔

آگرہ میں بند پی ایچ سی پر سی ایم او اور سپا ایم پی میں تکرار؛ ایم پی نے دی وارننگ

آگرہ 19 مئی (پی این ایس) اعتماد پور اسمبلی حلقہ میں واقع لگا مہا سنگھ میں بند پرائمری ہیلتھ سنٹر کے لرسا نجوادی پارٹی کے ایم پی اور سی ایم او کے درمیان تکرار شروع ہو گیا۔ سی ایم او نے بتایا کہ پی ایچ سی میں صحت کی خدمات چوری کی وجہ سے معطل ہیں۔ ہیلتھ کیئر ورکر اور ڈاکٹر زخوفزدہ ہیں۔ اس پر ایس پی، ایم پی اور سی ایم او کے درمیان کافی تکرار ہوا۔ سماجوادی پارٹی، ایم پی رام جی لال سمن نے سی ایم او کو خبردار کیا کہ 15 دنوں کے اندر پی ایچ سی میں صحت کی خدمات بحال نہیں کی گئیں تو وہ اس کیس کی شکایت براہ راست وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے نگا مہا سنگھ کے دفاتر میں کریں گے۔ اطلاعات کے مطابق اتر پردیش حکومت کی طرف سے اعتماد پور اسمبلی حلقہ کے لگا مہا سنگھ میں تقریباً 2 کروڑ روپے کی لاگت سے بنایا گیا بنیادی صحت مرکز فی الحال بند ہے۔ اس پی ایم، ایم پی رام جی لال سمن نے سی ایم او کو 2 کروڑ روپے کی لاگت سے بنائے گئے پی ایچ سی کے بند ہونے کی اطلاع دی اور وجہ پوچھی۔ سی ایم او ڈاکٹر اروان سریواستو نے بتایا کہ وہاں چوری کی وارداتیں اکثر ہوتی رہتی ہیں، اس لیے اسے بند کر دیا گیا ہے۔ اس پی ایم، ایم رام جی لال سمن نے سوال کیا کہ پی ایچ سی کی عمارت کی تعمیر کے وقت مقامی خدشات پر کیوں غور نہیں کیا گیا۔ پی ایچ سی کے آپریشن پر غور کیوں نہیں کیا گیا؟ چوروں کے خلاف مقدمہ درج کرایا گیا ہے۔ ایس پی ایم نے وضاحت کی کہ چوروں کی وجہ سے صحت کی خدمات متاثر ہو رہی ہیں۔ محکمہ صحت نے نامعلوم چوروں کے خلاف ایف آئی آر درج کر لی۔ ایس پی ایم، ایم پی نے سی ایم او سے سوال کرتے ہوئے پوچھا کہ کیا پولیس اور محکمہ صحت نے اسپتال چوروں کے حوالے کر دیا ہے؟ وزیر اعلیٰ کی نئی افتتاحی پی ایچ سی اب چوروں کی وجہ سے بند ہے۔ یہ مضحکہ خیز لگتا ہے۔

قبائلی برادریوں کو معاشی طور پر خود کفیل بنانے کی مہم شروع

سیلف ہیلپ گروپس سے جوڑ کر خواتین کو بااختیار بنانے پر زور★گاؤں کی ترقی سے ہی ریاست اور ملک مضبوط ہوگا: کیشو پرساد موریہ★ 'ترقی یافتہ ہندوستان - جی رام جی ایکٹ 2025' دیہی خود انحصاری کی تاریخی پہل قرار

لکھنؤ:19 مئی۔ اتر پردیش حکومت نے دیہی علاقوں میں پسماندہ اور قبائلی برادریوں کو معاشی طور پر بااختیار بنانے کے لیے ایک خصوصی مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے، اتر پردیش ریاستی دیہی روزی روٹی مشن نے ریاست میں تمام قبائلی اور غیر شناخت شدہ کمیونیٹیز کو لازمی طور پر جوڑنے کے لیے ہدایات جاری کی ہیں جو پہلے ہی چیف منسٹر ہاؤسنگ اسکیم سے مستفید ہو چکے ہیں۔ یہ پہل مشن کے تصیم "سماجی شمولیت اور سماجی ترقی" کا حصہ ہے۔ ڈپٹی چیف منسٹر کا ماننا ہے کہ صرف گھر فراہم کرنا کافی نہیں ہے۔ ان خاندانوں کو قومی دھارے میں لانے کے لیے ضروری ہے کہ انہیں معاشی سرگرمیوں میں شامل کیا جائے۔ اس اقدام میں بنیادی طور پر یکسا، سہریا تھارو، گونڈ، چیرو، کول اور دیگر آزادواتوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ مشن ہیڈ کوارٹر نے ریاست کے تمام اضلاع میں خود روزگار کے ڈپٹی کمشنروں کو خط لکھ کر اس کام کو اولین ترجیح پر مکمل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ہدایات میں کہا گیا ہے کہ اضلاع میں ایسے خاندان جنہوں نے چیف منسٹر ہاؤسنگ اسکیم - دیہی کے تحت رہائش حاصل کی ہے، لیکن وہ ابھی تک کسی گروپ کا حصہ نہیں ہیں، ان کی فوری طور پر نشاندہی کی جائے۔ تمام شناخت شدہ اراکین کو سیلف ہیلپ گروپس میں شامل کیا جانا چاہیے تاکہ وہ مشن کے دیگر فوائد حاصل کر سکیں۔ اگر کوئی قائدہ اٹھانے والا پہلے سے کسی گروپ سے وابستہ ہے تو اس کی مکمل معلومات فوری طور پر ہیڈ کوارٹر کو بھیجی گی ہدایات دی گئی ہیں۔ ریاستی دیہی روزی روٹی مشن کی مشن ڈائرکٹر محترمہ میرا رنجن نے کہا کہ مشن کا مقصد ان کمیونیٹیز کو مختلف تکنکی اسکیموں کے فوائد فراہم کر کے ان کے معیار زندگی میں دیرپا بہتری لانا ہے۔ یہ پہل نہ صرف ان کمیونیٹیز میں خواتین کو بااختیار بنانے کی بلکہ دیہی اتر پردیش میں سماجی اور اقتصادی مساوات کی سمت میں بھی ایک بڑی تبدیلی لائے گی۔

☆اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ گاؤں کی ترقی سے ریاست اور ملک کی ترقی ہوگی۔ ترقی یافتہ ہندوستان - جی رام جی ایکٹ، 2025 دیہی ہندوستان کی مجموعی ترقی اور خود انحصار گاؤں کی تخلیق کی طرف ایک تاریخی پہل ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایکٹ صرف ایک قانون نہیں ہے، بلکہ دیہات کی بحالی کے لیے ایک عظیم قرارداد ہے، جس کا مقصد دیہی علاقوں میں بنیادی ڈھانچے کو مضبوط کرنا، روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنا اور ہر دیہی خاندان کی معیار زندگی کو بلند کرنا ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ "ترقی یافتہ ہندوستان" کا خواب تبھی پورا ہوگا جب گاؤں کو جدید وسائل، بہتر سڑکیں، پانی کے تحفظ، روزگار، تعلیم اور صحت کی سہولیات تک بااختیار بنایا جائے گا۔ ایکٹ دیہی معیشت کو تقویت دینے اور نوجوانوں، خواتین اور کسانوں کو خود انحصاری کے لیے بااختیار بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے ریاست کے لوگوں سے مطالبہ کیا کہ وہ حرتی کے اس دھارے میں شامل ہوں اور گاؤں کو خوشحال، مضبوط اور خود انحصار بنانے میں حصہ لیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت دیہاتوں، غریبوں، کسانوں اور نوجوانوں کی ترقی کے لیے پوری دلجمعی کے ساتھ کام کر رہی ہے اور حکومت کا عزم ریاست کے ہر گاؤں تک ترقی کی روشنی پہنچانا ہے۔

ہندوستان کا ثقافتی ورثہ بدامنی کے دور میں دنیا کے لیے ایک تحریک بن گیا ہے: جیویر سنگھ

جدید دور میں نوجوان نسل کو اپنے ثقافتی ورثے سے جوڑنا ضروری ہے

لکھنؤ:19 مئی۔ سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے کہا کہ جناب گھر (میوزیم) بصرف قدیم اشیا کو محفوظ کرنے کا مرکز نہیں بلکہ ملک کی تہذیب، ثقافت اور ورثے کو نئی نسلوں تک پہنچانے کا ایک طاقتور ذریعہ بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جدید دور میں نوجوانوں کو اپنی جڑوں اور ورثے سے جوڑنا بہت ضروری ہے۔ وزیر سیاحت آج چین الاقوامی میوزیم ڈے کے موقع پر اتر پردیش اسٹیٹ میوزیم اور ڈائریکٹوریٹ میں موجود لوگوں کو خطاب کر رہے تھے۔ مسٹر جیویر سنگھ نے بتایا کہ تعطیلات کے دوران جناب گھروں میں مفت داخلے کا انتظام کیا گیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ آ کر اپنی ثقافت کے بارے میں جان سکیں۔ وزیر سیاحت نے اس موقع پر وزٹ بائی اسٹیٹ ممبر کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے مقابلے جیتنے والے طلبا کو بھی اعزاز سے نوازا۔ پروگرام میں مشہور آرٹسٹ سنگیتا گپتا نے نمائش اوپیگی شیوا اے جرنی ان کا اسک انڈ ٹو کے بارے میں معلومات دیتے ہوئے کہا کہ انڈ کو کا ہندوستانی تاریخ اور ہماتما گاندھی کی تحریک آزادی سے گہرا تعلق ہے۔ ڈائریکٹر ڈائریکٹوریٹ آف کلچر مسز شفقی دھون نے کہا کہ اس سال اب تک تقریباً 85000 طلبا، ریاستی میوزیم کا دورہ کر چکے ہیں، جو میوزیم اور ثقافتی ورثے میں نوجوانوں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میوزیم کو تعلیمی اور تفریحی سرگرمیوں کا مرکز بنانے کے لیے مسلسل کوششیں جاری ہیں۔ اسٹیٹ میوزیم اور ڈی آر آسٹ میوزیم لکھنؤ کے مشترکہ زیر اہتمام منعقد ہونے والے مسکول مضمون نویسی مقابلہ، کوئز مقابلہ اور یونیورسٹی سطح کی کیوٹز پینٹنگ مقابلے کے فاتحین کو سرٹیفکیٹس اور انعامات دیے گئے۔

آئین اور سیکولرازم سے سمجھوتہ کرنا قومی مفاد میں نہیں

مایاوتی کی مغربی بنگال کے تشدد پر حکومتوں کو نصیحت

لکھنؤ:19 مئی (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کی قومی صدر مایاوتی نے مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو ملک کی سیکولر شناخت، آئین کے وقار اور مغربی بنگال میں انتخابات کے بعد ہونے والے تشدد پر مشورہ دیا ہے۔ مایاوتی نے کہا کہ ہندوستان کی عالمی شناخت بابا صاحب کے آئین اور سیکولر اقداری وجہ سے ہے۔ اس لیے تمام حکومتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ کسی بھی قسم کے مذہبی، ذات پات یا سیاسی امتیاز سے گریز کریں اور تمام شہریوں کی جان، مال اور مذہبی آزادی کے یکساں تحفظ کو یقینی بنائیں۔ مایاوتی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر لکھا کہ جیسا کہ مشہور ہے کہ دنیا بھر میں ہندوستان کی منفرد اور انسان دوست شناخت بنیادی طور پر قابل احترام بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے منفرد آئین کی وجہ سے ہے، جو کہ طور پر سیکولرازم کے اصول پر مبنی ہے، یعنی یہاں رہنے والے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے تمام لوگوں کو یکساں عزت اور احترام دیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ قوم کا مزاج، جو بڑی حد تک ایک اہلی انسانی صفات پر مبنی ہے، تمام مذاہب کے پیروکاروں کے لیے جان، مال اور مذہب کی آزادی اور تحفظ کو یقینی بناتا ہے۔ طے شدہ اور طے شدہ راستے پر چلنا نہ صرف تمام حکومتوں بلکہ تمام شہریوں کی حتمی اور بنیادی ذمہ داری ہے۔

انہوں نے کہا کہ صرف یہی نہیں بلکہ یہ بھی مشہور ہے کہ یہی وہ حفاظتی ڈھال ہے جس کی مدد سے ملک بیرون ملک بھارت مخالف پروپیگنڈے کا مؤثر طریقے سے مقابلہ کرتا ہے۔ تاہم، یہ مرکزی اور تمام ریاستی حکومتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسا کچھ کرنے یا ہونے دینے سے گریز کریں جس سے ملک اور خاص طور پر حکومت ہندی طرف سے ناخوشگوار سوالات اور جوابات پیدا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ خاص طور پر مغربی بنگال میں انتخابات کے بعد جاری تشدد کی وسیع بحث کی روشنی میں، خاص طور پر ہائی کورٹ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے، حکومتوں کو انتشار کے خلاف چوکنا رہنا چاہیے۔ یہ بڑی تشویشناک بات ہے کہ کسی بھی حکومت پر سنگ سیاست، مذہبی تفریق، ذات پات کی نفرت یا تعصب کا الزام لگایا جاتا ہے۔

مایاوتی نے کہا کہ اس کے علاوہ، اگر عوام اور عوامی تحفظ کے مفاد میں نئے قوانین بنائے جاتے ہیں یا نافذ کیے جاتے ہیں، تو انہیں تمام مذاہب کے لوگوں کو یکساں طور پر نافذ کرنا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آئین اور قوانین کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ قوانین کا اطلاق مذہبی یا ذات پات کی تفریق، تعصب یا بدیانتی کے بغیر ہو۔ یہ مناسب ہوگا تاکہ حکومتیں نیک نیت ہوں اور محسوس کریں کہ وہ تمام برادریوں اور تمام مذاہب کے لیے خیر خواہ ہیں، اور حکومتوں کی آئینی خیر سگالی متاثر نہیں ہوتی۔ بی ایس پی کے سربراہ نے مزید کہا کہ ملک کی سماجی، اقتصادی اور سیاسی صورت حال اس قدر مشکل اور دباؤ بن چکی ہے، اور مسائل اس قدر الجھ گئے اور تکلیف دہ ہیں کہ تمام حکومتوں کو اپنی توجہ صرف ان مخصوص مسائل پر مرکوز کرنی چاہیے، نہ کہ تباہ کن تصویروں کے ذریعے لوگوں کی توجہ ہٹانے کی کوشش کی جائے۔ اس سے ملک کے قومی مسائل حل نہیں ہوں گے بلکہ بحران مزید بڑھے گا جو کہ مکمل طور پر ملک اور عوام کے مفاد میں ہے۔

فیض اللہ گنج میں تین دن سے غیر اعلانیہ بجلی کٹوتی، رکن اسمبلی نے وزیر توانائی کو خط لکھا

لکھنؤ:19 مئی (پی این آئی) اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ شمال سے بھارتیہ جنتا پارٹی کے رکن اسمبلی ڈاکٹر نیرج بورا نے اپنے اسمبلی حلقہ فیض اللہ گنج میں گزشتہ تین دنوں سے جاری غیر اعلانیہ بجلی کٹوتی پر سخت ناراضگی ظاہر کی ہے۔ انہوں نے وزیر توانائی اے کے شرما کو خط لکھ کر فوری مداخلت کا مطالبہ کیا ہے۔ ڈاکٹر نیرج بورا نے اپنے خط میں کہا ہے کہ "فیض اللہ گنج کے چاروں واردوں میں گزشتہ تین دنوں سے مسلسل غیر اعلانیہ بجلی کٹوتی کی جا رہی ہے، جس کے باعث عوام شدید مشکلات کا شکار ہیں اور لوگوں میں غم و غصہ بڑھتا جا رہا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ متعلقہ افسران اصل صورتحال کو واضح کریں اور بجلی کی سپلائی سے متعلق مسئلے کا فوری اور مؤثر حل یقینی بنایا جائے۔ رکن اسمبلی نے اپنے خط کی نقل اتر پردیش حکومت کے ایڈیشنل چیف سکریٹری برائے توانائی، اتر پردیش پاور کارپوریشن کے چیئرمین اور مدھیانچل ودیوت وترن نگم لمیٹڈ کے جنیئرنگ ڈائریکٹر کو بھی ارسال کی ہے۔

عید الاضحی کے لیے بہتر سے بہتر انتظامات یقینی بنائے جائیں

عید الاضحی کی نماز ۲۸/مئی کو عیدگاہ میں صبح ۱۰/بجے ادا کی جائے گی

لکھنؤ:19 مئی (پی این ایس) عیدگاہ لکھنؤ میں اسلامک سنٹر آف انڈیا کے زیر اہتمام عید الاضحیٰ کی تیاریوں کے سلسلے میں ایک اہم میٹنگ عیدگاہ کمیٹی، ضلع انتظامیہ، پولیس کمشنریٹ اور مگر تھم کی ہوئی جس میں علمائے کرام، افسران اور معززین شہر نے شرکت کی۔ امام عیدگاہ لکھنؤ مولانا خالد رشید فرنگی محلی چیرمین اسلامک سنٹر آف انڈیا نے میٹنگ کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عید الاضحیٰ اس سال ۲۸ مئی ۲۰۲۶ء کو ہوگی اس موقع پر مسلمان بڑی تعداد میں عیدگاہ اور متعدد مساجد میں دوگانہ عید ادا کرتے ہیں۔ لہٰذا اس موقع پر ضلع انتظامیہ اور مگر تھم کی ذمہ داری ہے کہ عید گاہ اور تمام مساجد کے اطراف میں معقول صفائی کرائی جائے، بجلی اور پانی کی سپلائی یقینی بنائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ عید الاضحیٰ کے مبارک موقع پر شہر میں امن وامان اور سلامتی برقرار رکھنے کے پختہ انتظامات کیے جائیں، شرپسند اور سماج دشمن عناصر پر سخت نگاہ رکھی جائے۔ انہوں نے کہا کہ قربانی کے جانوروں کی آمد ورفت میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ آنے دی جائے۔ قربانی کے تینوں دن ۲۸/۲۹/۳۰ مئی ۲۰۲۶ء کو جانوروں کے فضلے اور گندگی صاف کرنے کے خصوصی انتظامات کیے جائیں تاکہ وبائی بیماریاں نہ پھیلیں۔ مولانا نے مسلمانوں سے یہ بھی اپیل کی کہ قربانی کے فوٹو ویڈیو کو سوشل میڈیا پر نہ ڈالیں۔ مولانا نے کہا کہ عید الاضحیٰ کی نماز ادا کرنے والوں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں پہنچائی جائیں اور عیدگاہ کے وسیع وعریض میدان اور اس کے اطراف میں صفائی ستھرائی کی آمد ورفت میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ عوامی جگہوں پر قربانی نہ کی جائے۔ گوشت کو کھلا ہوا نہ رکھا جائے۔ جانوروں کی فضلا اور خون نالیوں میں نہ بہایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں قانون پر پوری طرح عمل کیا جائے۔

ڈی سی پی ویسٹ کلیش دکھشنے کہا کہ امن وامان کو یقینی بنانے کے سلسلے میں انتظامی افسروں کے ساتھ شہریوں کا تعاون بہت اہم ہوتا ہے۔ اس لیے ہم اس سلسلے میں شہریوں سے بھرپور تعاون کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی مشتبہ شخص یا مشکوک چیز دیکھ کر فوراً انتظامیہ کو مطلع کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قربانی کے لیے جانوروں کی آمد ورفت میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ عوامی جگہوں پر قربانی نہ کی جائے۔ گوشت کو کھلا ہوا نہ رکھا جائے۔ جانوروں کی فضلا اور خون نالیوں میں نہ بہایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں قانون پر پوری طرح عمل کیا جائے۔

اے ڈی سی پی ویسٹ دھنیش سکھ شوانے کہا کہ عید الاضحیٰ کے سلسلے میں سیکورٹی کے بہتر سے بہتر انتظام کرائے جا رہے ہیں اور کسی کو بھی امن وامان کے ساتھ کھلواڑ نہیں کرنے دیا جائے گا۔ نئی کمشنریٹ نے کہا کہ شہر کے تمام ذمہ داروں کا یہاں ہمیشہ تعاون حاصل رہتا ہے اور شہریوں کے ساتھ کل کرتی ہر تہوار اس شہر کی گنگا جمنی تہذیب کے مطابق منائے جاتے ہیں۔ چیف وارڈن امرتا تھرشرانے کہا کہ سول ڈیفنس کی پوری ٹیم اس موقع پر اپنی ڈیوٹی کو انجام دے گی اور اپنی ذمہ داری کو بہتر طریقے سے نبھائے گی۔ اس موقع پر ایڈیشنل سی ایم او نعیم اُسن صدیقی، مولانا محمد مشتاق، مولانا عادل ندوی، عمران قریشی اور شہاب الدین قریشی مختلف تنظیموں کے ذمہ داران نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مہمانوں کا استقبال نیب علوی، محمد کلیم خان اور عدنان خان نے کیا اور شکریہ مولانا نعیم الرحمن صدیقی نے ادا کیا۔ میٹنگ کی نظامت مولانا محمد سفیان نظامی نے کی۔ قاری عبدالمالی رشید فرنگی محلی نائب امام عیدگاہ نے بتایا کہ عید الاضحیٰ کی نماز ۲۸ مئی ۲۰۲۶ء کو عیدگاہ میں دس بجے صبح (10:00) ہوگی۔

ہاشم صدیقی اے-آئی-ایم-آئی-ایم لکھنؤ سٹی کے صدر نامزد

ٹھاکر گنج، لکھنؤ۔ اے آئی ایم آئی ایم تنظیم کو مضبوط بنانے کے مقصد سے ایک اہم فیصلہ لیا گیا۔ بالا گنج میں پارٹی دفتر میں منعقدہ ایک تقریب کے دوران شیخ طاہر صدیقی - AIMIM کے مرکزی صدر برائے لکھنؤ، اتر پردیش۔ نے لکھنؤ سٹی صدر کی نئی ذمہ داری ایک تجربہ کار سماج وادی لیڈر ہاشم صدیقی کو سونپی۔ اس موقع پر پارٹی کارکنان اور عہدیداران کی بڑی تعداد موجود تھی۔ اس موقع پر اے آئی ایم آئی ایم کے لکھنؤ ضلع صدر سلمان منصوری بھی موجود تھے۔ اس نئی ذمہ داری کے سنبھالنے پر پارٹی کارکنوں میں اور جوش وخروش کا ماحول تھا۔ ہاشم صدیقی نے طویل عرصے سے ریاستی اور قومی سیاست میں فعال کردار ادا کیا ہے۔ سیاسی اور سماجی مسائل پر اپنی واضح رائے کا اظہار کرنے کے لیے جانے والے ہاشم صدیقی کو تنظیم کے اندر اس نئے کردار پر تقریری کے بعد پارٹی کارکنوں کی جانب سے پرجوش استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے شیخ طاہر صدیقی نے اپنے عمل اعتماد کا اظہار کیا کہ ہاشم صدیقی سٹی صدر کی حیثیت سے اپنے فرائض کی وفاداری اور لگن کے ساتھ ادا کریں گے جس طرح وہ ریاستی اور قومی مسائل پر اپنے خیالات کا اظہار قوت، وضاحت اور دیانتداری کے ساتھ کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کی قیادت میں تنظیم مزید مضبوط ہوگی۔ اپنا نیا عہدہ سنبھالنے پر ہاشم صدیقی نے پارٹی قیادت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے عہد کیا کہ وہ تنظیم کو مضبوط کرنے اور عام لوگوں کی آواز کو بلند کرنے کے لیے پوری تندہی اور ایمانداری سے کام کریں گے۔ اے آئی ایم آئی ایم کے ریاستی صدر شوکت علی نے بھی ہاشم صدیقی کو فون پر مبارکباد دیتے ہوئے ان کی لیئے پارٹی کو مزید ترقی اور کامیاب کرنے کی خواہش کی تقریب کے اختتام پر پارٹی کارکنوں نے ہاشم صدیقی کا پھولوں کے ہار پہنا کر استقبال کیا اور مٹھائیاں تقسیم کر کے جشن منایا۔ اس دوران لکھنؤ ضلع صدر سلمان منصوری میڈیا انچارج یوپی منسٹرل خیورخان یوپی، جنرل سکریٹری یوپی منسٹرل حبیب پٹھان، لوگ موجود رہے اس دوران ہاشم صدیقی کو بھی لوگ ایک دوسرے کو رسمی طور پر مٹھائیاں کھلا کر مبارکباد دی۔

دوبگا منڈی میں غیر قانونی دکانوں کا دھندا جاری

افسران کی ملی بھگت سے ریونیو کو لاکھوں کا نقصان، کارروائی نہ ہونے پر دکاندار ناراض

لکھنؤ۔ دبگا منڈی کے اندر لگنے والے غیر قانونی دکانداروں پر کارروائی کے بجائے منڈی کمیٹی کے ذمہ دار لوگ وصولی میں مست ہیں۔ ضلع آبادمنڈی کی معطل شدہ تمام فرموں کے لائسنس، ہولڈرز بھی منڈی کمیٹی کے کارندوں اور افسران کی ملی بھگت سے دبگا منڈی میں اپنی دکانیں چلا رہے ہیں۔ ضلع آبادکا لائسنس لے کر دبگا منڈی میں کاروبار کرنے والی 25 فرموں کے لائسنس منڈی سکریٹری نے معطل کیے ہیں۔ دبگا منڈی میں افسران اور ملازمین کی ملی بھگت سے روزانہ غیر قانونی طور پر کاروبار کرنے والے لوگ بڑے پیمانے پر ریونیو کی چوری کر رہے ہیں۔ ذرائع کی مانیں تو دبگا لکھنؤ منڈی انچارج سے لے کر منڈی سکریٹری تک اس ملی بھگت بتائی جا رہی ہے۔ منڈی کمیٹی کے لوگ کارروائی کرنے کے بجائے منڈی کے اندر غیر قانونی طور پر کاروبار کرنے والوں کو اپنا تحفظ دے رہے ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ معطل دکانداروں سمیت قریب چھوٹی بڑی 100 سے زیادہ دکانیں غیر قانونی طور پر افسران کے تحفظ میں چل رہی ہیں۔ اتر پردیش حکومت کو منڈی کمیٹی کے افسران روزانہ لاکھوں روپے کے ریونیو کا چونا لگا رہے ہیں۔ منڈی کمیٹی کے افسران ایک دوسرے پر الزام تراشی کر کے اپنا دامن بچا رہے ہیں۔ گزشتہ کئی برسوں سے ضلع آبادمنڈی کا لائسنس لے کر دبگا منڈی میں کاروبار کرنے والی 25 فرموں کے لائسنس منڈی سکریٹری نے معطل کر دیے ہیں۔ ان کے ذریعہ لائسنس کے ضابطوں کی خلاف ورزی کر کے کاروبار کیا جا رہا تھا۔ اس سے منڈی فیس کو کروڑوں کا نقصان ہوا ہے۔ منڈی سکریٹری سچاش سنگھ نے بتایا کہ میسرز انیل چھیرا فروٹ اینڈ ویجیٹیبل، ایس میسرز فروٹ کمپنی، ایس کے اینڈ سنز، کفیر ابن احمد اینڈ سنز، گیان سنگھ اینڈ سنز، جے ماں لکشمی اینڈ کمپنی، جے ماں درگے آڑھتی چھیرا فروٹ اینڈ ویجیٹیبل کمپنی، ایم پرکاش اینڈ کمپنی، شیخ فیض فروٹ کمپنی، پرکاش اینڈ سنز، آفتاش، بابو لال اینڈ کمپنی، منیر احمد اینڈ برادرز، بابو اینڈ سنز، امین اینڈ برادرز، بلالی فروٹ کمپنی، کلدیپ اینڈ سنز، بھری شنکر اینڈ کمپنی، رام بھروسے لودھی اینڈ سنز، جیت رام اینڈ سنز، اکبر اینڈ کمپنی، محمد فروٹ اینڈ ویجیٹیبل، آنند ہاشن اینڈ برادرز، گھوڑ فروٹ کمپنی نے لائسنس معطل کر دیے گئے ہیں۔ ان فرموں نے نوٹس کا جواب بھی نہیں دیا۔ وہیں یہ لوگ لوگ ایک ہی دبگا منڈی میں پہلے کی طرح اپنا کاروبار کر رہے ہیں، جن پر منڈی انچارج اور منڈی سکریٹری کی جانب سے اب تک کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے۔

وارانسی میں فرضی کال سینٹر کی آڑ میں دھوکہ دہی کرنے والے گروہ کا پردہ فاش

وارانسی، 19 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے وارانسی کے سناتھ علاقے میں فرضی کال سینٹر کی آڑ میں نوجوانوں کو نوکری کا جھانسہ دے کر دھوکہ کرنے والے گروہ کا سنسنی خیز انکشاف سامنے آیا ہے۔ متاثری باشندوں کی اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے گروہ کے چھ ارکان کو حراست میں لے لیا ہے۔ سنگل کے رورل پولیس ڈپٹی کمشنر (DCP) پرمود کمار کی ہدایت پر اسسٹنٹ پولیس کمشنر ودوش سکسینہ اور ساتھ تھانہ انچارج سنجیو تریاٹھی کی مشترکہ ٹیم نے چھاپہ مار کارروائی کرتے ہوئے اس برے فرضی دھندے کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ پولیس موقع سے برآمد دستاویزات کی باریک بینی سے جانچ کر رہی ہے۔ اسسٹنٹ پولیس کمشنر ودوش سکسینہ نے بتایا کہ گزشتہ چند دنوں سے متاثری لوگ پولیس کو مشتبہ سرگرمیوں کی اطلاع دے رہے تھے۔ لوگوں کا کہنا تھا کہ اس مقام پر بڑی تعداد میں نوجوانوں کی آمد و رفت رہتی تھی اور پوچھ گچھ کرنے پر وہ کسی قسم کی معلومات دینے سے گریز کرتے تھے۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے سائبر سیل اور سناتھ تھانے کی مشترکہ ٹیم تشکیل دی گئی جس نے تحقیقات کے بعد مقام پر چھاپہ مارا۔ کارروائی کے دوران انکشاف ہوا کہ یہ گروہ جعلی ویسا مارکیٹنگ کے کارکنوں نے حکومت سے فوری حل کا مطالبہ کرتے پر نوجوانوں کو فریب دے کر ملازمت دلانے کا جھانسہ دے کر ان سے دھوکہ دہی کر رہا تھا۔

ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی کو یومِ وفات پر خراجِ عقیدت

مسلم مجلس کا دستور بچاؤ کارواں نکالنے کا فیصلہ

لکھنؤ، 19 مئی (پریس ریلیز) بانی مسلم مجلس قائد ملت ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی کے یومِ وفات کے موقع پر مسلم مجلس کے پارٹی دفتر تکیہ پیر جلیل، قیصر باغ لکھنؤ میں قرآن خوانی اور دستور بچاؤ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت مسلم مجلس اتر پردیش کے پردیش صدر محمد ندیم صدیقی نے کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی کی دینی، سماجی، ملی اور سیاسی خدمات کو یاد کرتے ہوئے انہیں شاندار خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ مقررین نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی ایک عہد ساز شخصیت تھے، جنہوں نے اپنی پوری زندگی انسانیت کی خدمت، ملت کی رہنمائی، اور دوسروں کے تحفظ اور حرم طبقات کی آواز بلند کرنے کے لیے وقف کر دی تھی۔ وہ نہ صرف ملک کے متاز معالجین میں شمار ہوتے تھے بلکہ ایک بے باک رہنما اور تحفظ سماجی کارکن بھی تھے۔ مقررین نے کہا کہ ڈاکٹر فریدی نے طب کے شعبے میں غیر معمولی خدمات انجام دیں اور ہزاروں ضرورت مندوں کا مفت علاج کیا۔ انہوں نے مسلمانوں سمیت تمام کمزور طبقات کے حقوق کی جنگ لڑی اور اسی مقصد کے تحت مسلم مجلس کی بنیاد رکھی تاکہ محروم طبقات کو سماجی شعور اور باوقار نمائندگی حاصل ہو سکے۔ ان کی سیاست اقتدار کے حصول کے بجائے خدمتِ خلق پر مبنی تھی۔ اجلاس میں موجود شرکاء نے موجودہ حالات میں ملک کے آئین اور جمہوری اقدار کے تحفظ کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ آئین کے تحفظ اور سماجی انصاف کے فروغ کے لیے عوامی بیداری وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اجلاس میں محمد جنید، محمد عرفان قادری، ڈاکٹر محمد افضل، شعیب بن حبیب، عمیر الدین، محمد معظم خان، محمد عاکف، انس جعفری، سید اطہر اور ثاقب قریشی سمیت دیگر افراد شریک رہے۔ آخر میں ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی کے ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی اور دعا کا اہتمام کیا گیا۔

مولانا رفیق القاسمی کو صدمہ، اہلیہ کا انتقال، اراکین فیڈریشن کا اظہار تعزیت

لکھنؤ:19 مئی (پی این ایس) ہنسم اسلام، فاتح محمود آباد مولانا عبدالحلیم فاروقی کی چھوٹی ہمشیرہ اور مولانا رفیق القاسمی صدیقی (انتاسی انٹرکالج) کی اہلیہ کے انتقال پر مدالل پردا اکین شمس الزماں کی یونیفیڈریشن نے دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے پسماندگان اور متعلقین سے اظہار تعزیت کیا ہے۔ مرحومہ گزشتہ کچھ عرصہ سے کافی علیل تھیں اور وہ بارا گورمت کے اسپتال میں زیر علاج تھیں۔ جہاں گزشتہ روز انہوں نے دنیا کی اجل کو لبیک کہا۔ مرحومہ بہت نیک، دیندار، صبر وشکر خاتون تھیں۔ ان کی تربیت اور محنت کے نتیجہ ان کے اولاد کی شکل میں موجود ہیں۔ ایک بیٹے جاوید صدیقی مدرسہ علیم عرفانیہ میں اور ایک بیٹی محمد خالد صدیقی سی انٹر کالج میں جب کہ ایک بیٹی تعلیم گاہ نسواں انٹر کالج میں ہندی و سنسکرت کی تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

گریٹر نوئیڈا میں سماج وادی پارٹی کے طلبہ رہنماؤں اور کارکنوں کا مہنگائی اور بجلی کٹوتی کے خلاف زبردست احتجاج

گریٹر نوئیڈا،19 مئی (یو این آئی) بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بجلی کی مسلسل کٹوتی کے خلاف سماج وادی پارٹی کے کارکنوں نے منگل کے روز اتر پردیش کے گریٹر نوئیڈا میں واقع دادری کے مہیر بھوج کالج کے باہر زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔ احتجاج میں سینکڑوں سماج وادی کارکنوں نے شرکت کی اور حکومت کے خلاف شدید نعرے بازی کی۔ مظاہرین نے عوامی مسائل پر حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے فوری اقدامات کا مطالبہ کیا۔ احتجاج کے دوران کارکنوں نے قومی اہلیت و داخلہ امتحان (نیٹ) اور یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) سے متعلق اپنے مطالبات بھی اٹھائے۔ اس موقع پر سماج وادی پارٹی کے کارکنوں نے حکومت سے فوری حل کا مطالبہ کرتے ہوئے خبردار کیا کہ اگر ان کے مطالبات جلد پورے نہ کیے گئے تو وہ بڑے پیمانے پر تحریک شروع کریں گے۔ مظاہرے کے بعد سماج وادی پارٹی کے کارکنوں نے اپنی مختلف مطالبات پر مشتمل ایک یادداشت اسسٹنٹ پولیس کمشنر (اے سی پی) کے حوالے کی۔ یادداشت میں مہنگائی، بجلی کی کٹوتی، تعلیمی مسائل اور دیگر عوامی مطالبات شامل تھے۔